

۲۹۷۲۱

# خلاصہ غایتہ الاوطار

Checked  
1981

PART B  
TO BE ISSUED

جلد اول

یعنی

کتاب النکاح - طلاق - (جس میں ولایت و ضمانت شامل ہیں) کفالت - حوالہ شہادت  
و عوی - انتشار - صلح - ہبہ - اجارہ - مشفقہ - رہن - وصیت - تراویح

CHECKED

جس کو

مولوی فدا حسین خان صاحب دیکر، رائٹنگ مکہ

نظر ثانی عام دہشت ایس ڈی وارڈان امتحان مکات و عیوالت کیا

بارشانی ۱۳۱۴ھ میں

بہتنام عبدالغنی خان منجبر مطبع

مطبع آئین دکن حیدرآباد دکن چھاپاری

# فہرست خلاصۃ النکاح

نشان شمار	عنوان	صفحہ	نشان شمار	عنوان	صفحہ
۱	کتاب النکاح	۱	۵۵	ظہار کا بیان -	۵۵
	نکاح کے گواہوں کا بیان -	۲	۵۷	لعان کا بیان -	۵۷
	ان عورتوں کا بیان جنہیں نکاح حرام ہے	۶	۵۹	عنین و غیرہ کا بیان -	۵۹
	ولایت کا بیان -	۱۵	۶۱	عدت کا بیان -	۶۱
	ترتیب ولایت کا بیان -	۲۰	۶۲	ثبوت نسب کا بیان -	۶۲
	کفو کا بیان -	۲۲	۶۷	حضانت کا بیان -	۶۷
	مہر کا بیان -	۱۲	۷۰	نفقہ کا بیان -	۷۰
	خلوت صحیحہ کے احکام -	۲۹	۷۵	کتاب الکفالت	۷۵
	متفرقات متعلقہ نکاح -	۳۱	۸۱	کتاب الاحوال	۸۱
۲	کتاب الطلاق	۳۲	۸۳	کتاب الشہادت	۸۳
	طلاق صریح و لمحی بصریح کا بیان -	۳۵	۸۶	قبول و عدم قبول شہادت کا بیان	۸۶
	کنایات طلاق کا بیان -	۳۷	۹۱	اختلاف شہادت کا بیان -	۹۱
	تفویض طلاق کا بیان -	۳۹	۹۲	کتاب الدعوی	۹۲
	تخصیر کا بیان -	۴۰	۱۰۱	کتاب الاقرار	۱۰۱
	امربالید کا بیان -	۴۱	۱۰۵	اقرار مریض کا بیان -	۱۰۵
	شیت کا بیان -	۴۲	۱۰۸	کتاب الصلح	۱۰۸
	تعلیق طلاق کا بیان -	۴۳	۱۱۰	کتاب الہبہ	۱۱۰
	طلاق مریض کا بیان -	۴۶	۱۱۳	ہبہ سے رجوع کا بیان -	۱۱۳
	رجعت کا بیان -	۴۸	۱۱۶	ہبہ کے متفرق مسائل -	۱۱۶
	ایلاہ کا بیان -	۵۰	۱۱۷	کتاب الاجارہ	۱۱۷
	خلع کا بیان -	۵۲		ان افعال کا بیان جو اجارہ میں جائز	



نشان شمار	عنوان	صفحہ	نشان شمار	عنوان	صفحہ
۱۶۵	حجب کا بیان -	۱۲۱	۱۲۱	یا نا جائز بہن -	۱۲۱
۱۶۶	ذوی الارحام کا بیان -	۱۲۲	۱۲۲	اجارہ فاسد کا بیان -	۱۲۲
	ڈوبے ہوئے اور جلے ہوئے لوگوں کی	۱۲۶	۱۲۶	فسخ اجارہ کا بیان -	۱۲۶
۱۶۹	توریت کا بیان -	۱۲۷	۱۲۷	اجارہ کے مسائل متفرق -	۱۲۷
۱۷۰	ولائے موالات کا بیان -	۱۲۸	۱۲۸	کتاب الشفعہ	۱۱
۱۷۱	سیراث خنثی کا بیان -	۱۳۱	۱۳۱	طلب شفعہ کا بیان -	۱۳۱
۱۷۲	منفوق الخبر کے احکام -	۱۳۳	۱۳۳	حق شفعہ کی ثبوت و عدم ثبوت کا بیان	۱۳۳
۱۷۳	مخارج اعداد کا بیان -	۱۳۴	۱۳۴	سبطلات شفعہ کا بیان -	۱۳۴
۱۷۵	عول کا بیان -	۱۳۶	۱۳۶	حیلہ اسقاط حق شفعہ -	۱۳۶
۱۷۶	تصحیح کا بیان -	۱۳۷	۱۳۷	شفعہ کے مسائل متفرق -	۱۳۷
۱۸۲	رد کا بیان -	۱۳۸	۱۳۸	کتاب الزہن	۱۲
۱۸۹	تخارج حصص کا بیان -	۱۴۰	۱۴۰	زہن کی جواز و عدم جواز کا بیان -	۱۴۰
۱۸۹	مناسخہ کا بیان -	۱۴۳	۱۴۳	اُس زہن کی احکام جو عدل کو پاس نہ کیا ہے	۱۴۳
۱۹۲	تقسیم ترکہ مابین ورثاء و درمخوایان	۱۴۳	۱۴۳	مرہون میں تصرفات کا بیان -	۱۴۳
			۱۴۴	مسائل متفرقہ متعلقہ زہن -	۱۴۴
			۱۴۷	کتاب الوصایا	۱۳
			۱۵۰	ثلث مال کی وصیت کا بیان -	۱۵۰
			۱۵۲	وصیت اقرار مجبہ کا بیان -	۱۵۲
			۱۵۳	خداوت و سکونت و غیرہ کی وصیت	۱۵۳
			۱۵۴	وصی کے متعلقہ احکام -	۱۵۴
			۱۵۸	کتاب الفروض	۱۳
			۱۶۰	ذوی الفروض کا بیان -	۱۶۰
			۱۶۳	عصبات کا بیان -	۱۶۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## کتاب النکاح

تعریف نکاح	مسئلہ ۱۔ شرع میں نکاح ایک عقد مخصوص (یعنی بندش ایجاب و قبول) کا نام ہے جسکی وجہ سے مرد و قصداً عورت سے نفع اُٹھانیکا مجاز ہو جاتا ہے۔
احکام نکاح	مسئلہ ۲۔ نکاح کا یہ حکم ہے کہ زوجین میں سے ہر ایک کو دوسرے سے ایسا نفع حاصل کر نیکا اختیار حاصل ہو جاتا ہے جو شرعاً جائز ہے بشرطیکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو (جیسے عورت کا محرم یا مشرکہ ہونا)۔
رکن نکاح	مسئلہ ۳۔ رکن نکاح کا ایجاب و قبول ہے۔ یعنی ایجاب و قبول سے نکاح منع ہو جاتا ہے۔
شرائط نکاح	مسئلہ ۴۔ شرائط نکاح حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ایجاب وہ کلام ہے جو پہلے بولا جائے خواہ کسی جانب سے ہو اور اُس کلام کا جواب قبول ہو ضرور ہے کہ ایجاب و قبول دونوں ماضی کے صیغہ ہوں (جیسے نکاح کر دیا اور قبول کیا) یا ایک ماضی کا صیغہ ہو دوسرا حال کا یا استقبال۔ یعنی امر (جیسے نکاح کر دیں یا نکاح کر دیا میں نے) یا صیغہ اسم فاعل بمعنی حال ہو (جیسے میں اب تیرے ساتھ نکاح کر نیوالا ہوں) یا اسطر جبر ہو کہ مجلس نکاح میں عورت کے باپ سے کہے کہ کیا تو نے وہ عورت مجھ کو دی اور وہ کہے کہ دی۔

عاقدين عاقل۔ بالغ۔ آزاد ہون اسلئے کہ بدون عاقل ہو سیکے نکاح منع نہین ہو سکتا اور  
 بوجہ نابالغی یا غلامی کے بلا رضا مندی ولی کے نافذ نہین ہو سکتا۔ عورت ایسی ہو جس سے شرعاً  
 نکاح جائز ہو۔ عاقدين ایک دوسرے کے کلام کو سنیں۔ ایجاب و قبول کے وقت گواہ موجود  
 ہوں۔ ایجاب و قبول تولی ہو نہ فعلی (پس قبول فعلی سے نکاح منع نہ ہوگا) ایجاب و قبول ایک  
 مجلس میں ہو بشرطیکہ دونوں حاضر ہوں۔ ایجاب و قبول کے معنوں کا علم عاقدين کو ہو۔  
 عاقدين موجود ہوں (پس اگر ایک غائب ہو تو نکاح نہ ہوگا) لیکن اگر مرد نے عورت کے پاس قاصد  
 یا خط بھیجا ہو تو اسکی اور صورت ہے ایجاب و قبول باہم مخالف نہو مثلاً مرد نے کہا کہ میں نے  
 تیرے ساتھ ہزار درم ہر ہر نکاح کیا عورت نے جواب دیا کہ میں نے نکاح قبول کیا نہ مہر تو نکاح صحیح نہین لیکن اگر ایسی صورت  
 میں سچا ہزار کے پانچ سو یعنی کم مہر پر نکاح قبول کرے تو صحیح ہے اسطرح اگر ایجاب عورت کی طرف سے ہو تو  
 مرد کو طرے زیادتی مہر بھی صحیح ہے بشرطیکہ عورت اسی مجلس میں قبول کیا ہو نکاح ٹھانہ مستقبل کی طرف متناہو جیسے  
 نکاح کیا کل کے دن یا قبول کرونگا کل نکاح معلن بشرط نہو (جیسے نکاح کیا میں نے بشرطیکہ میرا باپ رضی ہو)  
 منکوحہ مجھوں نہ ہو (جیسے دو لڑکیوں میں سے ایک کا نکاح بے نام لیے ہوئے کرنا) عورت باکرہ بالغ یا  
 شیبہ کی رضا مندی سے نکاح ہو (اسلئے کہ باکرہ بالغ اور شیبہ کو ولی مجبور نہین کر سکتا۔

مسئلہ ۵۔ اگر نکاح قبول کیا اور مہر سے سکوت تو نکاح منع نہ ہوجائے گا۔

مسئلہ ۶۔ نکاح حاضر کے کہنے سے منع نہین ہوتا بلکہ غائب کے کہنے سے  
 منع نہ ہوتا ہے پس اگر عورت کے پاس مرد نے قاصد یا خط بھیجا ہو اور شیبہ  
 صیغہ امر کا نہ ہو بلکہ لکھا ہو کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا تو اگر عورت نے ایسے شاہدوں کے روبرو  
 جنکو اسنے مضمون خط سے زبانی یا پڑھ کر آگاہ کر دیا ہو قبول کیا تو نکاح صحیح ہوگا اور اگر خط  
 میں صیغہ امر کا ہو دینے اسطرح کہ میرا نکاح اپنے ذات سے کر دے (تو عورت کا گواہوں کے  
 روبرو صرف یہ کہنا کہ میں نے فلان شخص کے ساتھ اپنا نکاح کر دیا صحت نکاح کیلئے کافی ہے  
 ایسی حالتیں مضمون خط بھی سنا نا ضرور نہین۔

مسئلہ ۷۔ اگر مرد و عورت گواہوں کے روبرو نکاح کا اقرار کریں تو نکاح صحیح ہوگا

شیبہ اس عورت کو کہتے ہیں کہ جبکہ ایک بار نکاح ہو چکا ہو اور صحبت بھی ہوئی ہو بجز طلاق وغیرہ سے جدائی ہوئی ہو۔

لیکن اگر شاہد یوں کہیں کہ میں اس اقرار کو نکاح گردانا اور پھر وہ دونوں قبول کریں تو نکاح صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۸۔ اگر ایجاب کے ساتھ مہر بھی ملا کے کہا جائے اور مہر کہنے سے پہلے ایجاب قبول کیا جائے تو نکاح صحیح نہوگا۔

مسئلہ ۹۔ صحت نکاح کیلئے عورت کے کل جسم کی طہارت نسبت کی جائے یا ایسے عضو کے طرف جو تمام بدن کے قائم مقام ہو جیسے پشت شکم

(حسب محاورہ عرب) برخلاف طلاق کے (یعنی اگر عورت کے پشت یا شکم کو طلاق دے تو طلاق واقع نہوگی) لہذا اگر ایک شخص کہے کہ میں نے تیرے نصف بدن کو نکاح کیا تو نکاح صحیح نہوگا۔

مسئلہ ۱۰۔ نکاح لفظ تزویج و نکاح سے صحیح ہوتا ہے اسلئے کہ یہ الفاظ صریح ہیں اور اسکے سوا اور جو الفاظ ہیں وہ الفاظ کنایہ یعنی غیر صریح ہیں۔

مسئلہ ۱۱۔ الفاظ کنایہ ہیں جو تملیک ذات کیلئے موضوع ہوں بطور تملیک کامل کے اور تملیک ذات بھی ایسی کہ جو بالفعل ہو۔ پس الفاظ شرکت و وصیت سے

نکاح منع نہوگا بلکہ لفظ صدقہ و عطا و تملیک و ہبہ و بیع و مثل اسکے اور الفاظ سے نکاح منع نہوگا۔

اسی طرح نکاح بہ لفظ بیع سلم و استیجار بھی صحیح ہے اگرچہ عورت کو اجرت قرار دیا ہو۔ مثلاً یوں کہنا کہ اپنا گھر تیری بیٹی کے بدلہ ایک برس کیلئے اجارہ دیا لیکن اگر یوں کہے کہ میں نے اپنی بیٹی کو ہزار درم کے بدلہ اجارہ دیا تو نکاح نہوگا اسوجہ سے کہ تملیک دائمی نہیں بہ خلاف صورت اول کے۔

مسئلہ ۱۲۔ الفاظ کنایہ مذکورہ بالا سے نکاح جب ہی منع ہوتا ہے کہ عاقدین کی نیت نکاح کی ہو یا قرینہ ہو اور گواہ بھی اس مطلب کو

سمجھ گئے ہوں۔

مسئلہ ۱۳۔ الفاظ اجارہ و اعارہ و وصیت و رہن و وصیت اور مانند اسکے اور الفاظ سے جو مفید ملک نہیں نکاح صحیح نہوگا لیکن شبہ

نکاح کا ہو سکتا ہے پس ایسی حالتیں عورت کو نصف مہر سہمی یا شل (یعنی جو کم ہو) ملیگا۔

مسئلہ ۱۴۔ بالفاظ غلط جیسے زوج کو روح معنی جان کہنا یا سلیم کو سلیم کہنا نکاح صحیح نہوگا بخلاف طلاق کے کہ بالفاظ غلط بھی طلاق واقع کر دیتا ہے۔

ہوگی۔ لیکن اگر کسی قوم میں ایسے غلط الفاظ بالقصد بولے جاتے ہوں تو نکاح صحیح ہوگا۔ بالائے

## نکاح کے گواہوں کا بیان

مسئلہ ۱۵۔ صحت نکاح کیلئے دو گواہوں کا قائل۔ بالغ۔ آزاد۔ اہل اسلام۔  
 ہونا ضرور ہے (پس مجنون و نابالغ و غلام کی گواہی سے نکاح منع نہیں ہے)  
 لیکن گواہوں کا مسلمان ہونا جب ہی ضروری ہے کہ جب عاقدین مسلمان ہوں کیونکہ گواہی  
 کا فرق مسلمان پر مقبول نہیں البتہ کافر عورت کے نکاح میں گواہوں کا اہل اسلام ہونا  
 ضرور نہیں۔

مسئلہ ۱۶۔ صحت شہادت کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو شخص اپنی ذاتی دلالت سے  
 قبول نکاح کا مجاز ہے اُسکی گواہی سے نکاح بھی منع نہ ہوگا اور جو شخص  
 ایسا نہ ہو اُسکی گواہی سے نکاح بھی منع نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ۱۷۔ دو فاسق یا دو اذہبوں یا دو محدود القذف گواہوں کی  
 گواہی سے اور نیز ایسے اشخاص کی گواہی سے بھی جنکی گواہی عاقدین کے  
 حق میں جائز نہ ہو (مثلاً اپنے لڑکوں کی گواہی سے) نکاح منع نہ ہوگا صورت آخر میں زوجین  
 میں سے فقط ایک ہی کے دو بیٹے گواہ ہوں (مثلاً زوج کے دو بیٹے شوہر اور لے  
 یا شوہر کے دو بیٹے زوجہ ثانی سے) تب بھی نکاح منع ہو جائیگا لیکن اگر عورت مدعی  
 ہو نکاح کی تو اُسکے بیٹوں کی گواہی سے اُسکا اور اگر مرد مدعی ہو تو اُسکے بیٹوں کی گواہی  
 اُسکا دعویٰ نکاح ثابت نہ ہو سکیگا۔ بلکہ مرد کے بیٹوں سے عورت کا اور عورت کے  
 بیٹوں سے مرد کا دعویٰ نکاح ثابت ہو سکیگا۔

مسئلہ ۱۸۔ دونوں گواہ مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں صرف  
 عورتوں یا صرف خنثی کی گواہی سے (خواہ کتنی ہی کیوں نہ ہوں) بدون  
 کسی مرد کے نکاح منع نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۹۔ چونکہ ضرور ہے کہ دونوں گواہ عاقدین کے کلام کو سنیں  
 اور سمجھیں اسلئے مادر زاد بہرے یا ایسے شخص کی گواہی سے  
 گواہوں کو عاقدین کے کلام کا مستنا ضرور ہے

جو عاقدین کا کلام نہ سمجھتا ہو نکاح منعقد نہوگا۔ لیکن پہلے یا گونگے کی گواہی سے (بشرطیکہ وہ بہرے نہوں) نکاح منعقد ہوگا۔

مسئلہ ۲۰۔ اگر دونوں گواہوں نے فقط ایک کا کلام سنایا ایک گواہ نے مرد کا کلام سنا اور دوسرے نے عورت کا تو نکاح صحیح ہوگا۔

دونوں گواہ ایجاب و قبول کو ایک ہی دہشتین

مسئلہ ۲۱۔ جب ایک گواہ بہرہ اور دوسرا گواہ سننے والا اور وہ گواہ یا کوئی اور شخص بہرے کے کان میں عاقدین کا کلام پکار کر کہے تو نکاح صحیح ہوگا (ایسے کہ دونوں گواہوں کا ایک ساتھ سننا شرط ہے۔)

بہرے گواہ کو دوسرا گواہ پکار کر کہے تب بھی نکاح صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۔ ایک مرد نے ایک عورت سے جو ایک کوٹھری میں بند ہے نکاح کیا اور گواہوں سے کہا کہ میں نے اس عورت سے جو کوٹھری میں بند ہے نکاح کیا عورت نے قبول کیا اور گواہوں نے عورت کے قبول کو سنا مگر اُسے آنکھ سے نہیں دیکھا تو اگر اُس کوٹھری میں وہی ایک عورت تھی تو نکاح صحیح ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔

گواہوں نے عورت کو دیکھا نہو اور کلام سنا ہو تو نکاح صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۲۳۔ ایک عورت نے ایک شخص کو اس طرح وکیل کیا کہ وہ اُس کا نکاح اپنے ساتھ کر لے وکیل نے گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے فلان عورت کو نکاح کر لیا تو اگر گواہ صرف نام لینے سے عورت کو پہچان جائیں تو نکاح صحیح ہوگا ورنہ ضرور یہ کہ عورت کے باپ دادا کا نام بیان کرے (سوچو کہ عورت حاضر نہیں ہے۔)

غیر حاضر عورت کا نکاح وکیل کی ذات سے

مسئلہ ۲۴۔ ایک شخص نے اپنی دختر بالغہ کا نکاح اُسکی اجازت سے درجائے گواہی سے باپ کر دے تو بک صحیح ہے اور بک نہیں۔ لیکن اگر دختر موجود نہ ہو تو صحیح ہوگا۔ اور بصورت دختر نابالغہ کے باپ کا وکیل ہو موجودگی باپ اور دوسرے ایک مرد یا دو عورتوں کے نکاح کر دے تو صحیح ہوگا۔

دختر کا نکاح ایک مرد کی گواہی سے باپ کر دے تو بک صحیح ہے اور بک نہیں۔

مسئلہ ۲۵۔ ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ کیا تو نے میرا نکاح اپنی لڑکی سے کر دیا اُسے جواب میں کہا کہ میں نے نکاح کر دیا یا فقط لفظ مان کہا تو اس وقت تک نکاح منعقد نہوگا جب تک کہ ایجاب کرنے والا پھر قبول نہ کرے لیکن اگر مرد یوں کہا ہو کہ اپنی بیٹی سے میرا نکاح کر دے اور اُسے کہا کہ میں نے کر دیا تو صحیح ہوگا

سوال و جواب جسے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

بصورت اہل میں دختر کا قدرتی بیٹگی اور باپ اور دوسرا مرد گواہ اور عورت ثانی میں حکماً باپ عاقد قرار دیا جائیگا اور وکیل اور دوسرا مرد (یا عورتین) گواہ قرار دیا جائیگا۔



پھر قبول کرینگی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۲۶۔ اگر کوئی شخص خدا و رسول کی گواہی سے نکاح کرے تو نکاح صحیح نہیں ہے۔ بلکہ محنت گناہ ہے۔

خدا و رسول کی گواہی

مسئلہ ۲۷۔ اگر عورت کا وکیل اُسکے باپ کے نام لینے میں چوک گیا۔ (مثلاً بجائے زید کی دختر کے خالد کی دختر کہہ گیا) تو اگر عورت دہان موجود

عورت یا اُسکے باپ کے نام میں چوک جانا۔

تو نکاح صحیح ہوگا (ایسے کہ اشارہ سے امتیاز حاصل ہے) اور اگر عورت موجود نہ ہو تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر عورت کا باپ عورت کے نام لینے میں چوک گیا تو بصورت اُس کے حاضر ہونے اور اُسکی طرف اشارہ کرینے نکاح صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۲۸۔ دو دختر و غنیم سے بڑی سے نکاح کرنا منظور تھا اور اپنے بجائے بڑی کے جھوٹی کا نام نکاح میں لیا تو جھوٹی سے نکاح صحیح ہوگا

دو لڑکیوں کے نام میں غلطی سے ایک کا نام لینا۔

بشرطیکہ کوئی مانع نکاح نہ ہو۔ اگر جھوٹی کسی کی منکوحہ ہو یا مرد کی محرم ہو تو نہ جھوٹی سے نکاح ہوگا نہ بڑی سے۔ اور اگر جھوٹی کا نام لیکے یوں کہا ہو کہ اپنی فلان بڑی لڑکی سے نکاح کیا (حالانکہ نام جھوٹی کا لے رہا ہے) تو کسی سے نکاح نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۹۔ کینے چند آدمیوں کو سنگینی کیواسطے بھیجا اور عورت کے باپ یا اور ولی نے نکاح کر دیا اُن لوگوں کے سامنے تو نکاح صحیح

سنگینی والوں کے رد و رد نکاح کر دینا۔

ہوگا ایک بولنے والا مخاطب قرار دیا جائیگا اور باقی لوگ گواہ۔

مسئلہ ۳۰۔ ایک شخص نے دوسرے کو وکیل کیا کہ وہ اس کا نکاح

وکیل کا اپنے اختیار سے زیادہ مہر مقرر کرنا۔

فلان عورت سے مہر معینہ (مثلاً نہرار روپیہ) پر کر دے وکیل نے زیادہ مہر پر نکاح کر دیا تو تا وقتیکہ موکل رضامند نہ ہو نکاح نافذ نہ ہوگا اگر موکل نے زیادتی کو قبول کیا تو نکاح صحیح ہوگا ورنہ باطل۔

مسئلہ ۳۱۔ اگر موکل کو زیادتی مہر کا علم بعد قربت کے ہوا ہو تو بھی اختیار

بعد قربت زیادتی مہر کا علم۔

فسخ نکاح اُسے ہوگا بصورت بقائے نکاح عورت کو مہر سہمی اور بصورت فسخ مہر سہمی یا ہرشل (یعنی جو کم ہو وہ) ملیگا۔

اُن عورتوں کا بیان جسے مرد کو نکاح جائز نہیں ہے

اسباب تحريم ۳۲ - اسباب تحريم نوہن۔

۱۔ حرمت قرابت۔ یعنی نسبی سات عورتیں مرد پر حرام ہیں۔ مان۔ بیٹی۔ بہن۔  
۲۔ عمہ۔ خالہ۔ بھینجی۔ بھانجی۔

۳۔ حرمت مصاہرت۔ یعنی سسرالی رشتہ کی عورتیں جیسے خوشداسن اور بہو اور ربائب حرام ہیں۔  
۴۔ حرمت رضاعت۔ یعنی دایہ اور دایہ کی لڑکیاں وغیرہ حرام ہیں۔  
۵۔ حرمت اقباع۔ یعنی عورت اور اسکی بہن (یا خالہ یا بھینجی) کو جمع کرنا حرام ہے۔  
۶۔ حرمت ملک۔ یعنی بی بی کو اپنے غلام سے یا مالک کو لونڈی سے نکاح حرام ہے۔  
۷۔ حرمت مشرکہ۔ یعنی مجوسہ و بت پرست سے نکاح حرام ہے۔  
۸۔ حرمت بی بی کے ہوتے ہوئے لونڈی سے نکاح حرام ہے۔

۹۔ حرمت مطلقہ ثلاثہ۔ یعنی جس عورت کو تین طلاق دے چکا ہو اس سے اسوقت تک نکاح حرام ہے جب تک کہ وہ کسی اور سے نکاح نہ کرے اور بعد نکاح شوہر ثانی اُسے طلاق نہ دے۔

۱۰۔ حرمت منکوحہ غیر اور م عقدہ غیر یعنی دوسرے کی منکوحہ یا عقدہ سے نکاح کرنا حرام ہے۔  
۱۱۔ اصول و فروع سے حرمت نکاح خواہ وہ درجہ میں کتنے ہی اونچے ہوں اور شروع سے (خواہ وہ درجہ میں کتنے ہی نیچے ہوں) نکاح حرام ہے۔

۱۲۔ بہنو نکاح حرام ہونا مسئلہ ۳۴۔ بہنیں حقیقی ہوں یا علاقائی یا اخیانی اور انکی بیٹیاں سب حرام ہیں اور اسطرح بھتیجیاں خواہ سگے بھائی کی ہوں یا سوتیلی کی سب حرام ہیں اگرچہ یہ سب رشتہ زنا سے ہوں تب بھی حرام ہیں۔

۱۳۔ خالہ و بھینجی کا حرام ہونا مسئلہ ۳۵۔ بھینجی اور خالہ خواہ رشتہ زنا سے ہوں یا نکاح سے ہر طرح حرام ہیں۔ اور عمہ و خالہ کی حرمت میں باپ اور دادا اور دادی کی

۱۴۔ عورت کی وہ اولاد جو شوہر اول سے ہو شوہر ثانی کے ربائب کہلاتی ہے۔

۱۵۔ اصول سے باپ۔ دادا۔ پردادا۔ پرنانی۔ پردادی وغیرہ مراد ہیں۔

۱۶۔ فروع سے بیٹا۔ بیٹی۔ پوتا۔ پوتی۔ پرپوتا۔ پرپوتی وغیرہ مراد ہیں۔

عمہ و خالہ بھی داخل ہیں۔

**مسئلہ ۳۶۔** چچا - بھوپھی - مامون - خالہ کی بیٹیوں اور اخیانی بھوپھی خالہ و بھوپھی کی اولاد نکاح حلال ہے۔ کی بھوپھی اور سوتیلی خالہ کی خالہ سے نکاح حلال ہے۔

**مسئلہ ۳۷۔** ربیبہ سے نکاح حرام ہے اور حرمت ربیبہ میں آنکی بیٹیوں کی حرمت بھی داخل ہے لیکن اگر عورت سے نکاح کیا اور بدون جماع اُسے طلاق دی تو اُسکی بیٹی سے نکاح درست ہے۔

**مسئلہ ۳۸۔** عورت کی مان - نانی - دادی - سگی ہون یا سوتیلی حرام ہیں خواہ عورت سے بعد نکاح جماع کیا ہو یا نکلیا ہو۔ کیونکہ بہ مجرد نکاح صحیح کے عورت کی مان حرام ہو جاتی ہے۔

**مسئلہ ۳۹۔** اصل کی زوجات یعنی جن عورتوں سے باپ دادا پر دادا وغیرہ نے نکاح صحیح کیا ہو اور اسطرح اپنی فرج کے زوجات یعنی جن عورتوں سے بیٹے پوتے پر پوتے نواسے وغیرہ نے نکاح صحیح کیا ہو (خواہ جماع کیا ہو یا نکلیا ہو) ہر حال میں حرام ہیں۔

**مسئلہ ۴۰۔** سوتیلی مان کی لڑکی جو باپ کے نطفہ سے نہ ہو یا اپنے فرزند کے نکاح جائز ہے۔ سوتیلی مان کی لڑکی و زوجہ کی بیٹی جو فرزند کے نطفہ سے نہ ہو حلال ہے اسلئے کہ ان میں خون کا

میل نہیں ہے۔

**مسئلہ ۴۱۔** جتنے رشتہ نسب اور مصاہرت سے حرام ہیں وہ سب رضاعت سے

بھی حرام ہیں مگر ذیل کی صورتیں استثنیٰ ہیں۔  
پوتے کی رضاعی مان دادا کو حلال ہے بخلاف نسبی کے (یعنی پوتے کی نسبی مان دادا پر حرام ہے اسطرح رضاعی پوتے کی نسبی مان بھی دادا کو حلال ہے اور اپنے لڑکے کی رضاعی نانی اور رضاعی لڑکے کی نسبی نانی سے بھی نکاح حلال ہے اور رضاعی بہن کی مان اور رضاعی بیٹی کی بھی بہن اور رضاعی بھائی کی مان اور رضاعی مامون کی مان اور رضاعی بیٹے کی بھوپھی سے بھی مرد کو نکاح حلال ہے۔

لہ نکاح فاسد نہیں جب تک جماع یا ماس نہ ہو حرمت مصاہرت نہیں پیدا ہوتی۔

علم سواخیانی اور علاقائی خارج ہو گئے کیونکہ لڑکے اور لڑکی کے باپ اور مان دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں۔

شیرخوار پر کون کون  
حرام ہیں۔

مسئلہ ۴۲۔ رضاعی مان۔ بہن۔ دادی۔ نانی۔ بھتیجی۔ بھانجی۔ اس قسم کی  
قربت والی عورتیں شیرخوار پر بوجہ حرمت رضاعت حرام ہیں شیرخوار کی طرح  
شیرخوار۔ اور انکی زوجہ اور انکی اولاد وایہ وغیرہ پر حرام ہیں۔

مسئلہ ۴۳۔ سوال۔ ایک مرد نے اپنی زوجہ شیردار کو دوبار طلاق دی  
اپنی زوجہ کا بوجہ یہ ہو جائیگا  
بہرہ حلال ہو سکتا۔ عدت کے بعد اس عورت نے کسی شیرخوار لڑکے سے نکاح کیا اور اسے

دودھ پلا دیا۔ بوجہ دودھ پلانے کے وہ اسپر حرام ہو گئی اور اسنے ایک اور مرد سے نکاح کیا  
اسنے بعد جماع طلاق بائن دیدی تو کیا یہ عورت شوہر اول سے کی طرح نکاح کر سکتی ہے اور  
اس دوسرے نکاح میں شوہر اول ایک طلاق کا مالک ہوگا یا تین طلاق کا۔

جواب۔ اس عورت سے اس مرد کو پھر نکاح کی طرح جائز نہیں اس واسطے کہ وہ مرد کے رضاعی  
بیٹے کی زوجہ ہو گئی اور یہو کی طرح حلال نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ ۴۴۔ باپ کی نوٹھی سے وطی حلال نہیں جبکہ معلوم ہو کہ  
باپ نے اس سے وطی کی۔

مسئلہ ۴۵۔ ایک شخص نے باکرہ سے نکاح کیا مگر بوقت صحبت باکرہ  
نپا یا تب اس سے دریافت کیا کہ تیرا ازالہ نکاح کتنے کیا اُس نے کہا تیرے  
باکرہ نپا کر تو نکاح منجھ کر لیتا

باپ نے۔ تو اگر شوہر نے عورت کی تصدیق کی تو نکاح ٹوٹ جائیگا اور شوہر پر ہر بھی واجب  
نہوگا اور اگر تصدیق نہ کی تو قائم رہیگا۔

مسئلہ ۴۶۔ عورت مغزیہ اور ایسی عورت کی جسے شہوت سے مساس  
کیا ہو اور ایسی عورت کی جسے مرد کو شہوت سے مساس کیا ہو یا مرد کے آگے تناسل کو شہوت  
دیکھا ہو یا مرد نے عورت کی مشریم گماہ کو شہوت سے دیکھا ہو اصول (خواہ وہ درجہ میں کتنے ہی  
اعلیٰ ہوں) اور فروع (خواہ وہ درجہ میں کتنے ہی اسفل ہوں) حرام ہیں۔

مسئلہ ۴۷۔ حرمت مساس اور نظر کی اسوقت تک ہے جب تک کہ انزال  
بعد انزال باقی نہ رہتا  
نہو اور اگر بعد مساس یا نظر کر نیکے انزال ہو جائے تو حرمت ثابت نہوگی۔

(یہ کہ مساس و نظر کے بعد خواہش جماع ہو کرتی ہے مگر انزال کے بعد مطلق خواہش جماع

نہو یعنی جس سے جماع حرام کیا ہو۔

باقی نہیں رہتی۔

مسئلہ ۴۷۸۔ حرمت مساس و نظر اور زنا کے لئے ضرور ہے کہ عورت مشتہادہ ہونا ضروری۔  
جسکی عمر ۹ برس سے کم ہے جماع کرے تو حرمت ثابت نہوگی۔

مسئلہ ۴۷۹۔ اِعلام سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہو سکتی۔ پس اگر عورت کی قبل و دُبر پھٹ کر ایک ہو جائے تو اس سے جماع کرینے حرمت مصاہرت ثابت نہوگی تا وقتیکہ اُسے حل نہ ہے۔

مسئلہ ۵۰۔ ایک شخص نے ایک صغیرہ کے ساتھ (جو لایق شہوت نہیں ہے) نکاح کیا اور بعد صحبت کرینے طلاق دیدی اُس عورت نے بعد شہادہ ہونیکے دوسرے سے نکاح کیا تو شوہر اول کو جائز ہے کہ اُس عورت کی بیٹی سے نکاح کر لے اسیلئے کہ وہ عورت شوہر اول کے پاس لایق شہوت نہ تھی اور بغیر مشتہادہ ہونیکے ایسی حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہو سکتی۔ لیکن اُس عورت کی ماں سے مرد کو کسی طرح بد نکاح جائز نہیں کیونکہ بھجڑ بیٹی کے نکاح کے مان حرام ہو گئی تھی۔

مسئلہ ۵۱۔ مسائل مساس و شہوت مذکورہ بالا میں کوئی فرق عمداً نہ ہوا۔ جبراً میں نہیں ہے یعنی کسی طرح پر ہو حرمت مصاہرت ثابت ہوگی اور مسائل مذکورہ میں قریب البلوغ اور دیوانہ اور مست بالغ کے برابر ہیں۔

مسئلہ ۵۲۔ زوجہ کی ماں کا شہوتا بوسہ لیا تو زوجہ حرام ہو جائے گی لیکن مساس جب تک شہوت سے نہ ہو حرام نہوگی اور شہوتا یا ہم گھلے ملنا اور چسکی لینا اور دانت سے کاٹنا حرمت مصاہرت کو ثابت کرتا ہے۔

مسئلہ ۵۳۔ شوہر نے زوجہ کو یا زوجہ نے شوہر کو جماع کی غرض سے شہوتا اولاد کو یا تم گھلے ملنا یا شہوتا زوجہ حرام کر دیتا ہے جگنا چاچا یا اور مرد کا یا تم زوجہ کی جوان بیٹی کو یا عورت کا یا تم مرد کے جوان بیٹے کو لگ گیا تو وہ عورت مرد پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو گئی۔

مسئلہ ۵۴۔ حرمت مصاہرت سے بدون طلاق کے نکاح نہیں نکاح منع نہیں ہوتا۔ ٹوٹا۔

مسئلہ ۵۵۔ اپنی لڑکی کو شہوت سے مساس کرنا یا اسکی شرنگاہ کو

شہوتاً دیکھنا اُس لڑکی کی مان کو باپ پر حرام کر دیتا ہے۔

**مسئلہ ۵۶۔** اس امر پر فتویٰ ہے کہ ۹ برس سے کم عمر کی لڑکی شہتہاۃ عمر شہتہاۃ ہونے کی نہیں ہے۔

**مسئلہ ۵۷۔** ایک شخص نے دوسرے سے پوچھا کہ تو نے اپنی خوشد اس کے مصاہرت ہو جاتی ہے۔ کیا کیا اُس نے براہِ تمسخر کہا کہ جماع کیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔

**مسئلہ ۵۸۔** حرام ہے محارم کا جماع کرنا عدت میں گو طلاق بائن ہی کی عدت کیون نہ ہو اور اس طبع بواسطہ ملک یہیں بھی محارم کا جماع کرنا حرام (یعنی اگر ایک لونڈی کو تصرف میں لایا ہو تو اس کی بہن کو ساتھ ہی تصرف میں نہ لائے۔)

**مسئلہ ۵۹۔** نکاح۔ عدت۔ ملک یہیں اجتماع ایسی دو عورتوں کا حرام ہے کہ اُن دونوں میں سے جس کسی ایک کو مرد فرض کریں تو اُن کا نکاح باہم حلال نہ ہو اور دونوں طرف سے حرمت ہو مثلاً عورت اور اس کی بہن یا عورت اور اس کی خالہ کہ ان میں سے جس کسی کو مرد فرض کریں تو دوسری سے اس کا نکاح ناجائز ہے لہذا اُن کا جماع کرنا حرام ہے۔

**مسئلہ ۶۰۔** جس لونڈی سے صحبت کر چکا ہے اگر اس کی بہن سے نکاح صحیح کیا تو اس کی بہن کا نکاح صحیح ہوگا لیکن اگر منکوحہ کو رکھنا منظور ہے تو لونڈی کو اور اگر لونڈی کو رکھنا منظور ہے تو منکوحہ کو چھوڑنا بیگنا۔

**مسئلہ ۶۱۔** ایک شخص نے دو محارم عورتوں سے ایک ہی عقد میں یا علیحدہ علیحدہ نکاح کیا (اور پہلا نکاح بھول گیا) تو اُن دونوں عورتوں اور مرد

میں جدائی کرائی جائیگی اور اس جدائی میں احکام طلاق جاری ہونگے نہ احکام فسخ۔ اور ان دونوں کو نصف مہر دیا جائیگا۔ بشرطیکہ دونوں کا مہر برابر ہو ورنہ ہر ایک کو اس کے مہر کا ربع ملیگا اور اگر تفصیل نہ معلوم ہو سکے کہ کس کا کتنا مہر تھا تو ان دونوں میں جو مہر کم ہو اس کا نصف نصف ہر عورت کو ملے گا۔ اور اگر مہر معین نہ ہو تو بعض نصف مہر ایک شیعہ دونوں کو

ملے چکا جماع کرنا حرام ہے۔  
 مہر متہ اُس پوشاک کا نام ہے جس میں تین کپڑے۔ کتہ۔ اور مٹنی۔ چادر سر سے پائیک ہوتی ہے۔



دینا ہوگا۔

**سُئل (۶۲) مالک کا نکاح لونڈی سے اسوجہ سے منع**  
کہ اسے قبل از نکاح جامع کی قدرت حاصل تھی۔ اس حرمت سے مالک لائق عذاب نہوگا بلکہ  
مراد یہ ہے کہ اس پر نکاح کے احکام مثل مہر اور طلاق وغیرہ کے لازم نہ آئینگے (اگر بمقتضائے احتیاط  
نکاح کرے گا جو حرام نہیں ہے)

**سُئل (۶۳) غلام سے بی بی کو نکاح اسلئے حرام ہے**  
کہ غلام مملوک ہے اور مملوک کو مغلوب رہنا چاہئے اور شوہر ہونا غالب ہونیکا مقتضی ہے  
موجودہ اور اہل کتاب سے نکاح **سُئل (۶۴) جو سنیہ و مشرکہ بت پرست سے نکاح**  
حرام ہے لیکن اہل کتاب عورتوں سے (یعنی جو کسی نبی مرسل پر ایمان رکھتی ہوں اور  
کتاب آسمانی کا اقرار کرتی ہوں جیسے یہود و نصاری) نکاح جائز ہے اور مشرکہ بت پرست  
سے ملک یمین سے بھی وطی حلال نہیں۔

**سُئل (۶۵) سنی مرد کو معتزلہ یا شیعہ عورت سے**  
نکاح جائز ہے مگر سنی عورت کا نکاح معتزلی وغیرہ سے ناجائز ہے۔

**سُئل (۶۶) قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو وطی ملک یمین سے حلال ہے**  
وہ نکاح سے بھی حلال ہے اور جو ملک یمین سے حلال نہیں وہ نکاح سے ہی  
حلال نہیں ہے۔

**سُئل (۶۷) حرہ اور لونڈی سے ایک ساتھ نکاح**  
نکاح ایک ساتھ ناجائز ہے اور حرہ پر بھی لونڈی سے نکاح کرنا حرام ہے  
مگر لونڈی سے نکاح کرنے کے بعد پھر حرہ سے نکاح کیا ہو تو صحیح ہے۔

**سُئل (۶۸) ہر آزاد مرد چار آزاد عورتوں تک نکاح**  
زوجات کی تعداد کر سکتا ہے چار سے زائد سے نہیں کر سکتا اور لونڈی کی

۱۰ اقباب پرست۔ صورت پرست۔ زندیق یعنی محمد وغیرہ سب مشرکہ بت پرستین  
داخل ہیں۔

۱۱ فرقہ معتزلہ وغیرہ ہر فرقہ سب اہل کتاب میں داخل ہیں۔  
۱۲ معتزلہ اہل اسلام کا ایک فرقہ ہے جو قیامت میں دیدار خدا کا منکر اور قرآن کو مخلوق کہتا ہے۔

کوئی تعداد نہیں ہے ہر آزاد مرد جتنی چاہے رکھ سکتا ہے۔

غلام کی زوجات کی تعداد | مسئلہ (۶۹) جتنی عورتوں سے آزاد مرد نکاح کر سکتا  
اوسکے نصف ات غلام ہی کر سکتا ہے نہ اوس سے زیادہ (یعنی دو تک کر سکتا ہے)  
لیکن غلام کسی حال میں لونڈیوں پر تصرف نہیں کر سکتا۔

چار لونڈیوں اور پانچ | مسئلہ (۷۰) ایک شخص نے چار لونڈیوں اور پانچ حشر  
حرہ سے ایک ساتھ نکاح عورتوں سے ایک ہی عقد میں نکاح کیا تو لونڈیوں کا نکاح صحیح  
ہو جائے گا اور حرہ عورتوں کا باطل۔

حاملہ کو بک نکاح جائز ہے | مسئلہ ۷۱۔ ایسی حاملہ جو نکاح جائز ہے اور جس کا حمل نہاسی ہو اُس سے جائز نہیں ہے۔  
زانیہ حاملہ سے کون | مسئلہ (۷۲) زانیہ حاملہ سے زانی مرد کو بعد نکاح  
شخص جاع کا مجاز ہے وطی کرنا حلال ہے (اور اگر چہ جھینے یا زیادہ مدت کے بعد اولاد  
ہو تو اوسی مرد سے اوس کا نسب ثابت ہوگا) لیکن غیر زانی کو زانیہ حاملہ سے بعد نکاح  
وطی حرام ہے تا وقتیکہ حمل کا نتیجہ نہ ظاہر ہو جائے۔

مداخلہ کا نکاح کر دنیا جائز ہے | مسئلہ (۷۳) اپنی مدخلہ لونڈیکا نکاح کسی دوسرے  
شخص سے کر دیا تو صحیح ہے بشرطیکہ وہ حاملہ نہ ہو۔

ایسی عورتوں نے ایک عقد میں نکاح | مسئلہ (۷۴) ایسی عورتوں سے جنہیں سے  
کر جنہیں سے ایک سے نکاح ناجائز ہو ایک سے نکاح حلال ہے اور دوسری سے حرام  
ایک عقد میں نکاح کیا تو جس عورت سے نکاح جائز ہے اوس کا نکاح صحیح ہوگا  
اور دوسرے کا باطل۔ اور کل مہر معین اوسی عورت کو ملیگا جس سے نکاح صحیح ہے  
لیکن اگر دوسری عورت سے محبت کر لی ہو تو اوس سے مہر مثل ملیگا۔

نکاح متعہ و موقت باطل ہیں | مسئلہ (۷۵) نکاح متعہ اور نکاح موقت باطل ہیں۔  
(نکاح متعہ اور موقت میں فرق یہ ہے کہ متعہ میں لفظ متعہ بولنا ضرور ہے اور موقت میں  
لفظ تزویج و نکاح کا متعہ میں تعین مقدار مہر لازم ہے موقت میں نہیں موقت میں گواہ شرط ہیں  
متعہ میں نہیں)

نکاح موقت کی جواز کی مشور | مسئلہ (۷۶) اگرچہ نکاح موقت کی مدت بہت  
طویل ہو یا مجھول ہو تب بھی باطل ہے لیکن اگر مدت کی شرط قاطع ہو نکاح میں تو شرط

باطل ہوگی اور نکاح صحیح ہوگا (مثلاً اس شرط پر نکاح کیا کہ مہینے بھر کے بعد طلاق دیگا تو یہ شرط باطل ہے) یا اگر نکاح کی نیت منکومہ کے ساتھ ایک مدت معین تک رہنمائی کی ہو تو یہ صورت نکاح موقت میں داخل نہیں۔

حکم قاضی سے وطی حلال ہے | **مسئلہ (۷۷)** برنبا رثابت ہونے (عوے عورت کے قاضی نے ثبوت نکاح کا حکم دیا تو مرد کو اس سے وطی حلال ہے گو اس نے نکاح ذرا صل نہیں کیا تھا۔

نکاح مشروط بشرط فاسد | **مسئلہ (۷۸)** نکاح مشروط فاسد سے باطل نہیں ہوتا بلکہ شرط باطل ہوتی ہے (مثلاً عورت سے کہے کہ نکاح بائن شرط کرتا ہوں کہ مہر نہ دے گا یا تو اپنا نفقہ مجھ سے مت مانگنا تو یہ بشرط باطل ہون گی اور نکاح صحیح)

نکاح معلق اور مشروط بشرط فاسد میں کیا فرق ہے | **مسئلہ (۷۹)** نکاح معلق بشرط (جو ناجائز ہے) اور نکاح مشروط بشرط فاسد میں (جو جائز ہے) یہ فرق ہے کہ جب تعلیق نکاح ایسی شرط پر ہو جو مکمل طور پر الوجود نہ ہو تو متصل الوجود (جیسے کسی کی خوشی یا ہوا کا چلنا یا پانی کا برسنا یا کسی کا مرنے وغیرہ) تو معلق بشرط کہا جائیگا اور جب نکاح ایسے شرط سے کرے جو لازم نکاح کے مخالف (مثلاً مہر و نفقہ نہ دینا) تو مشروط بشرط فاسد کہلائیگا۔

نکاح معلق کب جائز ہے | **مسئلہ (۸۰)** نکاح معلق اس وقت درست ہے جبکہ شرط قاضی موجود ملا تردد پر تعلیق کرے یعنی سابق سے شرط پائی گئی ہو یا وقت ایجاب قبول کے حادث ہوئی ہو جیسے کسی کہا کہ میں نے نکاح کیا بشرط آنے زید کے اور دوسرے نے قبول کیا لیکن حالت قبول ہی میں زید آگیا تو نکاح منعقد ہو جائیگا۔

شرط موجود پر تعلیق نکاح | **مسئلہ (۸۱)** جب شرط موجود پر تعلیق کی تو ہی نکاح صحیح ہوگا۔ جیسے ایک شخص نے زید سے کہا تو اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دے او سنے کہا کہ اس کا نکاح میں پھلے ہی ایک شخص سے کر چکا ہوں سائل نے مکذیب کی تب اس نے کہا کہ اچھا اگر میں نے فلاں شخص سے نکاح نہیں کیا تو تجھ سے کیا سائل نے قبول کیا۔ اسکے بعد معلوم ہوا کہ واقعی اس کا نکاح نہیں ہوا تھا تو یہ نکاح صحیح ہوگا۔

۱۰ جبکہ ہو جانا یا جانا ممکن ہو یہ ضرور نہیں ہے کہ ہو ہی جائے۔

معلق علیہ مجلس زیر حاضر مسئلہ (۸۲) اگر معلق علیہ مجلس عقد میں موجود ہوا اور وہ ہو تو نکاح صحیح ہے اجازت دے اور راضی ہو تو نکاح صحیح ہوگا۔ مثلاً زید نے کہا کہ میں نے ہزار درم مہر پر نکاح کیا بشرطیکہ خالد راضی ہو اور خالد مجلس نکاح میں موجود ہوا اور وہ رضامندی ظاہر کرے تو نکاح صحیح ہوگا اور اگر غیر حاضر ہو تو صحیح نہیں ہے۔ لیکن خانیہ سے منقول ہے کہ خواہ زید حاضر ہو یا غیر حاضر راضی ہو یا نہ ہو ہر حال میں نکاح صحیح ہوگا۔

## ولایت کا بیان

ولی کے معنی و تعریف مسئلہ (۸۳) باعث باریت کے دوست کو اور باعث باریت شرع کے وارث کو جو عاقل بالغ ہو ولی کہتے ہیں۔

ولایت کی تعریف و سبب مسئلہ (۸۴) ولایت عبارت ہے ایک کفیل دوسرے پر نافذ ہونے سے اور اس کے چار اسباب ہیں۔  
۱۔ قرابت۔ (جیسے باب بیٹی کے نکاح کا مالک ہے)  
۲۔ ملک (جیسے مالک لونڈی یا غلام کے نکاح کا مجاز ہے)  
۳۔ ولایت (جیسے آزاد کا نکاح سید کر سکتا ہے)

۴۔ امامت۔ (جیسے لاوارث کا نکاح بادشاہ یا قاضی کر دے سکتا ہے)

اقسام ولایت نکاح مسئلہ (۸۵) ولایت نکاح دو قسم کی ہے ایک مستحب دوسرے جبریہ۔

۱۔ ولایت مستحب۔ عاقل بالغ کے واسطے ہے اگرچہ کواری ہو۔ کیونکہ عاقل بالغہ پر باپ دادا کو جبر کا حق نہیں۔

۲۔ ولایت جبریہ۔ صغیرہ کے لئے ہے اگرچہ وہ کواری نہ ہو اور اسی طرح بالغہ مجنونہ و لونڈی پر بھی ولایت اجباری ہے ولایت اجبار کے معنی یہ ہیں کہ ولی کے نکاح کر دینے سے نکاح نافذ ہو جاتا ہے چاہے وہ راضی ہوں یا نہ ہوں

اور بدون اولیاء کے نکاح ناجائز ہے۔

**مسئلہ (۸۶)** قاعدہ کلیۃً یہ ہے کہ جن اشخاص کو اپنے مال میں تصرف کا اختیار ہے ان کو اپنی ذات کے تصرف کا بھی بدون کسی ولی کے اختیار ہے۔ پس نکاح حوۃ بالغہ عاقلہ کا بدون رضامندی ولی کے نافذ ہوگا خواہ کفوین ہو یا غیر کفوین (لیکن غیر کفو کے نکاح کے عدم جواز پر اکثر علماء متفق ہیں) اور نکاح محبونہ اور معسرہ اور مرقوقہ کا بدون رضامندی ولی کے صحیح نہیں خواہ کفوین ہو یا غیر کفوین۔

**مسئلہ (۸۷)** ولی عصبہ (گو وہ غیر محرم ہو جیسے چچا کا بیٹا) جائز ہے کہ وہ عورت کے غیر کفوین نکاح کرنے پر اعتراض کرے اور قاضی سے نکاح فسخ کرا دے۔

**مسئلہ (۸۸)** ولی نے کفوین نکاح کرے تو ولی کو حق اعتراض ہے | تجویز کیا تھا مگر عورت نے اسے مسترد کر کے غیر کفوین نکاح کر لیا تو ولی کو بحکم قاضی تفریق کا اختیار ہے۔ لیکن اگر ولی سکوت کرے اس وقت تک کہ عورت حاملہ ہو جائے تو ولی کا حق اعتراض جاتا رہتا ہے اور پھر تفریق نہ کر سکیگا۔

**مسئلہ (۸۹)** جب چند ولی درجہ میں برابر ہوں رضامندی کا اثر تو ایک کی رضامندی سے دوسرے ولیوں کا حق اعتراض جاتا رہتا ہے لیکن ایک کی یہ تصدیق کہ زوج کفو ہے باقی ولیوں کے حق اعتراض کو ساقط نہیں کرتی۔

**مسئلہ (۹۰)** دختر بالغہ عاقلہ پر بوجہ قطع ہونے ولایت کے نکاح کے لئے جبر کرنا جائز نہیں ہے۔

**مسئلہ (۹۱)** ولی نے عاقلہ بالغہ کا نکاح کرنے کی خبر سن کر سکوت کیا، بعد اسے خبر کی اور اس نے سن کے سکوت کیا یا اجنبی کلام کیا تو یہ سکوت یا کلام اجازت سمجھا جائیگا اور نکاح صحیح ہوگا۔ لیکن یہ شرط ہے کہ عورت نے شوہر کو جان لیا ہو۔

رونا ہی اذن میں داخل ہے | **مسئلہ (۹۲)** | اس طرح عورت کا بدولت یا از کے رونا اور بدولت مسخر کے تبسم کرنا اذن میں داخل ہے لیکن مسخر سے ہنسنا یا آواز سے رونا اذن میں داخل نہیں ہے نہ آنکھ رنکاح ہے۔ پس اگر آواز سے رو بنیکے بعد پھر نکاح پر رضامند ہو جائے تو نکاح صحیح ہے۔

دو ولیوں کا الگ الگ | **مسئلہ (۹۳)** | جب دو برابر کے ولی ہوں ہر ولی نکاح کے لئے اذن طلب کرے تو عورت کا سکوت اذن نہ سمجھا جائیگا پس اگر دونوں ولی الگ الگ نکاح کر دیں تو جب رضامندی قوی یا فعل ظاہر کرے وہ ہی صحیح ہوگا اگر دونوں پر رضامندی ظاہر کرے تو دونوں نکاح باطل ہوں گے۔

سکوت قبل عقد و بعد عقد | **مسئلہ (۹۴)** | ایک ولی نے ایک بالغہ عورت سے اذن چاہا کہ کیا وہ اس کا نکاح زید سے کر دی اس نے کہا کہ زید کے سوا اور شخص بہتر ہے تو اگر یہ قول عقد کے پچھلے ہے تو اجازت نہ ہوئی بلکہ انکار ہے اور اگر عقد کے بعد ہے تو اجازت سمجھی جائے گی۔ اور اگر ولی اپنے ساتھ نکاح کے لئے اذن چاہے اور عورت سکوت کرے تو اگر یہ سکوت بعد عقد ہے تو رد سمجھا جائیگا اور اگر قبل عقد ہے تو اذن سمجھا جائیگا۔

انکار کے بعد رضامندی | **مسئلہ (۹۵)** | عورت نے نکاح کی خبر پہنچنے پر نکاح نکاح جائز نہیں ہو سکتا کر نیسے انکار کیا اور پھر راضی ہو گئی تو نکاح جائز ہوگا (بوجہ باطل ہو جائیکے انکار اول سے) لیکن اگر قبل نکاح ولی نے اذن چاہا اور عورت نے انکار کیا مگر ولی نے اسی سے نکاح کر دیا اور بعد نکاح عورت ساکت ہو گئی تو نکاح صحیح ہو جائیگا۔

باکرہ بالغہ و ثیبہ بالغہ | **مسئلہ (۹۶)** | باکرہ بالغہ اور ثیبہ بالغہ میں سوائے سکوت کے اور کوئی فرق نہیں ہے یعنی باکرہ کا سکوت منزہ اذن کے ہے اور ثیبہ کا سکوت اذن نہیں بدولت رضائے قوی کے رضائے قوی میں وہ افعال جو مثل رضا کے ہیں (جیسے اپنا مہر یا نفقہ مانگنا) داخل ہیں۔

باکرہ کا سکوت قبل اذن | **مسئلہ (۹۷)** | باکرہ بالغہ سے ولی بعد سے ولی



قریب کے ہوتے ہوئے) یا اجنبی نے اذن نکاح کا چاہا تو اس وقت بھی بدون رضا  
قولی کے اسکے سکوت کا اعتبار نہیں۔

**مسئلہ (۹۸)** جبکہ باپ یا دادا نے صغیر یا صغیرہ کا  
نکاح کر دیا ہو تو بعد بلوغ او کو فسخ نکاح کا حق باقی نہیں رخصت  
کو نقصان صریح سے (مثلاً کمی مہر) یا غیر کفو میں نکاح کر دیا ہو مگر شرط یہ ہے کہ باپ یا دادا  
فاسق معروف نہ ہو۔

**مسئلہ (۹۹)** جب باپ یا دادا کے سوا اُسے  
نکاح کر دیا ہو تو بعد بلوغ او کو اختیار  
کوئی اور ولی (مثلاً مان و غنیدہ) غیر کفو میں یا نقصان  
صریح سے نکاح کر دے تو بعد بلوغ اختیار باقی رہتا ہے۔

**مسئلہ (۱۰۰)** عورت بالغ ہو گئی اور صغیر یا بالغ ہے  
تقرین کرائی جاسکتی ہے عورت نکاح توڑنا چاہتی ہے تو بکلم قاضی باپ یا باپ کے  
وصی کے روبرو تقرین کرائی جائے گی۔

**مسئلہ (۱۰۱)** خیار بلوغ مثل حق شفیعہ کے ہے یعنی  
جس مجلس میں عورت کو بلوغ ہوا یا علم نکاح ہوا فوراً نکاح فسخ کرادے اگر سکوت کر لے  
تو حق باطل ہو جائیگا۔

**مسئلہ (۱۰۲)** خیا صغیر اور یتیم کا بعد بلوغ محض  
مکمل نہیں ہوتا۔ سکوت سے باطل نہیں ہوتا بدون صریح رضامندی کے یا ایسے  
افعال کے جو رضامندی پر دلالت کریں (جیسے بوسہ لینا یا مٹھر کا دینا) مگر صغیرہ یا باکرہ  
کا اختیار فسخ سکوت سے باطل ہوتا ہے بشرطیکہ سکوت بوجہ معذوری کے ہو اور نکاح  
سے علم رکھتی ہو۔

**مسئلہ (۱۰۳)** جدایان سولہ میں چار داخل طلاق ہیں  
اور ۱۲ داخل طلاق نہیں۔

۱۔ فرقت بٹان ہار۔ (مثلاً عورت دارالاسلام میں سلمان یا ذمیہ مو کے آئی تو شوہر سے جدا ہو چکی  
یہ فرقت کی مہر۔) مثلاً عورت نے کم مہر پر نکاح کیا ہو اور ولی نے تقرین کرا دی ہو۔  
۲۔ فرقت فساد عقد (جیسے عہد کی موجودگی میں لونڈی سے نکاح کیا ہو تو تقرین کرائی جائیگی۔

۴۔ فرقہ فقدان کفو۔ (یعنی عورت نے غیر کفو میں نکاح کیا تو ولی کو تفریق کا حق ہے)۔

۵۔ فرقہ سببی۔ (یعنی عورت دارالاسلام میں قید ہو کے آئی تو تفریق ہو جائیگی)

۶۔ فرقہ تقبیل۔ (یعنی ایسا عمل ماس جس سے حرمت مصاہرت ثابت ہو تفریق کا باعث ہوگا)

۷۔ فرقہ اسلام حربی۔ (یعنی شوہر حربی مسلمان ہوا اور عورت کے تین حیض یا تین مہینے گزر گئے تو نکاح منسوخ ہو جائیگا۔

۸۔ فرقہ ارضاع۔ (یعنی جوان عورت نے اپنے صغیرہ سوت کو دو دہلایا تو دونوں عورتوں کا نکاح منسوخ ہو جائیگا۔

۹۔ فرقہ خیارت حق۔ (یعنی لوٹری و غلام کا نکاح مالک نے کر دیا تھا پھر وہ آزاد کئے گئے تو اول کو حق منسوخ نکاح ہوگا)

۱۰۔ فرقہ خیابلوغ۔ (یعنی بعد بلوغ اگر صغیرہ نکاح منسوخ کرے تو یہ طلاق نہیں بلکہ منسوخ ہے)

۱۱۔ فرقہ ارتداد۔ (یعنی زوجین میں سے ایک مرتد ہو گیا تو نکاح منسوخ ہو جائیگا۔)

۱۲۔ فرقہ ملک۔ (یعنی زوجہ زوج کی یا زوج زوجہ کا مالک ہو گیا بوجہ خرید لینے کے یا اور طور پر تو نکاح منسوخ ہو جائیگا)

۱۳۔ فرقہ مجبوب۔ (یعنی منقطع الذکر سے فرقہ کرادی جائیگی)

۱۴۔ فرقہ عین۔ (یعنی اگر شوہر عین ہو تو عورت تفریق کراہینا دعویٰ کر سکیگی)

۱۵۔ فرقہ لعان۔ (یعنی بوجہ لعان کر نیکی طلاق واقع ہوگی)

۱۶۔ فرقہ ایلاء۔ (یعنی بوجہ ایلاء طلاق واقع ہوگی)

انہیں سے اخیر کے چار جہائیان داخل طلاق ہیں باقی منسوخ ہیں اور سوائے نمبر ۳ و ۵ و ۶ و ۷ و ۹ و ۱۲ و ۱۶ کے باقی سب میں حکم قاضی شرط ہے مگر ان میں نہیں ہے۔

۱۷۔ لیکن نکاح باب الکافرین درج ہے کہ سببی سے جلدائی نہیں ہو سکتی۔ م۔

۱۸۔ وہ شخص جو اپنی زوجہ کے جلاخ پر بوجہ نامردی و غیرہ کے قادر نہ ہو۔ م۔ ۳۵۔ اون چار گواہیوں کو کہتے ہیں

جو درمیان زوجین کے مثل گواہیوں کے مستحق قسم قسموں سے ہوں اور پانچویں گواہی مرد کی بلفظ اعتقاد و عورت کی

پانچویں گواہی ساتھ لفظ غضب کے ہو۔ ۳۶۔ ایلاء اس قسم کو کہتے ہیں جو زوج نے زوجہ کے ترک تربت پر اکھائی ہوا اور چار

ماہ تک اوپر قائم رہے۔

## ترتیب ولایت

**عصبہ بنفہ کی ولایت** **مسئلہ (۱۰۴)** نکاح میں اول ولی عصبہ بنفہ ہے اور ترتیب ولایت عصبہات مثل ترتیب وراثت و جب کے ہے (اسی وجہ سے مجنونہ کا بیٹا یا پوتا مجنونہ کے باب پر مقدم ہے کیونکہ اگر مجنونہ کو میت فرض کریں تو اس کا بیٹا یا پکا کج نقصان حاجب ہوتا ہے۔)

**مسئلہ (۱۰۵)** عصبہ بنفہ مسلمان عورت کا ولی ہوتا ہے کون ہو سکتا ہے (بشرطیکہ حر، اور مکلف اور مسلمان ہو) اس لئے کہ کافر کی ولایت مسلمان پر نہیں ہو سکتی اور غلام و صغیر حجاز و ولایت نہیں ہیں۔

**مسئلہ (۱۰۶)** جس طرح مسلمان عورت کا کافر ولی نہیں ہو سکتا ہے۔ ویسے ہی کافر عورت کا مسلمان ہی ولی نہیں ہو سکتا۔

**عصبہ بنفہ کے بعد کون** **مسئلہ (۱۰۷)** جب عورت کے کوئی عصبہ بنفہ نہ ہو کون ولی ہو سکتا ہے تب ولایت نکاح کی مان کو سے پھر دادی کو پھر بیٹی کو (مجنونہ کی) پھر پوتی کو و علیٰ ہذا آخر ذریعہ تک اس کے بعد نانا کو پھر سگی بہن کو پھر سوتیلی بہن کو پھر مادری اولاد کو (اس میں مرد عورت سب برابر ہیں) پھر مادری اولاد کی اولاد کو پھر بقیہ ذوی الارحام کو یہ ترتیب یعنی چھوٹی کو پھر مامون کو پھر خالہ کو پھر چچا کی بیوی کو و علیٰ ہذا اسی ترتیب سے اون کی اولاد کو اس کے بعد مولد مولات اس کے بعد بادشاہ کو اس کے بعد قاضی کو جسکی سند میں نکاح صغار کی اجازت درج ہو) پھر قاضی کے نائبین کو۔

**وصی کو نکاح کر دینا** **مسئلہ (۱۰۸)** وصی کو جائز نہیں ہے کہ وصی ہو نیکی اختیار نہیں ہے۔ راہ سے یتیم کا نکاح کر دے گو کہ اس کو یتیم کے باپ نے نکاح کی وصیت کی ہو (لیکن اگر وصی کوئی قرابت دار ہو یا مالک وقت ہو تو وجہ ولایت اوسے حق ہوگا)

**مسئلہ (۱۰۹)** قاضی کو صغیر سے یا ایسے شخص سے جسکی گواہی اس کے حق میں مقبول نہیں (مثلاً باپ یا بیٹا) نکاح جائز نہیں۔

لفظ فیہ میں مان پر دادی کو ترجیح دی ہے

جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر باغ ہو تو اس کے اذن سے نکاح جائز ہے۔

**مسئلہ (۱۱۰)** صغیرہ نے اپنا نکاح خود کر لیا اور اس نے  
تو باطل نہیں کوئی ولی یا عاقل نہیں ہے تو یہ نکاح باطل نہیں ہے بلکہ موقوف ہے  
اور بعد بلوغ اس کی اجازت سے نافذ ہوگا۔

**مسئلہ (۱۱۱)** ولی بید ولی قریب کے غائب ہو کر  
صورت میں صغیرہ کا نکاح کر سکتا ہے اور اس کے آنے کے بعد وہ تزویج باطل نہ ہوگی ولی  
قریب کی موجودگی میں ولی بعید نے نکاح کر دیا تو رضامندی ولی قریب کے نافذ ہوگا  
ورنہ باطل لیکن جبکہ ولی قریب نکاح کرتا ہو تو ولی بعید نکاح کر نیکام ہوا ہوگا۔

**مسئلہ (۱۱۲)** صغیر یا صغیرہ کے ولی یا کسی مرد یا عورت  
پر نافذ نہیں ہو سکتا کے وکیل یا کسی غلام کے مالک نے اقرار نکاح کیا ہو تو وہ اقرار صغیر و غیر  
پر نافذ ہوگا۔ اس لئے کہ اقرار اپنی ذات بر حجت ہوتا ہے نہ غیر پر۔ لیکن اگر صغیرہ  
بعد بلوغ انکار نہ کرے تو نکاح صحیح ہو جائیگا۔

**مسئلہ (۱۱۳)** برخلاف مسئلہ مذکورہ بالا کے لونڈی پر  
اقرار نافذ ہوگا۔ مالک کا اقرار نافذ ہوگا اور ایسی صورت میں لونڈی مالک کے اقرار سے  
اخلاف کر نیکی جواز نہ ہوگی بلکہ بر بنابر اقرار مالک نکاح صحیح قرار دیا جائیگا۔

**مسئلہ (۱۱۴)** ایجاب و قبول میں ایک شخص طرفین کا متولی  
کتنی صورتوں میں ایک شخص ہو سکتا ہے اس کی پانچ صورتیں ہیں ۱۔ ایک ہی شخص جانیں کا ولی ہو  
۲۔ ایک ہی شخص دونوں طرف سے وکیل ہو ۳۔ ایک طرف سے اصیل ہو دوسری طرف  
وکیل ۴۔ ایک طرف سے اصیل ہو دوسری طرف سے ولی ۵۔ ایک طرف سے وکیل ہو

اور دوسری کا ولی ہو۔ ان سب صورتوں میں ایجاب ہی بجائے قبول کے ہر لفظ  
قبول کہنا غیر ضروری ہے مگر شرط یہ ہے کہ متولی فضولی ہو۔ کیونکہ فضولی اگر ایجاب  
و قبول دونوں کے تب بھی نکاح صحیح ہوگا۔

**مسئلہ (۱۱۵)** حبط فضولی کا نکاح زوجین کی رضامندی  
غلام و لونڈی کا نکاح پر منحصر ہے اسی طرح لونڈی و غلام کا نکاح مالک کی رضامندی پر متوقف ہے  
مالک کی رضامندی منہج ہے

۱۔ غائب وہ جو تین شبانہ روز کی مسافت پر ہو۔ ۲۔ غائب وہ جو تین شبانہ روز کی مسافت پر ہو۔ ۳۔ غائب وہ جو تین شبانہ روز کی مسافت پر ہو۔

اگر وہ راضی ہوں تو نافذ ہوگا ورنہ باطل۔

**سُئِلَ (۱۱۶) م** چچا کی بیٹی سی نکاح بالغہ ہو تو اذن لینا ضرور ہے اگر بدون اذن اپنے ساتھ نکاح کر لیا اور وہ چپ رسی یا رضامندی کی تصریح کر دی تب بھی صحیح نہیں ہے۔

**سُئِلَ (۱۱۷) م** نکاح کا وکیل اپنی ذات سے نکاح کر لے تو ناجائز ہے کرنے کے لئے ایک شخص کو وکیل کیا اور اس نے اس کا نکاح اپنے ساتھ کر لیا تو جائز نہیں۔

**سُئِلَ (۱۱۸) م** لزوم عقد وکیل کے کیا ضرور ہے۔

نکاح لازم نہ ہوگا۔

**سُئِلَ (۱۱۹) م** ولی کو حق تعرض پر ہو بھی مہر کیا تو ولی عصبہ نفہ کو تعرض کا حق ہے تا وقتیکہ مہر پورا نہ ہو جائے یا قاضی تفریق کرادے۔

**سُئِلَ (۱۲۰) م** نکاح کا وکیل اپنی اولیٰ سے نکاح کر دے تو نکاح صحیح نہیں ہے۔

**سُئِلَ (۱۲۱) م** بوجہ مخالفت امر نکاح جائز نہیں ہوتا۔

**سُئِلَ (۱۲۲) م** مثلاً ایک عورت یا کسی خاص عورت سے نکاح کرنے کے لئے وکیل کیا اور وکیل نے دو عورتوں سے یا کسی دوسری (غیر معینہ) عورت سے نکاح کر دیا تو نکاح صحیح نہیں ہے۔

## کفو کا بیان

**تعریف کفو** **سُئِلَ (۱۲۲) م** کہ مرد عورت سے دینداری۔ مالداری۔ پیشہ۔ نسب۔ حریت میں برابر یا بہتر ہو۔

**سُئِلَ (۱۲۳) م** کفو میں کون ایسا ہو کفایت کا اعتبار مرد کی جانب میں ہوتا ہے نہ عورت کی جانب میں۔

یعنے مرد نسب وغیرہ میں عورت سے بہتر ہو۔

**مسئلہ (۱۲۴)** کفارت حق ولی گانہ عورت کا یعنی برباد کفو ولی کو حق اعتراض ہے نہ کہ خود عورت کو۔ پس اگر عورت نے کسی مرد سے نکاح کیا اور وہ غیر کفو یا غلام نکلا تو اولیاء کو اختیار فسخ ہو گا نہ کہ خود او کو۔

**مسئلہ (۱۲۵)** عورت کے ولی نے اس کی رضامندی سے ولی نکاح کر دے تو عورت اور ولی دونوں کو حق فسخ باقی نہیں رہتا۔ اور اس کا نکاح ایک شخص سے بلا دریافت حال کے کر دیا بھی معلوم ہوا کہ زوج کفو نہیں تو ولی اور عورت دونوں کو اختیار فسخ نہیں لیکن اگر مرد سے کفو کی شرط کر لی ہو تو ولی کو اختیار فسخ ہو گا۔

**مسئلہ (۱۲۶)** اعتبار نسب کا اعتبار فقط عرب میں ہے نہ عجم میں۔ اور عجمی (گو بادشاہ ہی کیون نہ ہو) عرب کے برابر نہیں۔

**مسئلہ (۱۲۷)** عجمیوں میں سوائے نسب کے باقی امور ان کے برابر معتبر ہیں۔ پس جو مرد کہ خود مسلمان یا آزاد ہوا ہو وہ اس عورت کے برابر نہیں ہے جس کا باپ مسلمان یا حرت تھا۔ و علیٰ ہذا جس مرد کا باپ مسلمان یا حرت تھا وہ اس عورت کے برابر نہیں جس کا باپ دادا دونوں مسلمان یا حرت تھے۔

**مسئلہ (۱۲۸)** نسب کی حد دو پشت کی آزادی و اسلام دس پشت کی آزادی و اسلام کے برابر ہے۔

**مسئلہ (۱۲۹)** مال میں برابری اس طرح ہو کہ زوج زوالہ یا حرم عجل ادا کرنے اور ایک مہینہ کے نفقہ کی ادائیگی پر قادر ہو اور اگر پیشہ ور ہو تو بقدر نفقہ کسب کر سکتا ہو۔ (نفقہ کی قدرت اس وقت ضرور ہے جبکہ عورت کو جلا کے برزخ ہو والا فقط حرم عجل کی قدرت کافی ہے۔)

**مسئلہ (۱۳۰)** پیشہ میں برابری پیشہ میں برابری اس طرح ہے کہ خلا و رزی کے برابر نہیں بلکہ ذلیل ہے اور درزی ہزار کے برابر نہیں اور نزار و شوگر عالم و قاضی کے برابر نہیں۔

**مسئلہ (۱۳۱)** کفارت خلع بھرتی اور عقل کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

۱۔ سوائے عرب کے باقی سب ملک عجم میں داخل ہیں۔



و طیفہ خوار تاجر کے برابرین	<b>مسئلہ (۱۳۲)</b> وقف کے وظیفہ خوار (جیسے امامت و خطبہ خوانی کر نیوالے) تاجر کے برابرین بشرطیکہ وظیفہ حقیر نہ ہو (جیسے درباری و فراشی کا وظیفہ)۔
کفارت کا اعتبار کب ہو	<b>مسئلہ (۱۳۳)</b> کفارت کا اعتبار شروع عقد میں ہے نہ بعد عقد یعنی بعد عقد ہمسری کا زوال ضرر نہیں کرتا۔
حنفی و شافعی کی برابری	<b>مسئلہ (۱۳۴)</b> حنفی و شافعی بلحاظ کفو کے دینداری میں برابر ہیں۔
بیٹا باپ کی مالاریسے برابر	<b>مسئلہ (۱۳۵)</b> بیٹا بوجہ مال داری اپنے باپ یا اپنی ماں یا دادا کے کفو میں برابر ہوا کرتا ہے۔

## مہر کا بیان

مہر کے دوسرے نام	<b>مسئلہ (۱۳۶)</b> مہر کو شہد عین صداق اور صدقہ اور عطیہ اور عقر اور اجراء اور فریضہ و عینہ کے نام سے بھی موسوم کیا ہے اور اسکی دو قسمیں ہیں <b>مہر مشل و مشی</b> ۔ منشی وہ جو عین ہو اور مشل وہ جو برابر والی عورت کو لگتا
مہر ہو۔	مہر ہو۔
عقر محض	<b>مسئلہ (۱۳۷)</b> بی بیوں کا عقر <b>مہر مشل</b> ہے اور لڑکیوں
دسواں حصہ قیمت بکرہ کا اور بیواں حصہ قیمت ثیب کا عقر ہے۔	دسواں حصہ قیمت بکرہ کا اور بیواں حصہ قیمت ثیب کا عقر ہے۔
مہر اقل درجہ لگتا ہو	<b>مسئلہ (۱۳۸)</b> اقل درجہ مہر دس درم ہے خواہ
درم سکہ درم ہون یا بے سکہ گو وہ قرض ہی کیون نہوں یا کوئی اور جنس جسکی قیمت ثبوت	درم سکہ درم ہون یا بے سکہ گو وہ قرض ہی کیون نہوں یا کوئی اور جنس جسکی قیمت ثبوت
نکاح دس درم یا زیادہ ہو۔	نکاح دس درم یا زیادہ ہو۔
دس درم ہون یا بے سکہ گو وہ قرض ہی کیون نہوں یا کوئی اور جنس جسکی قیمت ثبوت	<b>مسئلہ (۱۳۹)</b> نکاح صحیح میں اگر مہر دس درم سے
کم پند ما ہو تب بھی دس درم دیا ہو گئے اور نکاح فاسد میں اگر مہر مشل کم ہو گا	کم پند ما ہو تب بھی دس درم دیا ہو گئے اور نکاح فاسد میں اگر مہر مشل کم ہو گا

۱ عقر اسے کہتے ہیں کہ اگر نکاح طلاق ہوتا تو اس عورت کی بیاہرت پوتی لے دس درم ساٹھ سو اکتیس اسے چاندی کے ہوتے ہیں اور ساٹھ سو اکتیس اسے کھارے عیال اور مالی سپہر تقریباً ہوتے۔

دس درم سے تو وہی ملیگا۔

**مسئلہ (۱۴۰)** پورا مہر لازم ہوتا ہے بعد وطی یا خلوت صحیحہ کے یا زوج یا زوجہ کے مر جانے سے یا دوبارہ عدت میں نکاح کرنے سے۔

**مسئلہ (۱۴۱)** طلاق قبل وطی میں کتنا مہر ملے گا ہوگا۔

**مسئلہ (۱۴۲)** جو چیز کہ مال مستقوم نہ ہو وہ مہر نہیں ہو سکتی اور مستقوم اور غیر مستقوم چیزیں دونوں ملا کر مہر معین کیا تو مستقیم چیزیں مہر ہو گئی باقی نہیں۔ اور اگر صرف جنس غیر مستقوم کو مہر قرار دیا ہو تو مہر مثل دینا ہوگا۔

**مسئلہ (۱۴۳)** اگر نکاح بدین شرط کیا کہ مہر نہ دیا جائیگا یا شراب کے بدلہ یا ایک غلام آزاد کے بدلہ یا کسی کپڑے یا جانور مجبول کے عوض یا بعمین خدمت مدت معینہ یا اس شرط پر کہ اگر وہ اپنی بیٹی یا بہن وغیرہ اسے دے تو یہ بھی اسی اپنی بیٹی یا بہن وغیرہ کو دیتا ہے تو ان سب صورتوں میں نکاح صحیح ہوگا اور شرط فاسد ہوگی اگر مہر کا نام نکاح جنین لیا گیا ہو یا نکاح بلا مہر کیا گیا تب بھی نکاح صحیح ہوگا مگر ان تمام صورتوں میں بعد وطی یا خلوت صحیحہ یا موت احد الزوجین کے مہر مثل واجب ہوگا۔

**مسئلہ (۱۴۴)** جس عورت کا نکاح بلا مہر ہوا تھا اگر اسے مہر نکاح ہوا ہو بعد طلاق قبل وطی طلاق دیجائے تو اسکو متعہ بقدر قیمت نصف مہر اسے متعہ دیا جائیگا مثل بصورت مالدار سی زوج اور بقدر قیمت پانچ درم بصورت محتاجی زوج دینا لازم ہے۔

**مسئلہ (۱۴۵)** بغض اسکے کہ متعہ دینا اسکر غرض ہو اور کس کو نہیں یہ واضح رہے کہ مطلقہ عورتوں کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ وہ جنکا نہ مہر معین تھا نہ وطی ہوئی تھی مثلاً وہ جنکا مہر معین تھا مگر وطی نہیں ہوئی۔  
۲۔ وہ جس سے وطی ہوئی مگر مہر معین نہ تھا۔ وہ جنکا مہر بھی معین تھا اور وطی بھی ہوئی۔

۳۔ ایسی عورت کو اصطلاح میں موقوفہ کہتے ہیں۔ تین کپڑوں یا ڈھمینی کرتی یا چادر سر پہانے کا نام ہے۔

صورت اول میں متعہ دینا واجب ہے صورت ثانی میں ضرور نہیں صورت ثالث و رابع میں متعہ دینا مستحب ہے۔

**مسئلہ (۱۴۶)** اگر دو محارم عورتوں سے نکاح کیا جائے اور بعد دخول تفریق کرائی جائے تو ہر ایک کو مہر کا مل ملیگا اور اگر ایک سے وطی ہوئی ہو دوسرے سے نہیں تو مدخولہ کو مہر کا مل ملیگا اور غیر مدخولہ کو چوتھائی۔

**مسئلہ (۱۴۷)** جو مہر کہ متراضی زوجین مقرر ہوا تھا یا جو قاضی نے ٹھہرا دیا تھا یا جو مہر معین پر اضافہ کیا گیا بشرط قیام زوجیت اور معلوم ہونے مقدار زیادتی اور قبول کرنے عورت کے زوج پر لازم آئیگا۔

**مسئلہ (۱۴۸)** جو مہر کہ بعد عقد کے منقوض ہوا یا مہر نہیں ہوتی۔ مسمیٰ پر زیادہ ہوا اسکی تنصیف طلاق قبل وطی میں نہیں ہوا کرتی ہے لیکن صورت اول (یعنی مفروض) میں متعہ دینا اور صورت ثانی میں نصف اصل مہر کا دینا واجب ہوگا۔

**مسئلہ (۱۴۹)** عورت کا اپنے شوہر کو مہر معاف کرنا صحیح ہے خواہ وہ قبول کرے یا نہ کرے بلکہ اگر بعد مرنے زوج کے یا بعد طلاق بائن کے بھی معاف کر لگی تو یہی معاف ہو جائیگا مگر یہ شرط ہے کہ یہ معافی زوجہ نے اپنے مرض موت میں کی ہو لیکن گنہ زوج کچھ کہ میں مہر کا معاف کرنا نہیں مانتا تو اللہ معاف ہوگا۔

**مسئلہ (۱۵۰)** اگر زوج زوجہ سے کہے کہ جب تک تو مہر معاف مہر جائز ہے مگر میں تجھ سے خلوت نہیں کرنا اور زوجہ معاف کر دے تو مہر معاف ہو جائیگا۔

**مسئلہ (۱۵۱)** زوج نے زوجہ کو نہار روپیہ اسکا حیلہ شرعی جس سے زوج سے اور روپیہ لیں گے یا مہر دیا زوجہ نے بعد قبضہ کرنے کے وہ روپیہ زوج کو ہبہ کر دے ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد زوج نے یہ لاوطی کئے کے طلاق دیدی تو زوجہ سے

مسئلہ (۶۱) ملاحظہ طلب ہے۔

یعنی جو بعد عقد قراؤں گی۔ مگر اس میں بعض علماء کو اختلاف ہے۔ م

زوج پانچ سو روپیہ واپس لینے کا مستحق ہے کیونکہ طلاق قبل وطی میں : وہ نقد رخصت محترمہ  
(یعنی پانچ سو) کی مستحق تھی اور وہ ہزار روپے کی ہے لہذا پانچ سو واپس کرنا ہر جگہ یکساں اگر قبل  
قبضہ روپیہ نہ کئے تھے تو زوج کو کوئی حق استرداد نہ ہوگا۔

تیسرے مہر میں خوبصورتی و بد صورتی کی شرط ہوگی تو ہزار روپیہ مہر اور بد صورت ہوگی تو پانچ سو روپیہ مہر تو یہ  
دونوں شرائط صحیح ہے۔

جب کوئی شے معین ہو تو وہ دے یا اس کی قیمت یہ  
بائے تو مرد کو اختیار ہے چاہے قیمت دے یا وہی جنس  
زوج کو اختیار ہے۔

نکاح فاسد میں مہر مل  
واجب ہوتا ہے۔

یا مہر مثل (یعنی جو کم ہو) واجب ہوتا ہے (خدا اور رسول کی گواہی سے نکاح کرے یا  
کوئی گواہ نہویا دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کرے یا بی بی پر نوڈی سے نکاح  
کرے یا چار عورتوں کے ہوتے ہوئے پانچویں عورت سے نکاح کرے تو یہ  
سب نکاح فاسد میں داخل ہیں۔ لیکن اگر بعد نکاح چہ بہنے یا زیادہ عرصہ میں  
لڑکا پیدا ہو تو اس کا نسب اسی سے ثابت ہوگا۔)

نکاح فاسد میں کنیکہ  
مہر مل واجب نہیں ہوتا

نکاح فاسد کی ضمانت  
اس لئے لازم ہے کہ زوجین ایسے نکاح کو فسخ کر ڈالیں۔

مہر مثل کا اعتبار بظاہر بائیکے  
طرف کا عورتوں کے ہے

بدین ترتیب کہ اول عورت کی بہنوں کا پھر بہنوں کا پھر بہنوں کا و رچا کی لڑکیوں کا و  
علیٰ ہذا۔ بشرتیب یعنی پہلے قریب کی عورتوں کا پھر بعید کا۔

کن اوصافین برابر بن جائیں  
(۱۵۸) برابر ہی عورت کی او سے باپ کی

عورتوں سے ان اوصاف میں معتبر ہے - ہم عصر ہونا - عمر - جال - مال - عقل - تقویٰ - پاکہ اسنی - علم - ادب - خلق - باکرہ و ثیبہ ہونا - ایک شہر کی سکونت اور اسی طرح زوج کا حال بھی مشمل اون عورتوں کے شوہروں کے مال و حسب و غیرہ میں برابر ہو -

لوٹڈی کا مهر مشل **مسئلہ (۱۵۹)** لوٹڈی کا خواہش کر نیولا جو دے سکتا ہے - وہی اس کا مهر مشل ہے اور اس کے باپ کی طرف والی عورتوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے -

اوصاف مذکورہ کے ہونے کی صورت **مسئلہ (۱۶۰)** اگر اوصاف مذکورہ یا اون میں سے بعض عورت کے باپ کی طرف کی عورتوں میں ہوں تو اجنبی قوم کا اعتبار ہوگا -

ولی مہر کا ضامن ہو سکتا ہے **مسئلہ (۱۶۱)** ولی (خواہ زوجہ کا ہو یا زوج کا) مہر کا ضامن ہو سکتا ہے گو عورت یا مرد صغیر ہو اور ولی ہی عاقد نکاح ہو - مگر بشرط یہ ہے کہ حالت مرض الموت میں ضمانت نہ کی ہو لیکن اگر مقتول یا کفول غنہ ولی کے وارث نہ ہوں تو بقدر ثلث مال ضمانت نافذ ہوگی - یہ بھی شرط ہے کہ عورت یا اس کے ولی نے ولی کی ضمانت کو قبول کیا ہو -

نقطہ نکاح سے باپ **مسئلہ (۱۶۲)** فقط نکاح کر دینے سے باپ ذمہ دار نہیں ہوتا

مہر کا ذمہ دار نہیں ہوتا تا وقتیکہ ضامن نہ ہو اور نہ باپ سے بدون ضمانت نفقہ دینے میں مواخذہ ہو سکتا ہے - لیکن اگر باپ نے صغیر کا مہر ادا کیا ہو تو اس سے پیر لینا جائز نہیں - الا جبکہ اس نے پیر لینے کے لئے گواہ کر لئے ہوں -

صغیر مالدار کے باپ پر **مسئلہ (۱۶۳)** صغیر مالدار کے باپ پر ادائی مہر کا ادائی مہر کا تقاضا ہو سکتا ہے

اجنبی وہ قوم ہے جو باپ کی قوم کے مساوی یا مماثل ہوں کہ اس سے کم یا زیادہ سے قضاویہ مطالبہ جس کی طرف سے ضامن ہوا -

لیکن صیغہ محتاج کے باپ برتقا ضا نہیں ہو سکتا۔

**مسئلہ (۱۶۴)** ولی ضامن کو اگر زوج نے ادائی محضر کے لئے کہا ہو تو وہ اوس سے پھر لے سکتا ہے لیکن اگر ولی کو ادائی مہر کی اجازت نہ دی ہو تو ولی کو اختیار پھر لینے کا نہیں ہے۔

**مسئلہ (۱۶۵)** عورت مرد کو وطی وغیرہ سے بغرض لینے وطی سے منع نہیں کر سکتی مہر کے منع نہیں کر سکتی الا جبکہ محضر معجل ہو مگر جبکہ محضر موجل کی مدت بھول ہو بجاالت صریح۔ (جیسے آند ہی چلنا یا پانی کا برسنما) تو ایسی صورت میں مہر فی الحال واجب الادا ہوگا لیکن اگر مہر کی مدت موت یا طلاق مقرر کیجائے تو صحیح ہے بعد انکار ہی نفقہ دیا جائیگا۔

**مسئلہ (۱۶۶)** جو مہر کہ اصلی ہو گو وہ پوشیدہ ہو وطی ہو چکی ہو۔ منود کے مہر کا اعتبار نہیں معتبر ہوگا نہ وہ مہر جو منود کے لئے مقرر کیا جائے۔

**مسئلہ (۱۶۸)** جو مہر کہ طلاق تک موجل ہو وہ طلاق معجل ہو جاتا ہے رجعی سے معجل ہو جاتا ہے اور عورت کی طرف رجعت کرنے سے پھر موجل نہیں ہوتا۔

**مسئلہ (۱۶۹)** اگر عورت اپنا مہر کسیکو بہہ کر کے مہر کا بہہ صحیح ہے اوسکو مہر لینے کا وکیل کر دے تو صحیح ہے مگر بدون توکیل صحیح نہیں۔

## احکام خلوت صحیحہ

**مسئلہ (۱۷۰)** خلوت مرد کی بدون مانع جسی کے خلوت صحیحہ جیسے مرض کہ مانع وطی ہو اور مانع شرعی کے (جیسے روزہ رمضان) اور مانع طبعی کے (جیسے کہ حیض وغیرہ) مثل وطی کے ہے اور اسی کو خلوت صحیحہ کہتے ہیں بشرطیکہ سوائے زومین کے شخص ثالث موجود نہ ہو۔ (اگر شخص ثالث ہوا ہو یا اندھا ہو تب بھی مانع

خلوت سمجھا جائیگا) لیکن اگر صغیر للعقل یا زوجین میں سے کسی کی لونڈی ہو تو وہ مانع خلوت نہیں ہے۔

مسئلہ (۱۶۱) عدم صلاحیت مکان مانع حستی میں داخل مانع حستی ہے۔

ہے (یعنی ایسا مکان جیسے مسجد یا بیا بان وغیرہ)

مسئلہ (۱۶۲) زوج کا زوجہ کو نہ پہچانا مانع شرعی ہے۔ کیونکہ بدون شناخت زوجہ وطی کی قدرت ممکن نہیں۔

مسئلہ (۱۶۳) روزہ رمضان مانع شرعی نہیں۔ داخل ہیں لیکن روزہ نذر اور کفارات اور قضا مانع نہیں۔

مسئلہ (۱۶۴) کن احکام میں خلوت مانع و طہی کے ہے۔ مفصلہ ذیل احکام میں خلوت صحیحہ مانند مذکر یا خصی یا خنثی ہو یا ایسا

خنثی جبکہ حال کبیل گیا ہو قبل خلوت

۱۔ ثبوت نسب کے لئے۔ مثلاً نفقہ اور سکنی لازم ہونین (یعنی بعد نکاح خلوت صحیحہ کر کے طلاق دے تو زوج پر نفقہ اور سکنی تا مدت لازم ہوگا) مثلاً وجوب عدت میں اور منکوحہ کی بہن سے نکاح اور او کے سوا جارجور تو ن سے او سکی عدت کے اندر نکاح حرام ہونین۔ لونڈی کے نکاح حرام ہونین (یعنی حرہ منکوحہ کو طلاق دی تو او سکی عدت میں لونڈی سے نکاح حرام ہے۔ مثلاً وقت طلاق کے بعد ہی طہر میں طلاق دے۔ جیسے بعد وطی کے طہر میں طلاق دجاتی ہے وہی ہی خلوت کے بعد ہی طہر میں طلاق دے۔

مسئلہ (۱۶۵) اور احکام میں خلوت مانع و طہی کے ہے۔ مثلاً غسل میں (یعنی وطی سے غسل واجب ہوتا ہے

خلوت سے نہیں) بیٹھون کی حرمت میں (جس عورت سے وطی کی او سکی بیٹی حرام ہے لیکن صرف خلوت سے حرام نہیں ہوتی) و علی ہذا رجعت و میراث وغیرہ میں بھی خلوت مانع و طہی کے نہیں۔

مسئلہ (۱۶۶) تخلیق طلاق خلوت پر زوج نے زوجہ سے کہا کہ اگر تین



تجھ سے خلوت کر دن تو جنگو طلاق ہے پھر زوجہ سے خلوت کی تو اسکو طلاق بائن واقع ہو جائے گی بسبب وجہ و شرط کے اور نصف مہر واجب ہوگا لیکن زوجہ پر عدت واجب نہوگی ساور جب عدت واجب نہوئی تو زوج پر نفقہ وغیرہ بھی واجب نہوگا۔

**مسئلہ (۱۷۷)** خلوت فاسدہ میں ہی عدت واجب ہے (یعنی خواہ صحیح ہو خواہ فاسدہ ہر طرح پر عدت واجب ہوگی)۔

لیکن نکاح فاسد میں بدون وطی کے صرف خلوت صحیح کی وجہ سے عدت لازم نہیں ہوتی۔

**مسئلہ (۱۷۸)** موت بنبرہ و طلی کے موت بنبرہ و طلی کے فقط بغرض مہر اور عدت کے ہے نہ کسی اور غرض کے لئے پس اگر ایک عورت قبل دخول مرجائے تو اس کی بیٹی سے (جو شوہر اول سے ہو) اس کے شوہر کو نکاح حلال ہے۔

## متفرقات

**مسئلہ (۱۷۹)** عورت کو سفر کرنا اور شوہر کے گھر سے قتل کے لئے نکلنا جائز ہے بلا حاجت نکلنا جائز نہیں۔

**مسئلہ (۱۸۰)** عورت کو جائز ہے کہ زیارت اقرابا کے لئے عورت کو جانا جائز ہے بدون اذن زوج جائے جبکہ اس نے مہر معجل نہ پایا ہو اور جب مہر معجل پا چکی ہو تو گھر سے نہ نکلے مگر جبکہ عورت کا کسی پر قرض ہو یا عورت کسی کی مقروض ہو تو بلا اجازت ہی نکلنا جائز ہے۔

**مسئلہ (۱۸۱)** عورت کو ماں باپ کی زیارت کے لئے ہر سہفتہ میں اور محرم کی ملاقات کے لئے ہر سال میں ایک بار نکلنا جائز ہے۔

**مسئلہ (۱۸۲)** جب عورت دائی یا مردہ شوہر تو بھی نکلنے کا اختیار ہے وہ نکل سکتی ہے (مگر اس کے شوہر کو روکنے کا اختیار ہے)۔

**مسئلہ (۱۸۳)** منگنی کے بعد زوج نے چند اشیا عورت کو بھیجیں اور عورت کے باپ نے نکاح کیا تو جو چیزیں بعوض مہر بھیجی

گئی ہوں اور موجود ہی ہوں اور کو پھیر لے نہ اونکی قیمت کو کو متغیر ہو گئی ہوں اور اگر موجود نہ ہوں تو اونکی قیمت پھیر لے۔

اشیا تحفہ کو پھیر لے سکتا ہے۔ مسئلہ (۱۸۴) اسی طرح جو اشیا کہ بطریق تحفہ کے یہ بھی گئی ہوں تو اونکا پیرنا جائز نہیں کیونکہ تحفہ مثل ہبہ کے ہے۔

غیر کے مقصد پہنچ کیا ہو تو مسئلہ (۱۸۵) ایک شخص نے غیر کے مقصد پہ پھیر لے سکتا ہے۔ اس شرط سے خرچ کیا کہ وہ بعد عدت کے

اوس سے نکاح کر لگا۔ مگر اوس عورت نے خلاف شرط نکاح کیا تو عورت سے خرچ پیر لینا درست ہے۔ لیکن اگر عورت کو علیحدہ حسیع ندیا ہو بلکہ مرد کے ساتھ کھاتی ہو تو پھیر لینا درست نہیں۔

چیز کا پیر لینا جائز ہے مسئلہ (۱۸۶) ایک شخص نے بحالت صحت اپنی بیٹی کو کچھ چیز دیکر اوس کا قبضہ کر دیا تو وہ یا اوس کا وارث اوس کے پیر لینے کا

مجاز نہیں۔ لیکن جبکہ چھین پر قبضہ نہ کیا ہو یا حالت مرض میں چھین دیا ہو تو ورنہ کو پھیر لینا جائز ہے۔

صغیرہ کے لئے پیر قبضہ مسئلہ (۱۸۷) اگر صغیرہ بیٹی کے لئے باپ نے شرط نہیں۔ چھین خریدا کیا تو اوس صورت میں صغیرہ کا قبضہ شرط نہیں

کیونکہ باپ کا قبضہ تمام صغیرہ کے قبضہ کے ہے۔

رضعت کو لئے جو رقم لگئی مسئلہ (۱۸۸) زوجہ کے عزیز وغیرہ (مثلاً ہووہ زوجہ پیر لے سکتا ہے) باپ یا بھائی) بدون کچھ رقم لئے کے زوجہ کو رضعت کرتے

ہوں اور زوجہ کچھ دیکر زوجہ کو لائے تو وہ رقم اون سے پیر لے سکتا ہے کیونکہ یہ رضعت میں داخل ہے۔

تسویہ منکوحات مسئلہ (۱۸۹) مرد کو لازم ہے کہ شب بانشی اور لباس اور کھانی اور موائست میں منکوحات کو برابر رکھے۔ محبت اور جلال میں برابر شرط نہیں کیونکہ وہ نشاط خاطر پر موقوف ہے۔

تعریف طلاق

مسئلہ (۱۹۰) طلاق شرع میں رفع قید نکاح کو کہتے ہیں

خواہ رفع قید فی الحال ہو جیسے طلاق بائن سے یا آخر کار رفع قید ہو جیسے طلاق رجعی سے بعد گزرنے عدت کے اس واسطے کہ زوج کو عدت کے اندر رجوع کا اختیار

رفع قید کیسے

مسئلہ (۱۹۱) رفع قید نکاح لفظ مخصوص سے ہو

بلا استثناء لفظ مخصوص سے وہ الفاظ مراد ہیں جو شامل ہوں طلاق

پر خواہ طلاق صحیح ہو یا رجعی یا بائن۔

طلاق ناپسندیدہ

مسئلہ (۱۹۲) مگو طلاق ایک جائز فعل ہے مگر جائز

فعل ہے چیزوں میں سے ایک ناپسندیدہ چیز ہے لیکن طلاق دینا واجب ہے جبکہ حسب دستور عورت کو نیز کھ سکے (مثلاً عنین یا مقطوع الذکر ہو)

اقسام طلاق

مسئلہ (۱۹۳) طلاق تین قسم کا ہے۔ احسن

حسن۔ بدعی۔ مطلق احسن (یعنی خوشتر) یہ ہے کہ ایک بار طلاق رجعی سے اوس طہر میں جس میں وطی نہ ہوئی ہو اور پھر جب تک اوسکی عدت نہ گزر جائے دوسرے

ندے (فی نفسہ یہ قسم طلاق بھی احسن نہیں ہے بلکہ حسن بدعی سے بہتر ہے) مطلق حسن (یعنی خوب) یہ ہے کہ ایک طلاق دے زوجہ غیر مدخولہ کو اگرچہ

طلاق حیض میں واقع ہو اور زوجہ مدخولہ کو بعد احب راتیں طلاق دینا تین طہر میں جن میں

وطی نہ ہوئی ہو اور نہ اوس حیض میں وطی یا طلاق ہوئی ہو جو تین طہر سے پہلے

تھا اور اگر عورت کو حیض نہ آتا ہو تو تفریق تین طلاق کی تین چھینے میں ہو چھینے میں

طلاق بدعی سے بہتر ہے) مطلق بدعی (یعنی بدعت والا) یہ ہے کہ حیض میں طلاق دے یا طہر میں وطی

کے بعد طلاق دے یا میں طلاق ایک لفظ سے یا علیحدہ علیحدہ دے یا تین طلاق ایک آن میں دے (طلاق بدعی حرام ہے یعنی اوسکے

دینے سے شرعاً گنہگار ہوتا ہے)

بعد طلاق رجعی وہ ہے جس میں تجدید نکاح کی حاجت نہیں اور عورت کی رضا مندی رجوع میں ضروری ہو سکی

عدت میں ترک زینت نہیں اور ایک گزرتنوح و زوجہ کا رہنا بحالت عدت جائز ہے بخلاف بائن کے مثلاً اگر اللہ کی قید لگانا

اقسام طلاق بدعی | **مسئلہ (۱۹۴)** طلاق بدعی یعنی جو طلاق حسن و حسن کے مخالف ہو اور اسکی آٹھ قسمیں ہیں۔

۱۔ تین طلاق متفرق ایک طہر میں دینا ۲۔ تین طلاق ایک لفظ سے ایک طہر میں دینا ۳۔ دو طلاق ایک لفظ سے دینا ۴۔ دو طلاق دو لفظ سے اوس طہر میں دینا ۵۔ جبین رجعت نہیں ۶۔ حیض میں طلاق دینا ۷۔ اوس طہر میں جبین وطی ہو چکی ہو طلاق دینا ۸۔ اوس طہر میں طلاق دینا جبین وطی نہیں ہوئی لیکن طہر کے قبل حیض میں ہو چکی ہو ۹۔ نفاس میں طلاق دینا۔

جب حیض میں طلاق | **مسئلہ (۱۹۵)** اگر حیض میں طلاق دی ہو تو واسطے ہو تو رجعت مناسب ہے | دور ہونے گناہ کے رجعت کر لینا واجب ہے جب وجہ حیض سے ظاہر ہو تو پھر چاہے طہر میں طلاق دے یا رکھے۔

کلی طلاق واقع ہوتی ہے | **مسئلہ (۱۹۶)** ہر زوج عاقل۔ بالغ کے طلاق واقع ہوتی ہے گو وہ غلام ہو یا مکملہ۔ یا بطل۔ یا تنفیہ۔ یا مست نشہ نگ یا افون وغیرہ ہو۔

مست کی کب طلاق واقع | **مسئلہ (۱۹۷)** اگر کوئی شخص زبردستی نشہ بلائے نہیں ہوتی۔ یا کسی حالت اضطراب سے مست ہو گیا ہو یا اسکی عقل جو جبہ درمست یا کسی دوا کے استعمال کے زایل ہو تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔

گوگو کی طلاق | **مسئلہ (۱۹۸)** گوگو کی طلاق اشارہ سے واقع ہوتی ہے اگر چہ گوگو پیدائشی نہ ہو مگر شرط یہ ہے کہ مرنے تک گوگو کا ہے اگر قبل مرنے کے زبان کھل جائے تو اس سے پوچھا جائے گا اگر گوگو کہنا جانتا ہو تو اس کے اشارہ سے طلاق واقع نہوگی بدون تحریر کے۔

مجنون کی طلاق | **مسئلہ (۱۹۹)** مجنون وقیل الفہم آدمی کی طلاق

لے زبردستی کیا گیا دیکھو بڑی کینہ اوس سے طلاق دلائی ہو۔ ۱۔ جسے اپنے کلام کی حقیقت مقصود نہ ہو بلکہ شجر سے طلاق دینے کی غیف العقل اور کم فہم ۲۔ نشہ کی ایسے حالت میں جو عین تہی و زہی کی تہی نہ رہے

واقع نہیں ہوتی۔

**مسئلہ (۲۰۰)** ارادہ کسی اور بات کے کہنے کا تھا اور زبان سے طلاق نکل گئی یا لفظ طلاق کے سننے نہ جا کر طلاق دے غلط۔

یا بحر غلط یعنی قاف کی جگہ کاف یا غین وغیرہ بولا تو باعتبار حکم ظاہر ان سب صورتوں میں طلاق واقع ہوگی۔ نہ باعتبار دیانت۔

**مسئلہ (۲۰۱)** طلاق حسہ کے واسطے تین بار اور لونڈی کے واسطے دو بار ہے خواہ شوہر حسہ ہو یا غلام۔

**مسئلہ (۲۰۲)** الفاظ طلاق تین طرح کے ہوتے ہیں۔ صریح۔ ملحق بصریح۔ کنایت۔

## طلاق صریح و ملحق بصریح کا بیان

**مسئلہ (۲۰۳)** طلاق صریح وہ ہے کہ جیسے الفاظ دیجائے کہ سوئے طلاق کے اور معنوں میں وہ لفظ مستعمل نہ ہو سکیں (جیسے طلاق یا طلاق دے یا طلاق دی ہوئی۔)

**مسئلہ (۲۰۴)** طلاق صریح کے لئے ضرور ہے طلاق میں عورت کی طرف خطاب ضرور ہے کہ عورت کی طرف خطاب کرے خواہ نیت ہو یا نہ ہو (جیسے تجھ کو

طلاق دی)

**مسئلہ (۲۰۵)** الفاظ طلاق صریح کے یا ایسے الفاظ کے جو ان کے ہم معنی ہوں ایک مرتبہ کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے (جیسے میں راضی ہوا تیری طلاق سے یا میں نے تجھ پر طلاق ڈالی۔)

**مسئلہ (۲۰۶)** الفاظ محرمہ سے ہی طلاق صریح واقع ہو سکتی ہے جیسے طلاق کی جگہ طلاق یا طلاق یا طلاق وغیرہ کہنا۔

۱۰ غلط الفاظ ہونا یعنی تحریف الفاظ۔

بجاء طلاق بائن کہنے سے  
طلاق واقع ہوگی۔

**مسئلہ (۲۰۷)** زوج سے پوچھا گیا کہ کیا تو نے اپنے  
زوجہ کو طلاق دی او سننے کہا ہاں (مگر ہاں بچے کر کے کہا) یا اگر زوج

نے زوجہ سے کہا کہ تو طلاق والی ہو جا یا کہا کہ او مطلقہ تو ان سب صورتوں میں طلاق واقع ہوگی۔

صرف گردن یا چہرہ وغیرہ  
کو طلاق دینا۔

**مسئلہ (۲۰۸)** جب صرف ایک عضو کا نام لیکے طلاق دے  
مثلاً صرف گردن یا چہرہ کو طلاق دے تو طلاق واقع ہوگی۔ لیکن ایسے

عضو کے طرف جو قائم مقام تمام بدن کے بولا جاتا ہو نسبت کی یا کسی جسز و نشائے غیر مبین  
کے طرف نسبت کی تو بھی طلاق واقع ہوگی۔ (بخلاف نکاح کے کہ اگر نصف عورت سے نکاح  
کرے تو صحیح نہ ہوگا۔)

طلاق کے اجزائے

**(۲۰۹)** حصہ ایک طلاق کا (اگرچہ ہزار وان ہو) ایک طلاق

کے برابر ہے پس اگر ایک طلاق کے ساتھ اور اجزائے نصف یا ثلث ہوئے تو دوسرے  
طلاق واقع ہوگی اسی طرح اگر دوسے کچھ اجزائے بڑھ جائیں تو تین طلاق واقع ہونگے  
تعلیق طلاق۔

**مسئلہ (۲۱۰)** اگر کئے کہ تجھ کو طلاق ہے اگر تو اپنے  
گرمین داخل ہو تو داخل ہو تو طلاق واقع ہوگی۔

طلاق گہر یا دھوپ

**مسئلہ (۲۱۱)** اگر کہے کہ تجھ کو طلاق ہے گرمین یا دھوپ

وغیرہ میں۔  
مین یا سائہ مین یا کپڑے مین یا دہلی یا حیدر آباد مین تو طلاق۔  
بالفعل واقع ہوگی۔ دہلی یا حیدر آباد مین داخل ہونے اور سائہ اور دھوپ اور کپڑے  
اور گہر پر موقوف نہ رہیگی۔

طلاق کے الفاظ

**مسئلہ (۲۱۲)** زوج کے اس قول سے کہ تو طلاق

بائن ہے یا یون کھنا کہ تو طلاق ہے البتہ تو طلاق ہے افحش طلاق کر یا تجھ کو طلاق شیطان  
ہے یا طلاق بدعت ہے یا تجھ کو بدتر طلاق ہے یا مانند پہاڑ کے طلاق ہے یا تجھ کو گہر بہر کی  
طلاق ہے یا تو مانند ہزار کے طلاق ہے یا تجھ کو سخت طلاق ہے یا چوڑی یا لمبی

یا بڑی یا اشد طلاق ہے یا اجبٹ یا اکبر یا طول یا اعرض یا اغلط یا اعظم  
طلاق کہے تو ایک ہی مین طلاق بائن واقع ہوگی بشرطیکہ قائل نے نیت تین طلاق  
کی حسرہ مین اور دو طلاق کی نوٹ دی مین نہ کی ہو اور اگر ایسی نیت کی ہو تو صحیح ہوگی۔

ایسے نصف عورت یا ثلث وغیرہ۔

طلاق لاحق نہیں ہوتی  
نکاح فاسدین

مسئلہ (۲۱۳) طلاق لاحق نہیں ہوتی مگر نکاح صحیح یا عدت یا فسخ ارتدادی وغیرہ میں پس اگر نکاح فاسد کر کے طلاق دے تو بدون تحلیل کے نکاح کر لینا جائز ہے۔

غیر مدخولہ کو طلاق

مسئلہ (۲۱۴) غیر مدخولہ کو (یعنی وہ عورت جس کے ساتھ وطی نہ ہوئی ہو) ایک لفظ طلاق سے طلاق بائن بلا عدت پڑ جائیگی اور دوسری اور تیسری طلاق اوپر نہ پڑ سکیگی اور بدون حلالہ کے زوج اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔

ایک طلاق سے چار عورتوں پر طلاق

مسئلہ (۲۱۵) ایک شخص کی چار عورتیں ہیں اور اس نے اوٹے کہا کہ تمہارے درمیان میں ایک طلاق ہے یا کہا کہ تمہارے درمیان میں دو طلاق ہیں تو ہر ایک کو ایک طلاق واقع ہوگی کیونکہ ایک طلاق کا بحساب رسدی ہر عورت کو چوتھائی طلاق پہنچا اور چہرہ ہذا طلاق ایک کے برابر ہے یہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

طلاق جہی بالفاظ طلاق

مسئلہ (۲۱۶) مرد کے صرف یوں کہنے سے کہ تو طلاق ہے بالاتفاق طلاق رجعی واقع ہوتی ہے نہ بائن۔

دنیا کی سب عورتوں کو طلاق دینا سوزو جو کو طلاق واقع نہیں ہوتی۔

مسئلہ (۲۱۷) ایک شخص نے کہا کہ دنیا کی عورتیں یا جان طلاق دینا سوزو جو کو طلاق کی عورتیں مطلقہ ہیں تو اسکی عورت کو طلاق واقع نہوگی اس لئے کہ یہ طلاق صریح نہیں ہے لیکن اگر نیت کی ہو تو طلاق واقع ہوگی۔

غیر شخص کے کہنے سے طلاق کا پڑنا۔

مسئلہ (۲۱۸) ایک شخص نے چند حاضر علیہ سے کہا کہ جسکی عورت مطلقہ ہو وہ ایسا فعل کرے اور اس کے بعد کہنے وہ فعل کیا تو اسکی عورت پر طلاق واقع ہوگی۔

## کنایات طلاق کا بیان

تعریف طلاق کنایہ

مسئلہ (۲۱۹) طلاق کنایہ وہ ہے جو بالفاظ کنایہ (یعنی جو طلاق کے لئے موضوع نہ ہوں بلکہ طلاق اور غیر طلاق دونوں پر محمول ہوں) ہوگا

اور وہ تین حال سے خالے نہویا رہنا مندی کی حالت میں ہو یا غلگی و نصدہ کی حالت میں ہو  
یا مذاکرہ طلاق کی حالت ہو۔

**مسئلہ (۲۲۰)** طلاق کنایہ بدون نیت یا دلالت حال  
ہوئی ہے۔ کے واقع نہیں ہوتی۔ دلالت حال یہ ہے کہ اس وقت گفتگو سے

طلاق ہو یا رنج یا غصہ ہو۔

**مسئلہ (۲۲۱)** الفاظ کنایہ تین قسم کے ہیں۔ ۱۔ بعض  
ایسے ہیں کہ احتمال رکھتے ہیں عورت کے رد کلام کا اور جواب طلاق ہی آئین نکلتا ہے  
جیسے نکل اس مکان سے تاکہ تیرے شر سے نجات ہو تو یہ رد طلاق کے سوال کا ہوا۔  
۲۔ اور بعض ایسے ہیں کہ احتمال رکھتے ہیں دشنام دہی و بدگوئی کا اور محض ہیں جواب  
طلاق کے ہی (جیسے تو خالی ہے حسن و خوبی سے یا خالی ہے نکاح سے)۔  
۳۔ اور بعض ایسے ہیں کہ رد سوال کے محض ہیں نہ دشنام دہی کے لیکن جواب طلاق کا  
البتہ احتمال رکھتے ہیں (جیسے شمار کر اپنے حضون کو یا تو اپنے رحم کو صاف کر  
یا تو اکیلی ہے)۔

پس جبکہ شوہر غصے نہوا اور طلاق کا ذکر بھی نہوا تو الفاظ مذکورہ میں سے کسی میں طلاق  
واقع ہوگی اور جب غصہ میں نہوا تو پہلے قسم کے الفاظ نیت پر منحصر رہیں گے (یعنی  
نیت کر یگا تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں) اور تیسری قسم میں طلاق واقع  
ہوگی اگرچہ نیت نہ ہو۔ اور جب ذکر طلاق کا ہو تو الفاظ قسم اول سے نیت کے ساتھ  
اور قسم دوم و سوم سے بلا سکا نیت طلاق واقع ہوگی۔

**مسئلہ (۲۲۲)** اگر زوج نے کہا کہ میں شراب پیوں  
کا واقع ہوگا۔ تو اللہ کا حلال چمچ حرام ہے بھر کہا کہ اگر میں نماز ترک

کروں تو اللہ کا حلال چمچ حرام ہے اور اس نے شراب پی تو اس کی زوجہ کو  
ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور نماز بھی ترک کی تو دوسری طلاق واقع ہوگی  
اسلئے کہ بلفظ حرام بدون نیت طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔

**مسئلہ (۲۲۳)** یون کہنا کہ تو میرا شوہر نہیں یا تو  
میری بیوی نہیں اصل طلاق ہے میری زوجہ نہیں یا زوجہ نے زوج سے کہا کہ تو میرا زوج نہیں اور



اوس نے کہا کہ تو سچی ہے تو اگر نیت طلاق ہو تو طلاق واقع ہوگی بخلاف قل صاحبین کے کہ اونکے نزدیک باوجود نیت کے بھی یہ قول داخل طلاق نہیں اور اگر قول مذکورہ کے ساتھ قسم بھی کہائی جیسے واثق تو سیرا شوہر نہیں وغیرہ تو بالاتفاق واقع نہو گی۔

**مسئلہ (۲۲۴)** الفاظ ذیل سے طلاق واقع ہوگی

نیت طلاق یا دلالت حال کے۔

تو ساڈ ہے۔ تو بے قید مثل ساڈ کے ہے۔ تیری رشتی تیری گردن ہے۔  
 اپنے لوگوں میں جاں۔ میں نے تجکو تیرے لوگوں کو دیا۔ میں نے تجکو تیرے باپ  
 (یا تیری ماں) کو دیا۔ میں نے تجکو تیرے لوگوں کو پھیر دیا۔ میں نے تجکو آزاد کیا۔ تو آزاد  
 ہو جا۔ میں تیرا شوہر نہیں میرے اور تیرے درمیان نکاح نہیں۔ تو تیری جو رو  
 نہ رہی لیکن ان الفاظ سے کہ میں نے تجکو تیرے بھائی یا بھن یا عہ یا چچا یا خالہ کو دیا  
 یا میں تجکو نہیں جانتا یا میں تجھ سے محبت نہیں رکھتا یا مجکو تیری خواہش نہیں طلاق واقع  
 نہو گی گو زوج نے نیت طلاق کی کی ہو۔

## تفویض طلاق کا بیان

**تعریف تفویض طلاق** **مسئلہ (۲۲۵)** طلاق تفویض وہ ہے جسکو شخص  
 غیر بیکم زوج واقع کرے۔ اور اوسکی تین قسمیں ہیں۔  
 ۱۔ تفویض۔ یعنی غیر کو طلاق کا مالک کر دینا۔  
 ۲۔ توکیل یعنی دوسرے کو طلاق کا وکیل کرنا۔  
 ۳۔ رسالت یعنی غیر سے طلاق کھلا پہنچنا۔

**الفاظ تفویض طلاق** **مسئلہ (۲۲۶)** الفاظ تفویض تین طرح کے ہیں۔

۱۔ تفویض توکیل میں فرق یہ ہے کہ جسکو تفویض ہو وہ اپنی ذات کی واسطے عمل کرے یا غیر نے بجا  
 مجاز ہوتا ہے اور توکیل میں وکیل غیر کی واسطے عمل کرنے پر مامور ہوتا ہے اوسے کرنے کا اختیار نہیں  
 اور رسالت محض اطمینان کرے یا قاصد کا کام ہے۔

یا تجنیز یعنی عورت کو اختیار طلاق کا دینا یا امر بالید یعنی طلاق کا حکم عورت کے ہاتھ میں دینا  
یہ مشیت یعنی طلاق کو عورت کی خواہش پر رکھنا۔

## تجنیز کا بیان

**مسئلہ (۲۲۷)** تجنیز قید مجلس - نیت ذکر نفس یعنی ذات  
یا اسکے قائم مقام کا ضرور ہے (مگر کسی حال میں تجنیز میں نیت تین طلاق کی صحیح نہیں)  
پس اگر زوجہ سے طلاق سپرد کرنیکی نیت سے کہا کہ اختیار کرے یا یون کہا کہ اپنے  
آپ کو طلاق دی تو زوجہ کو اختیار ہے کہ جس مجلس میں اسکو علم تفویض طلاق  
کا ہوا وہیں طلاق دے لیوے اگرچہ مجلس طویل ہو (خواہ وہ ظلمت یا نہ زوج سے  
ہوا ہو یا وکیل یا قاصد سے) اگر بعد علم زوجہ آپٹھے یا جو کام کر رہی تھی  
اوسے چھوڑ کے دوسرا کام شروع کر دے تو اختیار باقی نہ رہیگا  
یعنی جس حال میں کہ مجلس مختلف ہو جائے تو اختیار ہی جاتا رہیگا اگر ایسا کام  
کرے کہ مجلس باقی رہے تو اختیار بھی باقی رہیگا۔

**مسئلہ (۲۲۸)** اگر زوج نے تفویض کا وقت معین  
تفویض باطل ہو جاتی ہے کر دیا ہو اور وہ وقت قبل علم زوجہ کے گزر گیا ہو تو تفویض  
باطل ہوگی

**مسئلہ (۲۲۹)** توکیل طلاق میں رجوع (یعنی اس  
سے پھر) جائز ہے۔ لیکن اگر زوج نے طلاق کو مشیت وکیل سے مطلق  
کیا ہو تو اسوقت میں توکیل تملیک ہو جائیگی اور اس سے پھرنا جائز نہیں۔  
**مسئلہ (۲۳۰)** تملیک وکیل میں بائع احکام میں  
فرق ہے۔

تملیک میں رجوع نہیں کر سکتا (بخلاف توکیل کے کہ اسیمن رجوع جائز ہو  
تملیک کو معزول نہیں کر سکتا (بخلاف توکیل کے کہ اسیمن وکیل کو معزول کر سکتا ہے)۔  
یہ تملیک باطل نہیں ہوتی زوج کے دیوانہ ہونیسے (بخلاف توکیل کے کہ ہو سکتا)

جنون سے وکالت نابلل ہو جاتی ہے۔  
یہ تملیک مقید ہوتی ہے مجلس سے (وکالت مقید مجلس نہیں ہوتی ہے۔  
یہ تملیک محکمہ کے عقل سے مقید نہیں ہوتی یعنی تفویض طلاق دیوانہ اور  
صبی بے عقل کو اگر وہ کلام کر سکتے ہوں صحیح ہے (بخلاف توکیل کے کہ وکالت  
وکیل کے عاقل ہونے پر مقید ہے۔)

مغضیہ البہ تفویض جنون ہو چکے تو تفویض باطل ہوگی اور پھر جنون ہو گیا اور اسی حالت جنون میں طلاق دی تو یہ  
طلاق واقع نہ ہوگی۔

عورت کو اختیار طلاق دینا  
مسئلہ (۲۳۲) اگر عورت کو اس طرح پر اختیار  
دیا کہ اگر تجھ میری طرف سے خلع نہ پھونچے تو تو اپنے آپ کو طلاق بیچ جا ہے دے  
لینا اور بوجہ نہ ہو پھونچنے خلع کے زوجہ نے طلاق دے لی تو طلاق بائن ہوگی۔

## امربالید کا بیان

امربالید  
مسئلہ (۲۳۳) تخیر کے طرح امربالید میں بھی نیت  
اور مقید مجلس اور ذکر نفس یا اوسکے قائم مقام کا ضرور ہے فرق یہ ہے کہ تخیر میں  
تین طلاق کی نیت صحیح نہیں امربالید میں صحیح ہے۔

امربالید میں نیت تین  
مسئلہ (۲۳۴) اگر زواج تین طلاق کی نیت سے  
طلاق کے بعد (گو وہ ضیغہ ہی کیون نہوں) کہے کہ تیرا امر میرے ہاتھ  
یا منہ یا زبان میں ہے اور زواج بجا اب اوسکے کہے کہ تینے اپنی ذات کو اختیار  
یا قبول کیا یا تو حرم حرام ہے یا خلع سے بائن اور میں تجھ سے بائن یا طلاق ہوں۔  
یا ضیغہ کا ولی کہے کہ میں نے قبول کیا تو ان سب صورتوں میں تین طلاق واقع ہوگی۔

امربالید میں رد کا افتیک  
مسئلہ (۲۳۵) امربالید میں زواج کے قبول کر چکنے  
نہیں ہے بعد رد کا اخت یا نہیں قبل قبول رد کا اختیار ہے۔

۱۰ یعنی جبکہ طلاق کی تفویض ہوئی ہو ۱۵ مسئلہ ۲۲۶ ملاحظہ طلب۔

اختیار طلاق زوجہ کو

سُئلہ (۲۳۶) اگر اس شرط سے نکاح کیا جائے

کہ عورت طلاق کی تختا رہے تو صحیح ہے یا زوجہ سے شرط کرے کہ اگر تجھ پر دوسری عورت سے نکاح کروں تو اسکی طلاق تیرے ہاتھ میں ہو اور پھر نکاح کرے تو زوجہ اول زوجہ ثانی کی طلاق کی مالک ہوگی۔ لیکن عورت اول میں اگر شرط مرد کی طرف سے ہے تو عورت کو اختیار نہیں اور اگر عورت کی طرف سے ہے تو وہ مختار رہی گی۔

سُئلہ (۲۳۷) زوجہ سے یہ شرط تھی کہ اگر

حیلہ شرعی شرط اختیار طلاق زوجہ اول۔ وہ دوسری عورت سے نکاح کر لے گا تو اسکی طلاق کا اس

عورت کو اختیار ہوگا اسکے بعد ایک عورت سے اس مرد کا ایک فضولی نے نکاح کر دیا اور زوج نے اس نکاح کو جائز رکھا یا وکیل نے نکاح کر دیا تو زوجہ اولی اس زوجہ کے طلاق کی مالک ہوگی۔ اسلئے کہ زوج نے نکاح نہیں کیا بلکہ دوسرے شخص نے کر دیا اور اسلئے اسکو جائز رکھا۔

سُئلہ (۲۳۸) زوج نے طلاق عورت کی دو

تفویض طلاق دو شخصوں کو تفویض کی پھر انہیں سے ایک شخص نے طلاق عورت کو دی تو

طلاق واقع ہوگی اسلئے کہ فقط ایک کو اختیار نہ تھا۔

## مشیت کا بیان

سُئلہ (۲۳۹) مشیت بھی مثل تجھیر اور امر

مشیت بالبد کے ہے مگر اس میں زوج طلاق کا ہونا عورت کی خواہش پر رکھتا ہے۔

سُئلہ (۲۴۰) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے

منزوف ہے۔ کہا کہ تو اپنی ذات کو طلاق دے اور کچھ نیت نہ کی یا ایک طلاق

یا دو طلاق کی نیت کی (حسرتہ میں) پھر عورت نے طلاق دی اپنی ذات کو

ایک بار یا دو یا تین بار تو ایک ہی طلاق واقع ہوگی اور اگر مرد نے تین طلاق کی نیت

سُئلہ (۲۴۱) ملاحظہ طلب۔

کی ہو تو عورت کے تین طلاق دینے سے تین طلاق واقع ہو گئی۔

**مسئلہ (۲۴۱)** زوجہ سے کہا کہ جب چاہے تو طلاق کا اختیار اپنے نفس کو طلاق دے تو اس صورت میں بعد تبدیل مجلس ہی زوجہ کو قبول طلاق کا اختیار ہے۔ اور اگر یوں کہا ہو کہ تجھ کو طلاق ہے جس جگہ یا جہان چاہے تو عورت کو اسی مجلس میں طلاق دے لینے کا اختیار ہو گا نہ بعد تبدیل مجلس۔

**مسئلہ (۲۴۲)** اگر کہا کہ تجھ کو طلاق ہے جس طور کی تو چاہے یا رجمی۔ اور زوجہ نے جواب میں کہا کہ میں نے ابک طلاق بائن یا ہی تو طلاق بڑی کی جو چاہی لیکن اگر خاوند نے نیت کی تین طلاق کی اور عورت نے ایک طلاق بائن کی یا خاوند نے ایک طلاق بائن کی اور عورت نے تین طلاق کی تو دونوں صورتوں میں ایک طلاق ہی مانع ہوگی تو اگر خاوند نے کچھ نیت کی تو جبکی عورت نے خواہش کی تی وہی طلاق واقع ہوگی۔

**مسئلہ (۲۴۳)** ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تو تین طلاق دے اپنے نفس کو اگر چاہے تو اور اس نے ایک طلاق دی یا بالکس او سکے کہا ایک کے لئے اور اس نے تین طلاق دیں تو ان دونوں صورتوں میں کوئی طلاق واقع نہ ہوگی۔

**مسئلہ (۲۴۴)** زوج نے کہا کہ اگر تو طلاق کو یا برا جاننے سے طلاق واجب رکھتی ہے تو تو طلاق ہے یا اگر تو برا جانتی ہے تو تو طلاق ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ ممکن ہے کہ نہ عورت محبوب رکھتی ہو نہ برا جانتی ہو۔

**مسئلہ (۲۴۵)** طلاق کو عورت کی مرضی مطلق کرنا تملیک یا رضا یا خواہش یا محبت پر مطلق کرنا تملیک ہے حسین تعلیق کے معنی ہیں اور جب یہ تعلیق تملیک ٹھڑے تو مفید نہ مجلس ہوگی۔

## تعلیق طلاق کا بیان

تعریف تعلیق

**مسئلہ (۲۴۶)** اہل عرب لفظ تعلیق کا استعمال ایسے موقع پر کرتے ہیں کہ جب کسی چیز کو کوئی لٹکا دے اور اصطلاح فقہ میں تعلیق عبارت ہے ایک امر کے حصول کو دوسرے امر کے حصول پر موقوف کرنے سے۔ اور تعلیق کو عین ہی کہتے ہیں۔

**مسئلہ (۲۴۷)** شرائط صحت تعلیق

۱۔ شرط معدوم جائز الوجود ہو یعنی گوا سوقت شرط موجود نہیں لیکن اوسکا موجود ہونا محالات سے نہیں ہیں اگر امر محال بر طلاق کو معلق کرے تو طلاق واقع نہ ہوگی اور امر ثابت الوجود کے تعلیق سے۔ (جیسے اگر آسمان ہمارے روبرو ہو تو تو طلاق ہے) فوراً طلاق واقع ہوگی

۲۔ شرط مشروط کے متصل ہو پس اگر کہا کہ تو طلاق والی ہے اور پھر بعد بکوت کے شرط بیان کی تو صحیح نہوگی الا بوجہ معذوری (جیسے ہکلا ہونا)۔  
۳۔ مرد تعلیق سے عورت کے کلام کا بدلہ دینے کا قصد نہ کرے پس اگر عورت نے مرد سے کہا کہ او بے غیرت اور مرد نے کہا کہ اگر میں ایسا ہوں تو تو طلاق ہے تو یہ تعلیق نہیں بلکہ تخیر ہے اور فی الحال طلاق واقع ہوگی۔  
۴۔ مشروط مذکور ہو یعنی صرف صرف شرط دیدن فعل کے نہ بولا جائے (جیسے تو طلاق ہے اگر) تو اس صورت میں طلاق واقع نہوگی۔

**مسئلہ (۲۴۸)** شرط لزوم تعلیق کی شرط ملک ہے خواہ ملک حقیقی ہو (جیسا مولا غلام کا) یا ملک حکمی ہو (جیسے زوجہ منکوحہ یا معتدہ) **مسئلہ (۲۴۹)** شرط صحت تعلیق طلاق یہ ہے کہ یا تو طلاق کی اضافت کرے طرف ملک کے یا ملک و مان موجود ہو۔

**مسئلہ (۲۵۰)** ابطال تعلیق  
ہوتی ہے نہ زوال ملکیت سے اور حالت زائل ہوتی ہے حرہ کی تین طلاق سے اور لونڈی کے دو طلاق سے پھر جب تین طلاق سے جدائی کامل ہو چکی تو اب

لے تخیر ضد تعلیق ہے یعنی فی الحال جاری شدہ ملک حکمی و مطلق حکمی ہر ایک حکمی حقیقیہ جیسے منکوحہ و معتدہ حکمی ہکلا جیسے وہ معتدہ بوجہ باقی رہنے اثر نکاح کے ملک سے مراد عورت ہے۔

و وقوع طلاق کا محل باقی نہ رہا تو تعلیق ہی باطل ہو گئی۔

محل قسم کے باقی نہ رہنے سے تعلیق ہی باطل ہوئی ہوگی۔  
**مسئلہ (۲۵۱)** اسی طرح تعلیق باطل ہوتی ہے سبب قسم پورا نہ کرنے کا مقام نہ باقی رہنے سے چنانچہ زوج نے زوجہ سے کہا کہ اگر تو زید سے کلام کرے تو طالق ہے اور وہ شخص مر گیا تو یہ تعلیق باطل ہو گئی۔

ایک لفظ طلاق سے دو  
**مسئلہ (۲۵۲)** اگر کہا زوج نے اپنی مدخلہ سے طلاق کا واقع ہونا۔ کہ جبکہ میں تجھ کو طلاق دوں تو تو طالق ہے پھر اوس کو ایک بار طلاق دے تو دوبار طلاق واقع ہوگی ایک طلاق سبب تجھ کے اور دوسری سبب تعلیق کے بوجہ وجود شرط کے۔

لفظ انشاء اللہ طلاق  
**مسئلہ (۲۵۳)** انشاء اللہ کہنے سے طلاق واقع ہوگی۔  
 کی مشیت پر اور خدا کی مشیت معلوم نہیں۔ اگر لفظ انشاء اللہ کا استعمال نااہل و بلا قصد کرے تب ہی یہ حکم ہے۔

بجائے طلاق دینے سے  
**مسئلہ (۲۵۴)** عورت نے شوہر سے طلاق مانگی صرف تین طلاق واقع ہوگی تو اوس نے کہا کہ تو طالق ہے بجائے طلاق کر عورت نے کہا کہ پھر دینا تین طلاق کافی ہیں تو شوہر نے کہا کہ تین طلاق تجھ کو اور باقی تیرے حق والی سوتون کو (اور حالانکہ اوس شخص کی تین عورتیں اور بھی ہیں) تو صرف اسی عورت مخاطبہ کو طلاق ہوگی نہ اوس کے سوا کسی اور کو اس لئے کہ تین طلاق کے بعد باقی طلاق لغو ہو گئی۔

بوجہ مجبوری گہرے نکلنے سے طلاق واقع ہوگی  
**مسئلہ (۲۵۵)** زوج نے زہجہ سے کہا کہ بلا میرے حکم کے اگر تو گہرے نکلے گی تو تو طالق ہے مگر عورت کو بوجہ آگ لگ جانے یا منہ دم ہو جانے مکان سے نکلنا بڑا تو زوج حائل ہوگا۔

۱۔ بوجہ قسم کے خلاف ہونیکے گنہگار نہ ہوگا۔

# طلاق مریض کا بیان

جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ غایتہ الوداع و طلاق و طلاق

طلاق مریض

**مسئلہ (۲۵۶)** جو شخص مرض الموت میں اپنی زوجہ کو طلاق دے تو اس کا اثر عورت کی عدت تک نہ ہوگا یعنی عدت تک وراثت ہوگی۔ طلاق دینے والے مریض کو فار (یعنی بہا گئے والا) بھی کہتے ہیں یعنی وہ مرض الموت میں اس لئے طلاق دیتا ہے کہ عورت اس کی وراثت نہ ہو۔

مرض الموت

**مسئلہ (۲۵۷)** مرض الموت وہ ہے جس سے ہلاکت غالب الوقوع ہو یعنی بیماری نے اس کو عاجز کر دیا ہو کہ بیماری کی وجہ سے باہر کے کاروبار ضروری نہ کر سکتا ہو (اگر وہ مرد ہو) اور عورت کے لئے جن کی حد یہ ہے کہ وہ عاجز نہ ہو اندر کے کاروبار سے اپنے پکانے اور جھاڑنے وغیرہ سے جبکہ فالج یا سل کا عارضہ ہو اور وہ پڑا ہوا جائے اور بستر پر بند لے تو یہ بیمار حکم صحیح تندرست کا رکھیں گے۔

**مسئلہ (۲۵۸)** قاعدہ کلیہ منفلوج و غیرہ کے لئے۔ متعلق یہ ہے کہ جب تک بیماری بڑھتی جاتی ہو اور اس وقت تک وہ مثل مریض کے ہیں اور جب ترقی ہو تو ف ہو گئی تو انہیں صحیح کے ہے اور حد بیماری کی ایک سال ہے۔

**مسئلہ (۲۵۹)** جس شخص کو کہ غلبہ ہلاکت ہو اس طرح کہ وہ کسی کے قصاص میں قابل دار محض یا گیا ہو یا وہ کسی تختہ کشتی پر بعد طوفان باقی رہ گیا ہو یا اس کو کسی درندہ جانور نے پکڑا ہو اور اس سے وہ بچ رہا ہو تو ایسا شخص فار بالطلاق ہے اور اس کو طلاق دینا جائز نہیں ہے اس لئے کہ عورت کا حق اس کے مال سے متعلق ہوگا۔

**مسئلہ (۲۶۰)** اگر فار نے طلاق بائن زوجہ کی عورت کی رضامندی سے اس کا حق زائل ہو جائے گا نیز دستی سے دی یا عورت طلاق پر راضی ہو گئی تو پھر وہ وراثت نہ ہوگی اس لئے کہ اس نے اپنا حق آپ قطع کیا۔ لیکن اگر عورت سے زبردستی



طلاق کا سوال کرایا یا زوج کے بیٹے نے زبردستی عورت سے صحبت کر لی تو ان صورتوں میں عورت وارث ہوگی۔ لیکن اگر زوج بعد طلاق کے شدت ہو گیا مگر پھر عدت کے اندر ہی مر گیا تو وارث نہ ہوگی۔

**مسئلہ (۲۶۱)** فارغہ اوسی مرض کے سبب سے مر عت تک وارث ہوگی مگر یا اور طور پر مر جائے تو عدت تک (منکوحہ مدخولہ) مطلقہ وارث مرد زوجہ کا وارث نہ ہوگا ہوگی۔ غیر مدخولہ (یعنی جس سے خلوت صحیحہ ہو چکی ہو) وارث نہ ہوگی لیکن اگر عدت ہی میں مرد سے عورت پھلے مر جائے تو وہ اوس کا وارث نہ ہوگا سبب ساقط کر دینے اپنے حق کے۔

**مسئلہ (۲۶۲)** اگر فارغہ نے حالت بہار میں اپنی زوجہ ایلا یا لسان کرنا۔ سے ایلا یا لسان کیا یا بوجہ نامردی وغیرہ کے تفریق ہوئی ہو تب بھی عورت وارث ہوگی کیونکہ فرق مرد کی طرف سے ہوئی نہ عورت کے طرف سے بخلاف اسکے مرد وارث نہ ہوگا اگر عدت ہی میں عورت مر جائے۔

**مسئلہ (۲۶۳)** اگر زوج نے اپنی حالت صحت میں ایلا یا جدائی مرض میں ہوئے ایلا یا بوجہ انقضائے مدت کے عورت حالت مرض شوہر میں جدا ہو گئی تو وہ وارث نہ ہوگی اس لئے کہ وراثت مطلقہ کے لئے ضرور ہے کہ جس مرض میں طلاق دی گئی وہ مرض الموت ہو۔

**مسئلہ (۲۶۴)** زوجہ نے شوہر سے خلع کیا یا اپنی ذات کو اختیار کیا (اگرچہ خیار بوجہ بلوغ عورت یا مجبوب اور نامرد ہونے شوہر کے ہو) تو وارث نہ ہوگی اس لئے کہ ان سب صورتوں میں عورت نے خوشی سے جدائی چاہی۔

**مسئلہ (۲۶۵)** جبکہ مریض نے طلاق بائن تعلیق طلاق وقت کہنے یا زوج یا زوجہ یا کسی اجنبی کے فعل پر یا اپنی ذات کے فعل پر یا زوجہ کے فعل پر صورت ہائے مندرجہ ذیل میں جیسا کہ اس نقشہ سے ظاہر ہے تو صرف چھ صورتوں میں زوجہ وارث ہوگی۔

اپس درحقیقت یہ سوال تسمین تعلیق کی ہیں جو اس نقشہ کے ۱۶ ٹرے خانوں میں بتلائی گئی ہیں اور منجملہ ان کے دو قسموں کی پھر دو دو تسمین کی گئی ہیں (دیکھو خانہ نمبر ۱۶ و ۱۵) اس طرح پرکل ۱۰ تسمین ہوئی ہیں آئین صرف چھ تسمین خبر یہ نشان ہے تو ریش زوجہ کے ہیں ایسے ان صورتوں میں زوجہ وارث ہوگی باقی تمام صورتوں میں عدم توارث زوجہ کے ہیں یعنی باقی صورتوں میں وہ وارث نہوگی۔

**مسئلہ (۲۶۶)** بیمار مرض موت اور اوسکی زوجہ  
صحت کے نسبت  
اقرار زوجین طلاق  
نے صحت کے تین طلاق اور انقضائے عدت پر اتفاق کیا  
اور پھر زوج نے زوجہ کے کسی دین یا جنس کا اقرار کیا یا زوجہ کے لئے کسی چیز  
کی وصیت کی تو زوجہ کو اقرار - وصیت - میراث میں جہاں کمتر ہوگا وہ ملے گا اور  
زوجہ کی عدت وقت اقرار زوج سے شروع ہوگی (اسی پر فتویٰ ہے)

**مسئلہ (۲۶۷)** اگر زوج بعد انقضائے عدت کل مال یا لگی بوجہ اقرار یا وصیت کے -  
 و درت نہ رہی لکھ اجنبی ہو گئی تو اقرار یا وصیت او کے حق میں صحیح ہے۔

## رجعت کا بیان

تحت التماسه اذ انظار میں جو دو قلمیں تھیں ان کے لیے جو قلم اور قاسم کے صاحبزادے کے ہیں اور اصل کتاب اور دستخط میں عدم و ریت کی صورت میں قلم خاتمہ ۱۳۱۶ء ۱۲۵۰ھ

[illegible]

## تعریف رجعت

مسئلہ (۲۴۸) رجعت اصطلاح میں اوس ملکیت

کے بلا عوض نفع طلب کرنے کو کہتے ہیں جو قائم ہو نکاح سے جب تک کہ مطلقہ عدت میں ہو

مسئلہ (۲۴۹) رجعت موضوع ہے واسطے رفع طلاق

رجعت واسطے رفع

طلاق کے موضوع ہے

کے لینے جب مرد نے اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق رجعی دے دی ہوں تو اوس کو جائز ہے کہ عدت کے اندر اوس عورت سے پھر رجعت کرے خواہ وہ راضی ہو یا نہ ہو لیکن اگر عورت لونڈی ہو تو بعد ایک طلاق کے رجعت ممکن ہے کیونکہ لونڈی دو طلاق سے ایسی ہو جاتی ہے جیسے سترہ تین طلاق سے۔

مسئلہ (۲۵۰) رجعت بلا نیت بھی صحیح ہے جبکہ بالفاظ

رجعت بلا نیت بھی صحیح ہے

صریح ہو گونا دانستہ ہی زبان سے وہ الفاظ رجعت کیوں نہ نکل جائیں (جیسے) کی میں نے تجھ سے یا میں نے تجھ کو پھیرا (لیکن الفاظ کنایات سے) (جیسے) تو میرے نزدیک ایسی ہے جیسے تمس یا تو میری عورت ہے (بدون نیت رجعت صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ (۲۵۱) رجعت فعلی صحیح ہے (مگر بکرات)

رجعت فعلی

ایسے افعال سے جو موجب حرمت مصاہرت ہوں جیسے ماس یا تقبیل گو وہ ماس وغیرہ عورت کی طرف سے کسی حالت میں ہو۔

مسئلہ (۲۵۲) دیوانہ کی رجعت فعل سے صحیح ہے۔

دیوانہ کی رجعت فعلی

یعنی حالت محنت میں طلاق دے اور حالت دیوانگی میں رجعت کی تو صحیح ہے۔

مسئلہ (۲۵۳) رجعت مطلقہ کی وطی سے بھی صحیح ہے۔

وطی سے رجعت

مسئلہ (۲۵۴) طلاق رجعی میں رجعت ممکن ہے لیکن

طلاق بائن کے بعد رجعت

طلاق بائن کے بعد بدون حلالہ و نکاح رجعت ممکن نہیں ہے۔

مسئلہ (۲۵۵) زوج نے رجعت کی از وجہ

اندر و ن عدت نکاح

مافی ہوا ہو تو باطل ہے اطلاع نہیں دی اور عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا تو اوس دوسرے شخص سے جدائی گرا دی جائے گی گو اوس نے وطی بھی کر لی ہو۔ اسلو کہ نکاح

شہ شہر زوجه کو طلاق بائن دے تو تا وقتیکہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح صحیح نہ کرے اور وہ مرد وطی اوسے طلاق نہ دے اور اوسکی مدت گزر جائے شوہر ازل کو اوس سے نکاح جائز نہیں اسی عمل کا نام طلاق بائن ہے۔

اُنی بوجہ نامتام ہونے عدت کے فاسد ہے اور زوج اول کو بلا اعادہ نکاح بعد عدت رجوع کر نیکا حق ہوگا اور زوج ثانی نے اگر وطی کی ہو تو نصف مہر مثل دنیا ہوگا۔

**مسئلہ (۲۷۶)** رجعت منقطع ہوتی ہے جبکہ عورت ظاہر ہو حیض اخیر سے بوجہ گزر جانے دس یوم کے ہر طرح سے خواہ خون بند ہو گیا ہو یا نہ ہو گیا ہو اور دس دن سے کم مدت میں ظاہر ہو جائے بعد غسل کرے اور پھر حیض جاری ہو جائے تو زوج کو رجعت کا اختیار ہوگا کمتر مدت عورت حرہ حیض والی کی عدت کے دو مہینے اور نوٹڈی کی چالیس دن ہے (بقول امام صاحب کے) جب تک کہ عورت استطاق ولد کا دعوے کرے۔ کیونکہ استطاق سے فوراً عدت گزر جاتی ہے۔

**مسئلہ (۲۷۷)** اگر عورت حاملہ کو بعد طلاق استطاق عدت حل ہو تو اگر بچہ کے اعضاء مخلوق ہو گئے ہوں تو عدت منقضی ہو جائے گی اور اگر اعضاء مخلوق نہ ہوئے ہوں تو عدت منقضی نہ ہوگی۔

**مسئلہ (۲۷۸)** حیلہ طلاق کے لئے لطف حیلہ تحلیل یہ ہے کہ اس طرح کہے کہ اگر میں تجھ سے نکاح کروں اور جماع کروں اور تین رات سے زیادہ رکھوں تو تو بائن ہے تو اگر بعد جماع تین رات سے زیادہ رکھا تو عورت مطلقہ ہو جائے اور بعد عدت زوج اول پر حلال ہو جائیگی۔

**مسئلہ (۲۷۹)** اگر عورت کو یہ خیال ہو کہ زوج ثانی طلاق نہ دیا تو وہ ایجاب کے وقت کہے کہ میں نے اپنی ذات کا نکاح تجھ سے اس طرح کیا کہ میرا امر میرے ماتھے میں رہے۔ یعنی طلاق کا مجھ کو اختیار ہے اگر زوج نے قبول کیا تو نکاح جائز ہوگا اور عورت کو طلاق کا اختیار بھی حاصل ہے گا۔

## ایلا کا بیان

**ایلا کے معنی** (۲۸۰) ایلا کے معنی قسم کے ہیں مگر مصلحان فقہ میں اس قسم کو ایلا کہتے ہیں جو زوج نے زوجہ کی ترک قربت پر کھائی ہو اور چار مہینے تک اپنے استرار پر قائم رہا ہو اور

او سکومولی کہتے ہیں۔

ایلاء کا کون مجاز ہے **مسئلہ (۲۸۱)** جو شخص بیاقت طلاق دینے کی رکھتا ہو وہی مجاز ایلاء کا بھی ہے۔

**شرط ایلاء** **مسئلہ (۲۸۲)** ایلاء کی شرط یہ ہے کہ عورت بوجہ کوہ ہو نیکی محل ہو ایلاء کی گو بوقت تعلیق نہ صرف بوقت ایلاء منکوحہ ہونا کافی ہے چنانچہ ایک مرد نے عورت سے کہا کہ اگر میں تجھ سے نکاح کر دوں گا تو قسم اللہ کی تجھ سے وطنی نہ کروں گا ہر چند کہ عورت اس قول میں وقت ایلاء کے منکوحہ نہیں لیکن ایلاء بعد نکاح ثابت ہوگا اس لئے کہ تعلیق بعد وجود شرط مثل تخییر کے ہے پس یہ سمجھا جائیگا کہ او سنے بعد نکاح کے ایلاء کیا۔

**ایلاء کا حکم** **مسئلہ (۲۸۳)** ایلاء حکم یہ ہے کہ اگر او سنے چار مہینے تک وطنی نہیں کی تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور اگر قسم توڑے تو کفارہ یا حبس آئے مشروط بادو نون لازم آئیں گی۔ یعنی اگر قسم بدون تعلیق ہے تو صرف کفارہ اور اگر تعلیق کی قسم ہے تو حبس اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

**ایلاء کی مدت** **مسئلہ (۲۸۴)** کمتر مدت ایلاء کی حشرہ کے لئے چار مہینے اور لونڈی کے لئے دو مہینے ہیں پس اگر ان مدتوں سکم مدت کی (مثلاً ایک مہینے کی مدت کی) ترک قربت پر قسم کہاے تو ایلاء ثابت نہ ہوگا اور اکثر مدت کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔

**الفاظ ایلاء** **مسئلہ (۲۸۵)** الفاظ ایلاء کے دو قسم کے ہیں۔ صریح۔ کنایہ۔

الفاظ صریح وہ ہیں جو فقط جماع کے لئے مستعمل ہوں (جیسے کہ عورت غیر حائضہ سے کہ میں تجھ سے قربت نہ کروں گا۔

الفاظ کنایہ وہ ہیں جو جماع اور غیر جماع دونوں میں مستعمل ہوں (جیسے میں

لے مولیٰ بضم میم و کسر لام او سے کہتے ہیں کہ مجھے قسم کھائی ہو اور بدون کفارہ کے عورت سے قربت کر سکے گا جیسے کہا ہو کہ اگر قربت کروں تو مجھ پر حج ہے۔

تیرے پاس نہ آؤنگا تیرے بچھونے کے پاس نہ آؤنگا۔

ایلاہ بالفاظ صریح مسئلہ (۲۸۶) ایلاہ بالفاظ صریح میں نیت کی قبیاح و کناہ کا فرق نہیں بخلاف کناہ کے۔

ایلاہ دایمی مسئلہ (۲۸۷) چون کہنا کہ واللہ میں تجھ سے قربت نہ کرونگا

یہاں تک کہ دجال نکلے یا آفتاب اپنے غروب گاہ سے نکلے ایلاہ دایمی ہے اگر اندر مدت کے زوہد سے وطی کی تو زوج پر کفارہ واجب ہوگا یا سبزا یا دونوں (یعنی جیسی صورت ہو) اور اب بعد چار مہینے کے طلاق واقع نہوگی۔

مدت کا اعتبار نکاح مسئلہ (۲۸۸) مدت کا اعتبار نکاح کے وقت سے کے وقت سے ہے ہے یعنی اگر قسم دایمی کمالی اور بعد چار مہینے کے عورت بائنہ ہوگئی اور مرد نے

اوس سے نکاح کیا اور بعد بائن ہو نیکی چار مہینے گزر گئے تو اب دوسرے بار طلاق واقع نہوگی اسلئے کہ وہ مشکوہ نہیں اور بدو نکاح مدت کا اعتبار نہیں

ایک یمن اور ایک ایلاہ مسئلہ (۲۸۹) اگر کہنا کہ واللہ میں تجھ سے قربت نہ کرونگا اور اسکو تین بار ایک ہی مجلس میں مکرر کہا اگر تائید نیت کی تو ایک ہی ایلاہ اور ایک ہی یمن ہوگی اور اگر تاکید نیت کی صورت

نہی تو ایک ایلاہ ہوا اور تین یمن (چار مہینے تک وطی نہ کی تو ایک طلاق ہوگی اور وطی کر یگا تو تین کفارہ دینے ہونگے) اور اگر مجلسین متعدد ہوں تو تین ایلاہ اور تین یمن ہونگے (یعنی اگر چار مہینے تک قربت نہ کی تو تین طلاق واقع ہونگے اگر قربت کر یگا تو تین کفارہ دینا ہونگے۔)

## خلع کا بیان

خلع کی تعریف

مسئلہ (۲۹۰) خلع ملک نکاح رائل کرنے کو کہتے

یمن اسطرح کہ زوہد سے اوسکے بدلے میں وہ مال لے جو کہ مجھ پر ہوئی حلال رکھتا ہو۔

یعنی ایک ہی کفارہ بصورت توڑنے قسم کے دینا ہوگا یمن مبنی حلف۔

**شرائط خلع** **مسئلہ (۲۹۱)** شرط خلع کی مانند شرط طلاق کے ہر  
یعنی منکوحہ ہونا زوجہ کا اور اہلیت زوج کی۔

**الفاظ خلع وکلم خلع** **مسئلہ (۲۹۲)** خلع صحیح ہے بلفظ خلع اور مبارات  
اور مثل اون کے دوسرے الفاظ کی جواز الہ ملک کے لئے ہوئے جاتے ہوں۔  
اور حکم خلع کا یہ ہے کہ خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔

**خلع کا اثر** **مسئلہ (۲۹۳)** خلع سے حقوق زوجیت ساقط  
ہو جاتے ہیں پس اگر ایک عورت جبکہ مہر ہزار درم تھا اور اوس نے قبل لینے  
مہر کے سو درم پر خاوند سے خلع کیا تو خاوند پر پھر کچھ مہر و نفقہ لازم نہ آئیگا اور  
اگر اوس نے بعد لینے مہر کے سو درم پر خلع کیا تو خاوند کو سوائے سو درم کے اور  
کچھ نہ ملےگا مگر نفقہ و سنگنی ایام عدت کا ساقط ہوگا جبکہ اقرار ہوا ہو اگر اقرار ہو تو خلع  
نفقہ ساقط ہوگا سنگنی کسی حال میں ساقط نہیں ہوتی۔

**طلاق بعوض مال** **مسئلہ (۲۹۴)** جو طلاق کہ بعوض مال دیجائے  
خلع میں داخل نہیں کیونکہ اوس سے حقوق زوجیت ساقط نہیں ہوتے۔

**طلاق حی من خلع** **مسئلہ (۲۹۵)** طلاق رجعی کی عدت میں خلع  
درست ہے بوجہ باقی رہنے ملک نکاح کے ایام عدت تک۔

**عورت کو خلع میں پھر** **مسئلہ (۲۹۶)** خلع عورت کے حقین معاوضہ ہے  
جانا جائز ہر مرد کو پس عورت کو قبل قبول شوہر خلع سے رجوع درست ہے اور  
عورت کو شرط خیار ہی جائز ہے اور شوہر کے حقین میں ہے پس جبکہ ایجاب مرد  
کیطرف سے ہو تو اوسکو قبل قبول عورت رجوع صحیح نہیں اور نہ اسے خیار شرط ہے۔

**ایجاب قبول کا ایک** **مسئلہ (۲۹۷)** جبکہ ایجاب عورت کی طرف سے  
جلس میں ہونا ضروری ہو تو ضرور ہے کہ قبول خاوند کا مجلس میں ہو اگر اختلاف مجلس قبول

کر لیا تو صحیح نہ ہوگا۔ اور جب ایجاب شوہر کیطرف سے ہو تو قبول زوجہ کا مقید مجلس زوج نہیں  
یعنی خلع کو دریافت کرنا

**مسئلہ (۲۹۸)** واسطے صحت قبول خلع کے عورت  
کا معنی خلع کو دریافت کرنا ضرور ہے۔  
**خلع بعوض مال و بلا عوض** **مسئلہ (۲۹۹)** خلع بدون مال اور بعوض مال دونوں



طرح پر صحیح ہے خواہ کسی جانب سے ہو اگر خلع بعوض مال غیر متقوم کے کرے  
(جیسے شور و شراب وغیرہ) تو طلاق بائن واقع ہوگی بلفظ خلع اور اورا لفظا سے  
طلاق رجعی واقع ہوگی اور دونوں صورتوں میں طلاق کا واقع ہونا مفت ہوگا بوجہ  
باطل ہونے بدل کے۔

**مسئلہ (۳۰۰)** عورت نے کما مجھ سے خلع کرنا  
ما تھ والی شے پر کر اور حالانکہ اس کے ہاتھ میں کچھ ہی نہیں تو وہ اگر مہر یا چکی  
ہو تو مرد کو پھر دے اور اگر مہور غلا ہو تو مرد کو سمجھ دینا لازم نہیں۔ اور اگر بچہ  
مال کے لفظ درم (یا روپیہ وغیرہ) بولے تو عورت کو تین درم دینا پڑینگے۔  
صغیرہ کے طرف سے **مسئلہ (۳۰۱)** اگر صغیرہ کے باپ نے اس کے مال  
باپ خلع کر سکتا ہے یا اس کے مہر کے عوض خلع کیا تو طلاق واقع ہوگی جبکہ صغیرہ  
تمیز دار ہو اور خلع قبول کرے اور مال دینا لازم نہ آئے گا صغیرہ یا اس کے باپ پر اس شرط  
کہ باپ کا خلع کرنا مال پر از قسم تبرع یعنی فعل غیر ضروری ہے اور اسی طرح اگر کبیرہ  
پیشی کے باپ نے خلع کیا تو طلاق واقع ہوگی اور مال دینا لازم نہ ہوگا الا جبکہ کبیرہ  
نے مال دینا قبول کر لیا ہو۔

**مسئلہ (۳۰۲)** صغیرہ خلع مان کی طرف سے بوجہ عدم  
ولایت صحیح نہیں ہے جتنا کہ مان اپنے اوپر عوض کے مال کو لازم نہ کرے۔  
صغیرہ پر خلع **مسئلہ (۳۰۳)** صغیرہ کے مان باپ دونوں صغیرہ  
کے خلع کے مجاز نہیں خواہ اپنے مال سے کریں یا اس کے مال سے اس لئے  
کہ جب صغیرہ طلاق کا مالک نہیں تو مان یا باپ اس کے نائب ہی نہیں ہو سکتے۔  
نادان عورت کا خلع کرنا **مسئلہ (۳۰۴)** نادان عورت نے (یعنی جو امور  
دنیاوی میں نادان ہے) بعوض اپنے مہر یا مال کے خلع کیا تو وہ مطلقہ  
ہوگی لیکن اس کو مال دینا لازم نہ ہوگا۔

**مسئلہ (۳۰۵)** اگر باپ نے صغیرہ یا نادان  
صغیرہ کا خلع بدستور ہوگا  
کا خلع کیا مال پر خود ضامن ہو کے یعنی دینا اپنے لئے لازم کیا نہ صغیرہ کی طرف سے  
کیفیل ہو کر تو صحیح ہوگا بدون سقوط مہر صغیرہ کے اور باپ کو مال دینا لازم



ہوگا سقوط مہرا سئلے ہوں گا کہ مہر باپ کی ولایت میں داخل نہیں۔

**مسئلہ (۳۰۶)** حیلہ سقوط مہر کا یہ ہے کہ زوج اور باپ عوض خلع کا اجنبی پر ٹھرا دیں بقدر مہر کے اور اجنبی یوں کہے کہ بدلا خلع کا دنیا مجھ پر لازم ہوا پھر زوج بدل خلع کا حوالہ کرے اور سکو جسکو زوج سے مہر لینے کی ولایت ہے (یعنی باپ کو) اور زوج صغیرہ کے باپ سے کہے کہ تو فلاں اجنبی سے اپنے صغیرہ کا مہر لے تو اس تدبیر سے صغیرہ کا مہر زوج سے ماقط ہوگا۔

**مسئلہ (۳۰۷)** خلع بلا ذکر مال کر لیا اور زوجہ نے قبول کر لیا مگر دونوں میں سے کسی نے کچھ مال کا ذکر نہ کیا تو عورت مطلقہ ہوگی بسبب پائے جانے ایجاب و قبول کے اور زوج بری الذمہ ہو جائے گا مہر موجب سے (اگر ہنوز ندیا گیا ہو) اور اگر ادا کر دیا ہو تو عورت سے پسیر لے سکتا ہے۔

**مسئلہ (۳۰۸)** خلع بیمار عورت کا خلع معتبر ہے بقدر اس کے تہائی مال کی اسئلے کہ بیماری میں خلع ہر تع ہے اور ہر تع صحیح نہیں ہے مگر تہائی مال سے تو وراثت اور ثلث میں جو کمتر ہوگا وہ زوج کو ملیگا۔ یعنی اگر زوج کی ارث کم ہے ثلث سے تو ارث پائیگا اور اگر ثلث ارث سے کم ہے تو ثلث پائیگا اور یہ جب ہے کہ عورت عدت میں مر گئی ہو اگر بعد عدت کے مر گئی یا بعد خلع قبل الدخول مر گئی تو زوج بدل خلع کا پائیگا اگر بدل خلع کمتر ہو ثلث کا اور اگر بدل ثلث سے کم نہ ہو تو بدل ہی پائیگا۔

## ظہار کا بیان

**تعریف ظہار** **مسئلہ (۳۰۹)** جب مرد اپنی زوجہ کو یا اوس چیز کو کہ جیسے زوجہ کہ سکتی ہیں یا اوس کے کسی عضو شائع کو ساتھ اعضائے نیچے

محارم ابدیہ کی خواہ رضاعی ہوں یا نسبی یا باعث بہار مصاہرت کے ہوں تشبیہ دے تو اسے ظہار کہتے ہیں (جیسے یون کہنا کہ تو مجھ پر ایسی ہے جیسے بہت یا شکم میری مان یا پھوپھی کے لیکن اگر تشبیہ نہ دے بلکہ صرف یون کہے کہ تو میری مان یا بیٹی یا بہن وغیرہ کے مثل ہے تو ظہار ہوگا بدون نیت کے۔

عورت کی طہر سے ظہار **مسئلہ (۳۱۰)** عورت کا ظہار کو نامرد سے لغو ہے پس اگر عورت مرد کو الفاظ مذکورہ کہے تو کچھ نہیں ہوگا۔

ظہار کا اثر **مسئلہ (۳۱۱)** جب ظہار ثابت ہو تو اس عورت سے وطی اور لوازم وطی ناجائز ہیں چنانکہ کفارہ نہ دے۔

بائشہ اعضا محبت نیت **مسئلہ (۳۱۲)** صحیح ہے نیت ظہار کی اس قول سے ہی کہ تو میرے نزدیک ایسی ہے جیسے میری مان اس لئے ظہار

کہ جب کل مان سے تشبیہ دے تو اوسمیں اس کے بہت و شکم وغیرہ اعضا بھی داخل ہیں۔

ظہار قبل از نکاح **مسئلہ (۳۱۳)** صحیح ہے ظہار قبل از نکاح ہی بتعلیق نکاح کے جیسے یون کہنا کہ اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری مان کی بیٹھ

ظہار بعد وقت میں کے ساقط **مسئلہ (۳۱۴)** جب عہد نے ظہار کو کسی وقت میں مقرر کر دیا تو ظہار وقت معین کے گزرنے پر ساقط ہو جائیگا مثلاً ایک مہینے کے لئے ظہار کیا تو اگر مہینے کے اندر وطی کر لیا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعد گزرنے مہینے کے کفارہ ساقط ہوگا۔

نیت زوج کا اعتبار **مسئلہ (۳۱۵)** اس قول سے کہ تو مجھ پر حرام ہے مثل میری مان کے جو نیت (طلاق یا ظہار کے) کر لیا صحیح ہے اور اگر کچھ نیت نکاح

لے محارم ابدیہ وہ جو مرد پر ہمیشہ حرام ہیں جیسے وصف مادری و خواہری سے کہ اسکو کسی ذوال محن نہیں لے کفارہ ظہار غلام آزاد کرنا یا ساٹھ دن کے روزہ یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھانا ہے اگر بدون ادائی کفارہ ہو گیا تو گناہ مر لگا۔

لے محارم ابدیہ وہ جو مرد پر ہمیشہ حرام ہیں جیسے وصف مادری و خواہری سے کہ اسکو کسی ذوال محن نہیں لے کفارہ ظہار غلام آزاد کرنا یا ساٹھ دن کے روزہ یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھانا ہے اگر بدون ادائی کفارہ ہو گیا تو گناہ مر لگا۔

تو طہار واقع ہوگا۔

**مسئلہ (۳۱۶)** اگر زوج نے زوجہ سے کہا کہ تو  
مجھ پر ایسی ہے جیسے شراب اور سور اور غیبت اور زنا اور خلع و زنی اور رشوت  
اور مسلمان کا قتل کرنا پس اگر اس قول سے زوج نے طلاق کی نیت کی ہے  
تو طلاق ہوگی اور طہار کی نیت کی ہوگی تو طہار واقع ہوگا۔

**طہار صریح** **مسئلہ (۳۱۷)** مرد کا اپنی عورت سے یہ کہنا  
کہ تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی بیٹہ تو بدو ن نیت کے طہار ثابت ہوگا  
اور اگر اس قول سے طلاق یا ایلاء کا قصد کیا ہو تو یہ لغو ہے۔

## لعان کا بیان

**لعان کے معنی اور تعریف** **مسئلہ (۳۱۸)** لعان شرع میں اون چار گواہوں سے  
مراد ہے جو زوجین کے درمیان مثل گواہیوں زنا کے موکہ مستحکم قسموں سے  
ہوں اور پانچویں گواہی مرد کہتا ہے لفظ لعنت کے اور عورت کی پانچویں گواہی ساتھ  
لفظ غضب کے ہو۔

**شرط لعان** **مسئلہ (۳۱۹)** شرط لعان قیام زوجیت اور  
صحت نکاح ہے (یعنی بوقت لعان زوجین میں نکاح صحیح قائم ہو)

**سبب لعان** **مسئلہ (۳۲۰)** سبب لعان ہمت لگانا ہے  
مرد کا اپنی زوجہ کو۔ ایسی ہمت کہ اگر بیگانی عورت پر ایسی ہمت لگا دے  
تو مرد پر حد واجب ہو نیز حرہ مسلمان پاکہ امن عورت کو حرام کاری سے  
منسوب کرنا)

**رکن لعان** **مسئلہ (۳۲۱)** لعان کا رکن گواہیان ہیں

جو موکہ بقسم و لعن ہوں۔  
**حکم لعان** **مسئلہ (۳۲۲)** لعان کا حکم حرمت وطنی اور  
استمتاع ہے بعد باہم لعنت کرنے کے (یعنی لعان کے بعد وطنی اور مساس

حرام ہے اگرچہ حاکم نے ہنور حکم جدائی کا ندیا ہو اور احکام لعان سے وجوب تفریق اور واقع ہونا طلاق باین کا بعد تفریق کے اور نفقہ و سکنتی تا حدت ہی ہے۔ مگر تفریق بلا حکم حاکم برضا مندی ہی جائز ہوگی۔

**اہلیت لعان** **مسئلہ (۳۳۳)** جو شخص کہ مسلمان پر گواہی دینے کا حجاز ہو وہ لعان کا ہی حجاز ہے یعنی عاقل اور بالغ حر مسلمان لعان کا حجاز ہے بشرطیکہ وہ کسی زنا کی سزائے شرعی نہ بگت چکا ہو یا گولگانہ ہو۔

**صورت لعان** **مسئلہ (۳۳۴)** صورت لعان کی یہ ہے کہ جب شوہر اپنی زوجہ پاک دامن کو زنا کا اتمام لگائے اور وہ عورت منکر ہو زنا سے تو زوج چار بار یون کہے کہ میں اللہ کے نام پر گواہی دیتا ہوں کہ میں سچا ہوں زوجہ کو زنا کی طرف منسوب کر نہیں اور یا بخون بار کہے کہ خدا کی لعنت مجھ پر اگر میں جھوٹا ہوں اس کے زنا کے طرف منسوب کر نہیں اور بار عورت کی طرف اشارہ کرتا جائے اسکے بعد عورت چار بار یون کہے کہ زوج جھوٹا ہے میری طرف زنا کی نسبت کر نہیں اور یا بخون کہے کہ اس کا غضب مجھ پر مرد سچا ہو میری طرف زنا کو منسوب کرتے ہیں۔

**اثبات لعان** **مسئلہ (۳۳۵)** بعد تمت طلب لعان عورت کی طرف سے شرط ہے کیونکہ وہ اس کا حق ہے پس اگر مرد لعان سے انکار کرے گا تو مستوجب سزائے شرعی کا ہوگا اس طرح اگر عورت بعد لعان مرد کے انکار کرے تو وہ بھی مستوجب سزائے شرعی ہوگی مگر ضروری ہے کہ اول مرد لعان کرے اور بعد عورت۔ اگر بعد تفریق یا قبل تفریق حکم حاکم بعد لعان کے خاوند نے اپنے بیان کی تکذیب کی تو اسکو تمت زنا کی سزائے شرعی دی جائیگی اور خاوند کو اس سے نکاح جائز ہوگا۔

**اہلیت لعان کے روال** **مسئلہ (۳۳۶)** اگر بعد لعان قبل تفریق کے اہلیت لعان کی زائل ہو گئی تو اگر روال اہلیت کا ایسی چیز سے ہوا ہے کہ اسکا دور ہونا ممکن ہے (جیسے جنون) تو حاکم دونوں کو جدا کر دے اور اگر اہلیت لعان کے روال کا زائل ہونا غیر ممکن ہو (جیسے زوجین میں

سے کوئی گولگا ہو گیا یا اوپر سترائے تہمت زنا کسی اور مقدمہ میں پڑی ہو تو حاکم  
تفریق کرے بوجہ باقی نہ رہے اہلیت لعان کے۔

بعد لعان کی نکاح جائز **مسئلہ (۳۲۷)** زوج کو اپنی زوجہ سے نکاح کر لینا  
بعد لعان کے جائز ہے جبکہ دونوں ایک اہلیت لعان سے نکل جاوے۔

لعان بوجہ نفی حل یا **مسئلہ (۳۲۸)** لعان واقع نہیں ہوتا حمل کے نفی  
نسب کے کرنے سے سبب نہ مییقن ہونے حمل کے نزدیک قذف  
کے لیکن اگر مرد زندہ لڑکے کی مبارک آباد کے وقت اس کے نسب کی نفی  
کرے تو صحیح ہے اور اگر لڑکا اس کے غیبت میں پیدا ہو تو وقت علم سے سات  
دن تک نفی صحیح ہے۔ مگر صاحبین کے نزدیک ۴ دن تک نفی صحیح ہے۔

بعد اثبات نفی نہیں ہوتی **مسئلہ (۳۲۹)** جبکہ لعان کسی وجہ سے ساقط ہو  
یا نسب ثابت ہو جائے ایک بار کے اقرار سے یا حکم قاضی سے تو پھر اس کا نسب  
کبھی نفی نہیں ہو سکتا۔

دوسرے پر حد پڑی ہے **مسئلہ (۳۳۰)** اگر زوج نے ولد زوجہ کی نفی کی  
نسب کی نفی نہیں ہوتی اور منہوز لعان نہیں کیا تا کہ ایک اجنبی نے اس عورت  
کو عیب لگایا کہ یہ لڑکا اس زوج کا نہیں ہے بعد دریافت اجنبی کو سترائے  
تہمت زنا دی گئی تو البتہ نسب و لثام ثابت ہوگا زوج سے اور پھر نفی ہوسکے گی  
اس لئے کہ بعد حکم قاضی کے۔ (اجنبی کے حد پر) نسب قہماً ثابت ہو گیا۔

کب لعان ساقط ہوگا **مسئلہ (۳۳۱)** شاہد قذف کی موت  
یا اس کے غائب ہونے سے لعان ساقط ہو جاتا ہے۔

## عین عسیرہ کا بیان

عین کی تعریف **مسئلہ (۳۳۲)** شرع میں عین اس کے معنی

بیعت مبارکباد سات دن میں بلحاظ ایام عقیقہ و عادت خلق کے ۷۰ نامرد۔

جو اپنی زوجہ کے جماع فرج پر قادر نہ ہو اور غیر عینین میں خصی اور خشی مشکل اور محبوب اور شکا زدا خل بین۔

**مسئلہ (۳۳۳)** اگر زوجہ اپنی زوج کو عینین پائے بصورت عینین ہو زوج کے زوجہ فریق کر سکتی ہے جو سب بیماری یا اثر پائے وغیرہ یا خصی ہو نیکی (یعنی بوجہ آلہ شناسل کو ایستادگی ہو نیکی)۔ جماع پر قادر نہ ہو تو وہ تفریق کا مطالبہ کر سکتی ہے اور ایک طلاق کے ساتھ عورت بائینہ ہو جائیگی اور اگر خلوت کی ہو کل مہر ملے گا اور عدت واجب ہوگی۔

**مسئلہ (۳۳۴)** اگر زوج محبوب یعنی مقطوع الذکر محبوب سے جدائی ہو تو عورت کی درخواست پر حاکم تفریق کرادے بشرطیکہ عورت حشرہ بالغہ ہو اور قبل نکاح زوج کا حال نجاستی ہو یا بعد نکاح اس حال پر راضی ہو گئی ہو اگر عورت صغیرہ ہو تو مالموع تفریق ہوگی۔ یہ بھی شرط ہے کہ عورت کی شرم گاہ میں ہڈی یا گوشت وغیرہ مانع جماع نہ ہو کہ اس صورت میں اس کو طلب فرقت کا حق نہ ہوگا۔

**مسئلہ (۳۳۵)** لونڈی کو طلب فرقت کا اختیار نہیں ہے بلکہ اس کے مالک کو ہے۔

**مسئلہ (۳۳۶)** اگر عورت سے کم سے کم ایک بار بھی جماع کر نیکی بعد زوج مقطوع الذکر یا عینین ہو جائے تو تفریق نہ کی جائیگی۔ اگر بعد تفریق گواہ اس امر کا گواہی دین کہ عورت نے قبل تفریق ایک بار جماع کا اقرار کیا تھا تو تفریق باطل ہوگی۔

**مسئلہ (۳۳۷)** عینین یا خصی وغیرہ کے لئے مدت واسطے عینین وغیرہ ایک سال (قری) مقرر کی جائیگی اور شمار سیاد وقت خصیت و نالش سے ہوگا مگر جبکہ زوج لڑکا ہو تو بعد بلوغ کے اور اگر بیار ہو تو بعد صحت کے اور اگر محرم ہو تو بعد تمام ہونے احرام کے حساب سال کا شروع ہوگا۔

**مسئلہ (۳۳۸)** اگر ایک سال کے اندر خصی یا عینین نے ایک سال کے اندر وطی کرنے و مکونے کا اثر

نہ ہو عدم قدرت ہو بہر صورت زوج کے ہر خصی وہ چکر آتھنا سل ہوا و نوطنون سے شکار وہ ہو جو عورت کو کہنے سے مشرل ہو جائے پھر اگر تھنا سل کو ایستادگی نہ ہو تو مدت احرام چھین۔

جگہ زوجہ کا چلے غائب ہو گیا۔  
معلوم ہوا تو حق فرقت  
زوجہ کو نہیں رہا۔  
سے جدا ہو چکی تھی نکاح کیا تو عورت کو بعد نکاح جبائی کا اختیار نہیں (یعنی نہ زوجہ  
اول کو نہ زوجہ ثانی کو)

عدت کی تعریف | **مسئلہ (۳۴)** | عدت اوس انتظار کا نام ہے جو عورت کو بعد طلاق یا شوہر کی موت کے کرنا لازم ہے۔

عادت طلاق کی مدت (۱۴۴۸) جس عورت کو بعد خلوت طلاق دیا جائے (خواہ رجب یا بائن) یا تسخیر نکاح ہو بوجہ خیار بلوغ یا تقبیل وغیرہ اور عورت حرام ہو تو اگر اس کو حیض آتا ہو تو تین حیض کامل تک اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے تک عادت واجب ہوگی لیکن اگر حیض تین طلاق دیا جائے تو وہ حیض محسوب نہوگا۔

نکاح ہائے عدت (۳۴۲) جس ام ولد کا کہ مولیٰ مرگیا یا اس کو آزاد کر دیا اور جس عورت سے وطی کی کسی شخص نے اپنی بی بی جا کر یا نکاح نامہ سے مثل نکاح متعہ و موقت کے اور خاوند مرگیا یا اون میں فرقت ہو گئی تو سہی وہی تین حیض یا تین مہینے (جیسی صورت ہو) عادت ہوگی۔

موت کی عدت | مسئلہ (۳۴۳) اگر حشرہ کا خاوند مر گیا (خواہ وہ میٹھو ہو یا کبیرہ) مدخلہ ہو یا غیر مدخلہ حائضہ ہو یا غیر حائضہ مسلمان ہو یا کتباہیہ (عدت اوسکے چار مہینے دس دن ہے۔

۱۵ مسئلہ (۱۰۳) ملاحظہ طلب -

**سُئلہ (۳۴۴) عدت لونڈی کی** حُرّہ سے نصف ہے پس طلاق وفسخ نکاح میں اگر وہ صاحب حیض ہو تو دو حیض اور اگر وہ صاحب حیض نہ ہو تو دیر مہینا اور اسی طرح دو مہینے پانچ دن واسطے موت کے اسکے لئے عدت مقرر ہے۔

**سُئلہ (۳۴۵) دو بھائیوں کا نکاح** دو بھائیوں سے باہم تبدیل ہو جانا اور امام صاحب علم عجیب آخر شمس صبح کو یہ حال معلوم ہوا۔ علمائے فتویٰ دیا کہ ہر عورت پر عدت لازم ہے اور ہر بھائی پر مہر مثل دینا واجب ہے بوجہ وطنی یا شہبہ کے اور بعد عدت ہر عورت اپنی اپنی زوج کے پاس جا سکتی ہے امام اعظم نے فرمایا کہ اگر دونوں بھائی ابھی اپنی بدخولہ پر رضامند ہوں تو بہت آسانی سے تصفیہ ممکن ہے وہ رضامند ہوئے تب امام نے فرمایا کہ ہر مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور اپنی ہم بستر عورت سے نکاح کرے تو چونکہ طلاق قبل دخول ہے عدت لازم نہ ہوگی چنانچہ اسپر سب علماء نے اتفاق کیا۔

**سُئلہ (۳۴۶) عدت زوجه فار کی واسطے طلاق بائن** زوجه فار کی عدت کے بعد الاجلین ہے اور واسطے طلاق رجعی کے عدت وفات ہے۔

**سُئلہ (۳۴۷) طہر کا اندازہ جبکہ حیض** دراز ہو جائے اور واسطے طلاق رجعی کے عدت وفات ہے۔ یعنی ہمیشہ خون اور حیض کی عادت بھول جائے تو اس کے طہر کا اندازہ دو مہینے ہے پس اس حساب سے کل عدت اس کی سات مہینے ہیں یعنی چھ مہینے طہر کے (یعنی طہر دو مہینے کے حساب سے) اور ایک مہینا حیض (یعنی حیض دس دن کے حساب سے)

**سُئلہ (۳۴۸) عدت بعد الاجلین** پانچ صورتوں میں ہوتی ہے پہلی صورت فار کی عورت کی یہ جس کا بیان ہو چکا کی صورتیں۔

۱۔ یعنی اگر عدت طلاق کی گزر گئی تو موت کی عدت تک اور اگر موت کی عدت گزر جائے تو طلاق کی عدت گزر جانے تک ٹھہرے۔



۱۔ دوسری صورت یہ ہے کہ زوج کی دو عورتیں ہیں اور سنے ایک کو معین کر کے طلاق دی (مگر دونوں سے وہ وطی کر چکا ہے اور دونو حیض والی ہیں) پھر زوج مر گیا اور یاد نہ رہا کہ دونوں میں سے مطلقہ کون ہے تو ہر عورت پر عدت ابعدا جلیین واجب ہے۔

۲۔ تیسری صورت یہ ہے کہ ایک کو صحت میں تین بار طلاق دی بلا تعین پھر زوج مر گیا تو ہر عورت پر ابعدا جلیین عدت واجب ہوگی۔

۳۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ ایک کو بلا تعین طلاق دی صحت میں پھر مرض الموت میں کما کہ فلان کو طلاق دی اور قبل انقضائے عدت مر گیا تو مطلقہ پر ابعدا جلیین عدت واجب ہوگی۔

۴۔ پانچویں صورت یہ ہے کہ جب ام ولد کا مولیٰ اور زوج مر جائیں اور معلوم نہ ہو کہ کون پہلے مرا تو عدت ابعدا جلیین واجب ہوگی۔

دوبارہ عدت **مسئلہ (۳۴۹)** جب عدت والی عورت سے شبہ میں وطی ہو گئی (اگرچہ طلاق دینے والے زوج ہی نے وطی کی ہو) یا نکاح صحیح کر کے پھر طلاق دی ہو تو معتدہ پر دوسری عدت بھی واجب ہوگی۔

عدت کی ابتداء اور انتہا **مسئلہ (۳۵۰)** عدت بعد موت یا طلاق یا فسخ کے فوراً شروع ہو جاتی ہے اور بعد میعاد معینہ کے ختم ہو جاتی ہے گو عورت کو طلاق یا موت کا علم نہ ہو اس لئے کہ عدت ایک مدت معینہ کا نام ہے اور اس کے گزر جانیکا علم شرط نہیں۔

آئسہ عورت کی عدت **مسئلہ (۳۵۱)** اگر عورت عائشہ کو اس کے خاوند نے طلاق دی ہو تب تک اس سے عدت کرنا لازم ہے اور اگر قبل گزرنے تین مہینے کے خون حیض کا ہوا تو پھر عدت حیضوں سے شروع کرے اس طرح غیر آئسہ نے حیضوں سے عدت شروع کی تھی اور ایک یا دو حیض کے بعد آئسہ ہو گئی تو اس سے مہینوں سے عدت شروع کرنا ضرور ہے اور جو زمانہ کہ ظہر یا حیض کا گزر گیا ہے وہ محبوب نہ ہوگا۔

۱۔ جو سن ایس میں ہو اور خون بند ہو گیا ہو لیکن صغیرہ تیس برس کی ہو جائے اور اس کو حیض نہ آئے تو اس پر ایس کا حکم کیا جائیگا۔

نکاح فاسد و طلاق

مخفی کی مدت

سُئلہ (۳۵۲) طلاق مخفی میں وقت ثبوت و ظہور  
طلاق سے اور نکاح فاسد میں بعد تفریق بحکم حاکم یا بعد تشریکت  
کے عدت شروع ہوگی۔

دوبارہ عدت

سُئلہ (۳۵۳) جبکہ ایک مرتبہ نکاح کر کے بعد وطی

طلاق دیجائے (تو گو وہ نکاح فاسد ہی کیون نہ ہو)۔ دوبارہ نکاح کر کے طلاق  
دینے سے عورت پر دوسری عدت واجب ہوگی اور نکاح اہل کی وطی قائم مقام نکاح ثانی کی ٹہنی کرے گی۔

سُئلہ (۳۵۴) عدت نہیں اگر نکاح کرے کوئی مرد

کر بیسے دوسری عدت غیر کی مشکوہ سے اور وطی کرے اوس سے غیر کی مشکوہ لیکن بچاؤ

اسکے جبکہ زوج ثانی کو معلوم نہ ہو کہ یہ عورت غیر کی مشکوہ ہے اور وہ ناستہ نکاح  
اور وطی کرے تو اس وقت عورت زوج اول پر اس وقت تک حرام ہوگی جب تک کہ عدت  
نکاح ثانی کی گذر نہ جائے اور زوج پر عدت کا نفقہ واجب نہیں۔

## ثبوت نسب کا بیان

سُئلہ (۳۵۵) مدت حمل کے زیادہ تر دو سال او

کثر مدت زیادہ تر دو سال او

حمل کی کیا ہے۔ کثر مدت چھ مہینے ہے۔ پس معتدہ رجعی کر ولد کا نسب ثابت ہوگا۔

(جبکہ عدت اوسکی مہینوں کے حساب سے ہو سبب امایس کے) اگر چہ معتدہ رجعی دو برس

سے زیادہ میں جنے حتی کہ بعد دس بارہ سال کے جنے تب بھی نسب ثابت ہوگا سبب

احتمال دراز ہونے اوسکے طہر کے اور با احتمال اوسکے حاملہ ہونیکے عدت میں کیونکہ احتمال

ہے کہ اتنے عرصہ تک اوسکو طہر رہا ہو حیض نہ آیا ہو اور بوجہ طہر کے عدت قائم رہی

ہو اور اسی عدت میں زوج نے وطی کی ہو اور حمل رہ گیا ہو۔

سُئلہ (۳۵۶) اگر دو برس میں لڑکا پیدا ہوا ہو تو

کب ولادت ثابت النسب ہوگا اور کب نہیں وہ زوج کی کھٹری لگا اور زیادہ دو سال کے ولادت سے اوس

۱۰ یعنی ترک کرنا۔ یعنی زوج زوجہ کی ترک وطی پر قصد کرے۔

صورت میں ولد ثابت النسب ہوگا جبکہ عورت انقضائے عدت کا اقرار نہ کر چکی ہو اور جبکہ مدت انقضائے عدت کے متحمل ہو تو اگر طلاق سے آٹھ مہینے کے بعد جنے اور پھلے انقضائے عدت کا طلاق سے ساٹھ دن کے بعد اقرار کر چکی ہو۔ تو ولد ثابت النسب نہ ہوگا اس واسطے کہ اقل مدت حمل چھ مہینے اور اقل مدت عدت (بقول امام صاحب) ساٹھ دن ہے تو آٹھ مہینے انقضائے عدت اور حدوت حمل اور تولد کے متحمل ہیں اور اگر انقضائے عدت کے اقرار کی وقت سے چھ مہینے سے کمتر مدت میں جنے تو ولد ثابت النسب ہوگا اس واسطے کہ مدت انقضائے عدت کی متحمل نہیں پس عورت کی تکذیب کجا نیگی کیونکہ چھ مہینے سے کمتر مدت میں لڑکا پیدا نہیں ہو سکتا تو معلوم ہوا کہ عین عدت میں حمل رہا تھا۔

**مسئلہ (۳۵۷)** ثبوت نسب کے لئے نکاح فاسد اور صحیح کے برابر ہونا  
نکاح صحیح دو نون برابر ہیں۔

**مسئلہ (۳۵۸)** اگر مطلقہ رجعی طلاق سے دو سال سے زیادہ یا پورے دو سال میں جنے تو یہ ولادت حجت کا ثابت ہونا۔

ہوگی۔ بسبب حمل رہنے کے عدت میں اگر دو سال سے کم میں جنے تب بھی ولد کا نسب ثابت ہوگا زوج سے مگر رجعت نہ ہوگی۔ اور مطلقہ بائنہ اور مطلقہ ثلثہ اور مختلفہ جو لڑکا دو سال کی مدت سے کم میں جنے تو اس کا نسب زوج سے ثابت ہوگا کیونکہ یہ احتمال ہے کہ وقت طلاق کے حمل موجود ہو۔

**مسئلہ (۳۵۹)** ولد متبوتہ پورے دو سال کے دعوے زوج سے ثابت النسب ہونا۔

ولادت سے ثابت النسب نہ ہوگا مگر زوج کے دعوے سے البتہ نسب ثابت ہوگا اس لئے کہ زوج نے اپنے اوپر خود لازم کر لیا اور اس سے شبہ عقد کا بھی ہے۔

**مسئلہ (۳۶۰)** متبوتہ دو لڑکے ایک ہی حمل سے نسب جیکہ ایک دو سال اس طرح جنے کہ ایک دو برس کے اندر اور دوسرا دو برس کے بعد تو دو نون ثابت النسب قرار دے جائیں گے۔

کم ترین دوسرا اول کے بعد ہوگا۔

۱۰ جسکو طلاق بت دی گئی ہو یعنی بائنہ و خیر۔

**مسئلہ (۳۶۱)** ثابت ہے نسب مراہقہ مطلقہ کے ولد کا اگرچہ طلاق رجعی ہو مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ مگر بشرط یہ ہے کہ مراہقہ کمتر سے کمتر مدت میں جنے پاوے اپنے انفقائے عدت کا اقرار نہ کیا ہو۔

**مسئلہ (۳۶۲)** مراہقہ غیر مفرہ کا ولد ثابت النسب ہے جسے بعد طلاق کے چھیننے کے اندر بنے اگر پورے چھینے یا زیادہ بن جسے تو نسب ثابت نہوگا۔

**مسئلہ (۳۶۳)** معتدہ موت کے ولد کا نسب زوج سے ثابت ہوتا ہے جبکہ معتدہ ابتدائی موت سے دو سال سے کم میں جنے بشرطیکہ کبیرہ ہو اگرچہ مدخولہ نہواے کہ فراش عقد سے ثابت ہوتا ہے نہ دخول اور اجتماع زوجین سے۔ اگر معتدہ موت صغیرہ ہو اور دس مہینے دس دن سے کمتر میں جنے تو نسب ثابت ہوگا اس واسطے کہ اس سے ثابت ہوا کہ حمل قبل انفقائے عدت وفات موجود تھا۔ اور عدت موت میں السہ اور حائضہ دونوں برابر ہیں اسلئے کہ عدت موت کی مہینوں کے حساب سے ہے نہ حیضوں کے حساب سے۔

**مسئلہ (۳۶۴)** جس عورت نے اپنی انفقائے مفرہ کی ولد کا نسب عدت کا اقرار کیا ہو اسکی ولد کے ثبوت نسب میں دو شرطیں ہیں۔ سب سے پہلے کہ چھ مہینے سے کمتر مدت میں جنے وقت اقرار سے سب سے زیادہ کہ وقت فراق سے دو سال سے کمتر مدت میں جنے تو اگر دو سال سے زیادہ میں جنے گو وقت اقرار سے چھ مہینے کے اندر ہو دلثابت النسب نہوگا۔

**مسئلہ (۳۶۵)** ایک شخص نے ایک لڑکے کو کہا کہ یہ میرا لڑکا ہے اور مقرر کیا اور لڑکیکی ماں نے جسکی حیات اصلی اور اسلام اور لڑکیکی ماں ہونا مشہور ہے کہا کہ میں مقرر کی عورت ہوں اور یہ لڑکا اوسکا بیٹا ہے تو یہ دونوں وارث ہوں مگر بشرط یہ ہے کہ مقرر کی اتنی عمر ہو کہ وہ لڑکا اوس

سے مراہقہ اوس لڑکے کو کہتے ہیں کہ جو دوس کے لائق ہو مگر ثنیان بلوغ کی ہنوز ظاہر نہ ہوں۔  
تو کمتر مدت چھ مہینے ہے۔

سے پیدا ہو سکتا ہو اور لڑکا معروف النسب ہو اور مرد کی تکذیر بچانہ کرے۔  
 مرد غائب کی زوجہ کا نکاح کرے (۳۶۶) اگر مرد غائب ہو اور اسکی عورت کو موت یا طلاق زوج کی خبر پہنچی اور وہ بعد عدت زوج ثانی سے نکاح کرے یا عورت بدون خبر سننے سے موت یا طلاق کا دعوے کر کے بعد عدت نکاح ثانی کر لے اور پورے چھ مہینے کے بعد زوج ثانی سے اولاد ہو اور پھر زوج اول آئے تو اولاد زوج ثانی کی ہوگی اور چھ مہینے سے کمتر مدت میں اولاد ہو تو زوج اول کی ہوگی زوج ثانی کے ثبوت نسب میں یہ ضرور ہے کہ پورے چھ مہینے یا زیادہ مدت میں ولادت ہو (یہاں نقطہ اولاً سے بحث ہے نہ عورت سے اسلئے بالاتفاق عورت شوہر اول کو ایسی صورت میں دلائی جائیگی۔

## حضانہ کا بیان

تعریف حضانہ (۳۶۷) حضانہ حق پرورش و تربیت اولاد کو کہتے ہیں حضانہ ایک قسم کی ولایت سمجھی گئی ہے پس چلو اپنی ذات پر ولایت نہیں (جیسے لونڈی وغیرہ) تو انکو حق حضانہ ہی نہیں ہے۔

شترائط حضانہ (۳۶۸) حاضنہ کا حق - بالغہ - امینہ ہو نا شرط ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ وہ پرورش پر قادر ہو اور زوج اجنبی کے نکاح میں نہ رہے (اگر وہ ہو تو سوائے شترط آخر کے بقیہ شترائط کا اوس میں ہی ہونا ضرور ہے۔

حق پرورش کس کی ہے (۳۶۹) حق پرورش نسبی مان کو ہے اگرچہ وہ کتا بیہ یا جو سیہ ہو یا زوج سے اوس سے فرقت ہو گئی ہو لیکن مرتدہ مان کو اوس وقت تک حق پرورش نہیں جتنا کہ وہ پہرا سلام قبول نہ کرے (مان کے مجوسیہ ہونیکسی یہ صورت ہے کہ زوجین مجوسی تھے زوج مسلمان ہو گیا اور زوجہ

یعنی ولد کے غیر محرم سے نکاح نہ کیا ہو۔

موجبہ بھی رہی۔

**مسئلہ (۳۷۰)** اگر مان فاجرہ یا فاسقہ ہو یا نوکر گری  
نہیں ہے۔ یا لگانے کا پیشہ کرتی ہو یا مردہ شو یا دائی ہو یا غریبہ ہو یا صغیر  
کے غیر محرم سے نکاح کر لیا ہو یا وہ ایسے شخص کے پاس رہتی ہو جسکو صغیر سے بغض  
باکراہت ہے۔ تو اسے حق حضانہ نہیں ہے۔

**مسئلہ (۳۷۱)** جبکہ مان پرورش کرے  
تو عظمہ پرورش کر سکتی ہے۔ باپ کو نفقہ دینے کی مفدرت نہ ہو اور لڑکے کی پھوپھی  
مفت پرورش پر رضامند ہو تو مان سے کہا جائیگا کہ یا تو مفت پرورش کرے ورنہ  
پھوپھی کے حوالہ کرے۔

**مسئلہ (۳۷۲)** یتیم صغیر کی مان نے نکاح کر لیا ہو اور  
بدون صرف کے اسکی پرورش کا ارادہ کیا (یعنی مفت) اور صغیر کا  
جائگی گواہ نہ نکاح کر لیا ہو  
صغیر کی مان ہی کو دیا جائیگا تاکہ صغیر کا مال باقی رہے۔

**مسئلہ (۳۷۳)** جبکہ صغیر کی مان نے ابھی سے نکاح  
کر لیا اور لڑکے کی پرورش کی بعوض نفقہ کے درخواست کی اور صغیر کے چچا کا لڑکا  
مفت پرورش کرنے پر رضامند ہے اور صغیر کے اور کوئی حاضنہ سے ہی نہیں تو چچا کی لڑکی کو

**مسئلہ (۳۷۴)** جس عورت کو شرعاً حق حضانہ ہے  
اگر وہ انکار کرے تو اسے جبر نہیں کیا جاسکتا لیکن اگر حاضنہ متعین ہو جائے اسطرح  
کہ صغیر کسی کی چھاتی نہ لیتا ہو سوائے اس عورت کے یا صغیر کا باپ اور صغیر مالدار  
نہ ہوں کہ خادمہ تو کہ نہ رکھ سکیں تو ایسی صورت میں حاضنہ پر جبر کیا جائیگا۔

**مسئلہ (۳۷۵)** جبکہ حاضنہ صغیر کے باپ کی مشکو  
یا متعدہ نہ ہو تو اسکو تین۔ پینزین اجرت حضانت۔ اجرت رضاعت صغیر کا نفقہ

یعنی جسپر اطمینان نہ ہو۔

دنیا ضرور ہے اور اگر حاضنہ کے پاس مکان نہ ہو تو باپ کو ایام پرورش کے لئے مکان ہی دنیا ضرور ہے اسی طرح اگر صغیر خادم کا محتاج ہو تو خادم ہی دنیا ہوگا۔  
**مسئلہ (۳۶۷) ح** اگر مان مر جائے یا اپنے حق کو قسط مان کر بعد حق خفشت کس کو ہے۔

کر دے تو حق خفشت نانی کو ہے بہ ترتیب قرابت و اہلیت (اگرچہ نانی بعیدہ ہو جیسے مان کی نانی یا نانی کی نانی وغیرہ) اور نانی کے بعد دادی کو اوسطی طرح ہے بہ ترتیب (گو دادی بعیدہ ہو یا بچی بہن یا پھر دادی بہن کو پھر سگی بہن کی بیٹی کو پھر مادری بہن کی بیٹی کو پھر خالہ کو بہ ترتیب (یعنی پھلے سلی پھر مادری پھر سوتیلی) پھر سوتیلی بہن کی بیٹی کو پھر بیچون کو پھر بھو بھی کو پھر مان کی خالہ کو پھر باپ کی خالہ کو پھر مان کی پھو بھی کو پھر باپ کی پھو بھی کو (ان سب کو اسی ترتیب سے کہ پھر سگی پھر مادری پھر سوتیلی) ان کے بعد عصبیات راجال کو بہ ترتیب و راشت حق خفشت ہے (سوائے عصبہ فاسق اور بے ہوش کے کہ وہ مستحق خفشت نہیں) اور جبکہ عورات مذکورہ بالا اور عصبیات میں سے کوئی نہ ہو تو پھر ذوی الارحام بہ ترتیب میں جبکہ ایک درجہ کے چند عصبہ **مسئلہ (۳۶۸) ح** اگر ایک درجہ کے چند اشخاص مستحق تو حق خفشت کس کو ہے خفشت جمع ہون تو ان میں وہ جو پرہیزگار ہو مقدم ہے اگر اس میں سب برابر ہوں تو جو عمر میں زیادہ ہو وہ مستحق ہے اگر وہ ذوی الارحام ہوں تو جوان میں سے زیادہ تر صغیر کا کار ساز ہو وہ مقدم ہے پھر وہ جو متقی پھر جو عمر میں زیادہ ہو مگر خالہ او پر پھو بھی اور بامون کے بیٹوں کو حق پرورش نہیں ہے)

**مسئلہ (۳۶۸) ح** ایسی قرابت جہین محرمیت نہ اجنبی قرابت جہین محرمیت نہ ہو مثل اجنبی کے ہے کے برابر ہے بس اگر صغیر کی مان صغیر کے چچا کے بیٹے سے (جو غیر محرم ہے) نکاح کرے تو اس کا حق خفشت سا قسط ہو جائیگا۔ اور اسی طرح رضاعی رشتہ دار (جیسے رضاعی چچا - مامون - باپ وغیرہ) بغرض احکام خفشت مثل اجنبی کے ہیں۔ لیکن جو حق پرورش کہ بوجہ نکاح اجنبی کے سا قسط ہو جائے وہ فرقت زوج اجنبی سے (یعنی طلاق بائن سے) پھر عود کرتا ہے بوجہ دور جانے

بالغ کے۔

صغیر کی پرورش کا استحقاق | **مسئلہ (۳۷۹)** حاضنہ مان ہو یا کوئی اور عورت کس عمر تک ہے

نر ہے عورتوں کے پاس رہنے کی اور اس استغنا کی مدت سات سال ہے۔

صغیر کی پرورش کے استحقاق کا زمانہ | **مسئلہ (۳۸۰)** مان - نانی - وادی سپردہ کے رہنے میں زیادہ تر سزاوار ہیں جیتا تک کہ وہ بالغ ہو جائے خواہ بلوغ

حیض سے ہو یا احتلام سے۔ اور مان - نانی - وادی کے سوا اور حاضنہ جیسے خالہ

یا پھوپھی وغیرہ اس وقت تک پرورش کے احق ہیں جیتا کہ وہ مستہاۃ (یعنی لائق

شہوت) نہ ہو جائے ۹ سال کی لڑکی کے مستہاۃ ہونے پر فتویٰ ہے اور ۱۱ سال

کی لڑکی بالاتفاق علما مستہاۃ قرار پائی ہے۔

بعد نکاح خدیور پرورش حاضنہ | **مسئلہ (۳۸۱)** اگر صغیرہ کا نکاح ہو جائے تب بھی

۹ برس کی عمر تک اس کا حق حضانت حاضنہ کو رہتا ہے۔

بعد حفاظت حضانت خیر | **مسئلہ (۳۸۲)** جب مان کا حق حضانت ساقط ہو جائے

کی ان کا اس سے ملنا تو باپ پر جبر نکلیا جائیگا کہ صغیر کو مان کے دیکھنے کے لئے بھیجا کرے

لیکن اگر مان اسے دیکھنے آئے تو وہ روکی نہ جائے گی۔

## نفقہ کا بیان

نفقہ کی تعریف | **مسئلہ (۳۸۳)** نفقہ نفین میں اسکو کہتے ہیں کہ جسے

آدمی اپنے اہل و عیال پر صرف کرے اور اصطلاح فقہ میں نفقہ عبارت ہے طعام

اور لباس اور مکان سکونت سے اور عرف میں نفقہ فقط طعام ہی کو کہتے ہیں۔

وجہ نفقہ کے سبب | **مسئلہ (۳۸۴)** نفقہ تین سببوں سے واجب ہوتا ہے

۱۔ زوجہ ہونے سے ۲۔ قرابت سے ۳۔ مالک ہونے سے۔

۱۔ یعنی مردوں کے۔



زوجه کا نفقہ **مسئلہ (۳۸۵)** زوجه کا نفقہ واجب ہوتا ہے

نکاح صحیح سے (پس نکاح فاسد اس سے خارج ہو گیا)

وجوب نفقہ کے دلائل **مسئلہ (۳۸۶)** چونکہ زوجه زوج کے گھر میں مقید ہوتی  
عقلی و نقلی - ہے تلاش معاش کو نہیں جاسکتی اس لئے زوج پر اس کا نفقہ واجب

ہے یہ دلیل عقلی ہے اور دلیل نقلی (یعنی جو قرآن و حدیث و اجماع سے ثابت  
ہے یہ ہے کہ جو مجبوس ہو غیر کی منفعت کی واسطے تو اس غیر پر اس مجبوس کا  
نفقہ لازم ہوگا یہاں تک کہ وصی کا نفقہ میت کے مال سے واجب ہے جتنیک  
کہ وہ صغیر کے ہتھکڑیاں میں مصروف رہے۔

زوج صغیر کی زوجه کا نفقہ **مسئلہ (۳۸۷)** اگر زوج نہایت صغیر ہو تو نفقہ زوجه  
کا اس کے مال سے دلایا جائے گا نہ اس کے باپ کے مگر جبکہ باپ نفقہ کا ضامن ہوا  
ہو تب اس سے دلایا جائیگا۔

زوجه کا نفقہ کب واجب **مسئلہ (۳۸۸)** زوجه کا نفقہ زوج پر واجب ہے خواہ  
ہے اور کب نہیں - زوج محتاج ہو یا وطی برقرار نہ ہو اور زوجه محتاج ہو خواہ مالدار

مدخل ہو یا نہ ہو کا فرق نہ ہو خواہ مسئلہ کی غیر موافقی صغیرہ جو لائق وطی یا لائق تقبیل و مساس  
کے ہو لیکن اگر تقبیل و مساس کے لائق نہ ہو تو نفقہ اس کا واجب نہ ہوگا جیسا کہ بحالت صغیر  
ہونے زوج و زوجه کے نفقہ واجب نہیں ہوتا)

اس عورت کا نفقہ جو **مسئلہ (۳۸۹)** زوجه کا نفقہ واجب ہے اگرچہ وہ  
وطی نہ کرنے دے واسطے لینے کل یا بعض مہر معجل کے وطی برقرار نہ ہونے دیتی ہو

باتفاق خواہ مدخل ہو چکی ہو یا نہیں اگر تمام مہر موجل ہو تب بھی نفقہ ایسے انکار سے  
ساقط نہیں ہوتا۔ اسی طرح نفقہ زوجه کا واجب ہے اگرچہ زوجه اپنے باپ کے  
گھر میں ہو بشرطیکہ زوج نے مطالبہ نقل مکان کا کیا ہو اور مسائل میں اشتناع برقرار  
ہوتا ہو اور اگر زوجه باوجود بلائیکے زوج کے گھر نہ آتی ہو یا مسائل میں زوجیں ہزن  
خلوت نہ ہوتی ہو تو نفقہ واجب نہ ہوگا۔

مریضہ کو کب نفقہ ملے گا **مسئلہ (۳۹۰)** اگر زوجه زوج کے گھر میں بیمار ہو جائے  
اور کب نہیں - اور وہاں سے اپنے باپ کے گھر جائے اور پھر زوج بلائے تو

اگر وہ ایسی بیمار ہو کہ اوسکا آنا ڈولی و نیزہ میں ممکن نہ ہو تو نفقہ کی مستحق ہے اور اگر ڈولی وغیرہ یا کسی اور سواری پر سکی ہو اور نہ آخر تو اوسکا نفقہ لازم نہیں اور زوج پر زوجہ مریضہ کا علاج و اجرت طیب و فصد کی واجب نہیں۔  
**مسئلہ (۳۹۱)** گیارہ قسم کی عورتوں کا نفقہ اونسکے پر واجب نہیں زوج پر واجب نہیں ہے۔

۱۔ زوجہ مردہ کا۔ اوس عورت کا جس نے زوج کے بیٹے کا بوسہ لیا (اور یہی حکم ہے جمیع اصول و فروع کے تفصیل کے حائنین) ۲۔ منکوحہ نکاح فاسد کا ۳۔ منکوحہ غدت فاسد کا ۴۔ اوس لونڈی منکوحہ کا جسکے مالک نے اوسکے لئے علیحدہ مکان رہنے کو نہ دیا ہو۔ ۵۔ زوجہ صغیرہ کا جو وطی اور خدمت اور موافقت کے لائق نہیں۔ ۶۔ اوس زوجہ کا جو بلا عذر شرعی زوج کے گھر سے نکل گئی ہو ۷۔ اوس عورت کا جو کہ رات کو شوہر کے پاس رہے اور دن کو نہ رہے یا بالعکس اوسکے دن کو رہے اور رات کو نہ رہے۔ ۸۔ مریضہ کا جو نکاح کے بعد زوجہ بیماری زوج کے ساتھ اوسکے گھر نہ آ سکی ہو۔ ۹۔ زوجہ جو حج کو اپنے محرم کے ساتھ جائے نہ زوج کے گھر ۱۰۔ جس زوجہ کو کہ کسی نے جب راجحین لیا ہو یا وہ قیدی ہو۔

**مسئلہ (۳۹۲)** اگر کوئی شخص زوج کا قفل ہو اور نفقہ کی ضمانت دائمی کہا کہ ہر مہینے میں اس قدر نقد یا جنس دیا کرونگا تو یہ ضمانت دائمی ہے گو اوسنے لفظ ہمیشہ کا نہ کہا ہو۔

**مسئلہ (۳۹۳)** اگر زوج کا دین زوجہ پر ہو تو نفقہ نفقہ میں نہیں ہو سکتی اور دین زوجہ کا ملکہ باہم مجسمہ نہ ہون گے بدون رضامندی زوج کے اسلئے کہ نفقہ دین ضعیف ہے موت سے ساقط ہو جاتا ہے بخلاف اوردیون کے کہ وہ ساقط نہیں ہوتے۔

**مسئلہ (۳۹۴)** چونکہ ابراہم و ابراہیم کے نہیں ہوتا اور نفقہ بدون حکم یا تراضی طرفین کے دین نہیں ہوتا پس قبل معین کرنے حاکم کے یا تراضی طرفین کے نفقہ سے ابراہم کا باطل ہے اور بعد تراضی طرفین یا حاکم کے معین کر دین کے صحیح ہے۔

۱۱۔ ایسی عورت کو ناسخہ کہتے ہیں۔

باوجود تین قم زوجه پوشاک طلب کسکتی ہے

**مسئلہ (۳۹۵)** اگر عورت کی پوشاک میں درم مقرر ہو گئے اور وہ راضی بھی ہو گئی اور موافق اس کے قاضی کا حکم ہو گیا تو اب عورت کو اس سے پھر نا اور پوشاک میں کپڑا ہی طلب کرنا درست ہے اس طرح اگر بعض نفقہ چند درم بر صلح کر لی ہو پھر عورت کہے کہ اس قدر کافی نہیں تو زیادہ دلائی جاسکتی ہیں بخلاف اسکے اگر زوج ادائی درمون سے انکار کرے تو اس پر کچھ التفات کیا جائے گا۔

جو نفقہ کہ خرچ سے پہلے ہوگا وہ زوجه کی ملک ہوگا

**مسئلہ (۳۹۶)** جو کچھ نفقہ مفروضہ سے پہلے رہیگا وہ عورت کا ملوک ہوگا اور نفقہ آئندہ میں اس باقی بچنے کی وجہ سے کوئی خرچ ہوگا نہ یہ بقایا آئندہ نفقہ میں محراب کیا جائیگا۔ بخلاف فضول خرچہ اور جوری اور ہلاکی اور نفقہ اقرباء محرم اور لباس زوجہ کے (یعنی اگر مہینے بھر کا نفقہ ایک ہفتہ میں فضول خرچہ سے صرف کر ڈالا یا نفقہ جوری کیا یا گم گیا تو زوج برا اور نفقہ دینا لازم نہیں اور اقرباء محرم کا نفقہ اگر خرچ رہیگا تو آئندہ محراب ہوگا دوسرے نفقہ میں اور پوشاک زوجہ اگر سال بھر کے لئے دی گئی ہو مگر معمولی استعمال سے وہ خراب ہو گئی یا بچٹ گئی اور لائق استعمال نہ رہی تو زوج کو اور دینا ہوگا۔

زوجہ نہ ادا کرے نفقہ کے جدا نہیں کرائی جائیگی

**مسئلہ (۳۹۷)** زوج پر زوجہ کا تین قسم کا نفقہ لازم ہوتا ہے۔ طعام۔ لباس۔ سکنی۔ لیکن ان تینوں قسم کے نفقہ کے عاجز ہوئے زوج سے جدائی نکرائی جائیگی۔ اور یا شوہر سفر میں ہو اور باوجود مقدرت زوجہ کو خرچ نہ بھیجتا ہو تب بھی قاضی تفریق نہیں کر سکتا۔

جس نفقہ پر صلح ہوئی ہو اس کے لازم ہوئی عورتین

**مسئلہ (۳۹۸)** اگر زوج محتاج اپنی خیت سے رائد بر صلح کر لے یا بابتہ نفقہ کے اور حالانکہ اس کی ادائی پر وہ قادر نہیں ہے تو زوج پر وہ نفقہ لازم ہوگا بلکہ نفقہ شل یعنی عورت کے مناسب حال نفقہ لازم ہوگا مصلحت کا اعتبار نہ ہوگا۔ اسی طرح جبکہ نرخ غلہ کا بدل جائے تو بقدر اس کے نفقہ گھٹایا یا بڑایا جاسکتا ہے

بعد قضا یا رضائے زوج نفقہ کا ذمہ دار ہوگا۔

**مسئلہ (۳۹۹)** بعد قضا یا رضائے زوج کے جس قدر عورت خرچ

کرے گی اور سکو زوج سے بہرے سکتی ہے اگرچہ اپنا ہی مال خبیج کیا ہو۔  
**نفقہ کب ساقط ہوتا ہے** **مسئلہ (۴۰۰)** نفقہ مفروضہ زوج یا زوجہ کے موت سے یا عورت کی طلاق سے ساقط ہوتا ہے اگرچہ طلاق رجعی ہو لیکن جو نفقہ کہ زوج یا اس کے باپ نے پیشگی دیا ہو وہ موت اور طلاق سے مسترد نہیں ہو سکتا اگرچہ نفقہ اور لباس بعد موت اور طلاق کے موجود ہو صرف یمن نہ آیا ہو۔

**مختلف زوجہ کے نفقہ** **مسئلہ (۴۰۱)** اگر چند زوجات ہوں تو بلحاظ حیثیت زوج اور حیثیت عورتوں کے ہر ایک کا نفقہ معین کیا جائیگا نہ کہ ہر عورت کا برابر سکنی کی شرط **مسئلہ (۴۰۲)** سکنی کے لئے یہ ضرور ہے کہ ایسی کوئٹہ یا مکان زوجہ کو دیا جائے جس میں زوج کے رشتہ دار (مثلاً ماں بہن باپ وغیرہ) نہ ہوں یہ بھی شرط ہے کہ گہرین کوئی ایسا نہ ہو جو زوجہ کو ایذا و تکلیف دیتا ہو۔

**نفقہ اور والدین وغیرہ کا** **مسئلہ (۴۰۳)** غائب کے طفل اور طفل بالغ کے لئے جو لکڑا ہو اور بیٹوں کے لئے جو صغیرہ ہوں یا کبیرہ نفقہ مقرر کیا جائیگا اسی طرح غائب کے والدین کے واسطے ہی نفقہ مقرر کیا جائیگا اور بھائی وغیرہ کے لئے نہ مقرر کیا جائیگا۔ اور یہ نفقہ ایسے مال سے ادا کیا جائے گا جو زوجہ یا طفل یا والدین کے حقوق کی جنس سے ہو (جیسے اناج کپڑا سونا چاندی وغیرہ) اور جو مال کہ ان کے حقوق کے مخالف ہو (جیسے اسباب و زمین) تو چونکہ اسمین بچنے کی ضرورت ہوگی اور غائب کا مال بچا بالاتفاق جائز نہیں ہے۔

**نفقہ پھیر لیا جاسکتا ہے** **مسئلہ (۴۰۴)** اگر عورت حمل کا دعوے کرے اور بعد طلاق دو سال تک نفقہ جاری رہے اور پھر ظاہر ہو کہ حمل نہیں تھا تو عورت سے نفقہ پھیر لینا جائز نہیں گو شرط پھیر لینے کی ہو۔

**نفقہ معتدہ موت کا** **مسئلہ (۴۰۵)** واجب نہیں ہوتا تینوں قسم کا نفقہ معتدہ موت کی واسطے اگرچہ وہ حاملہ ہو اس لئے کہ معتدہ موت کا زوج کے گہرین ٹھہرنا باعتبار حق زوج کے نہیں بلکہ باعتبار حق شہر کے ہے۔

**معتدہ مرتدہ کا نفقہ** **مسئلہ (۴۰۶)** عورت کے بعد طلاق بائن کے عدت میں مرتدہ ہو نیسے نفقہ ساقط ہوتا ہے اگر وہ زوج کے گہر سے نکل جائے اور

اگر زوج کے گھر میں ہو تو نفقہ ساقط نہ ہوگا اور اگر قبل طلاق مرتد ہو تو کسی حال میں

نفقہ واجب نہیں

مسلکہ (۴۰۷) اگر باپ محتاج ہو اور ماں مالدار تو طفل کو ماں سے نفقہ کب دلایا جائے گا

ماں سے طفل کو نفقہ دینے کا حکم کیا جائیگا اور یہ نفقہ باپ پر دینا ہوگا یعنی جب اس کو قدرت ہوگی اس سے دلایا جائیگا۔

مسلکہ (۴۰۸) اگر بیٹیاں اور باپ دونوں کے زیادہ خدار ہے۔ نفقہ پر قادر نہ ہو مگر ایک کو تو ماں زیادہ تر خدار ہے اور جب

کسی کے باپ اور طفل ہوں تو طفل زیادہ تر مستحق ہے۔

مسلکہ (۴۰۹) فرزند پر اپنے باپ کی زوجہ کا نفقہ دینا واجب ہے اور اگر باپ چند زوجات ہوں تو فرزند پر واجب ہے کہ ایک کا نفقہ باپ کو دیوے تاکہ وہ سب پر بقدر اون کے استحقاق کے تقسیم کرے۔

مسلکہ (۴۱۰) اپنے اصول کا نفقہ واجب ہے۔ (امین

مرد عورت کی کوئی تخصیص نہیں یعنی بیٹا ہو یا بیٹی سب پر واجب ہے) اگرچہ

اصول محتاجین کسب پر قادر ہوں اور جب فروع میں کئے شخص ہوں تو جو زیادہ

قریب ہو دوسرے سے اور سہی پر نفقہ واجب ہوگا بلا اعتبار وارث۔

مسلکہ (۴۱۱) مدار و زوج نفقہ کا وراثت پر ہے

بس نفقہ واجب نہیں ہونا ساتھ اختلاف دیں مگر مسئلہ کہ مسلم اور کافر میں وراثت

نہیں مگر زویہ و اصول و فروع کا البتہ باوجود اختلاف دین بھی نفقہ واجب ہے۔

## کتاب الکفالت

تعریف کفالت (۴۱۲) کسی کے ذمہ کے ساتھ اپنا ذمہ شامل

کر دنیا کفالت ہے خواہ مطالبہ ذات کا ہو یا دین کا یا عین کا۔

۱۔ جیسے باپ دادا پر دادا وغیرہ ۲۔ جیسے بیٹا پوتا پر پوتا وغیرہ۔

کفیل و مکفول نہ وغیرہ  
کی تعریف -

مسئلہ (۴۱۳) کفیل وہ جو ضامن ہو کسی دوسرے

شخص کا اور وہ دوسرا شخص اصیل اور مکفول عنہ ہے اور جس شخص کی کفالت کی جائے وہ مکفول بہ ہے اور مقررہ خواہ اور طالب کفول نہ ہو۔

مسئلہ (۴۱۴) کفالت کا رکن ایجاب و قبول ہے

(لیکن قبول امام ابو یوسف قبول رکن نہیں صرف ایجاب کافی ہے۔)

مسئلہ (۴۱۵) کفالت کی شرط یہ ہے کہ جس

چیز کی ضمانت ہو (خواہ بنفس کی یا مال کی) ضامن اس کے تسلیم پر قادر ہو

اسی لئے کفالت بال بنفس میں شخص کا معلوم ہونا ضرور ہے اور کفالت بال مال

میں ضرور ہے کہ ادا کی اوس مال کی اصیل پر لازم ہو جس کی ضمانت ہوئے

پس حدود قصاص کی ضمانت صحیح نہیں ہے۔ یہ بھی شرط ہے کہ کفیل اور مکفول

عنہ عاقل۔ بالغ ہوں اور نفاذ ضمانت کے لئے ضامن کا حر ہونا بھی شرط

ہے یہ بھی شرط ہے کہ اصیل قادر ہو مکفول بہ کے تسلیم پر اور اصیل معلوم

ہو اور مکفول نہ معلوم ہو اور مجلس میں موجود ہو۔

مسئلہ (۴۱۶) کفالت حاضر ضامنی کی صحیح ہے۔

(مثلاً زید کو فلان وقت فلان مقام پر حاضر کر دوں گا)

مسئلہ (۴۱۷) کفالت بال بنفس (یعنی حاضر ضامنی)

منعقد ہوتی ہے ان الفاظ سے کہ میں نے ضمانت کی اوسکی ذات کی یا اوسکے

بہم مضمون الفاظ سے اور ایسے الفاظ سے جو کل جسم پر پوسٹے جاتے ہیں

(مثلاً چھو وغیرہ)

مسئلہ (۴۱۸) اگر تین دن تک ضامن ہوا تو بعد

ہی وہی ضمانت رہیگی لیکن اگر یوں کہے کہ بعد تین دن کے میں بری الذمہ ہوں

تو وہ ضامن نہ ہوگا نہ قبل مدت نہ بعد مدت۔

مسئلہ (۴۱۹) اگر وقت معین کی شرط ہوئے

تو ضامن کو اس وقت میں حاضر کر دینا ضرور ہوگا۔ اور اگر مکفول بہ غائب

ہو تو ضامن کو اس کے پاس جانے اور آنے کی مہلت دی جائیگی اور اگر مکفول

بہ کا مکان کفیل کو معلوم ہو تو بوجہ عجز اس سے مطالبہ کیا جائیگا۔

**کفالت بالنفس براءت** **مسئلہ (۴۲۰)** کفالت بالنفس بین مکفول بہ کی

موت سے حاضر ضامن بری الذمہ ہو جاتا ہے اور ضامن کی موت سے بھی براءت حاصل ہوتی ہے لیکن طالب کی موت سے ضامن بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔

**کفول بہ کو مکفول لہ کو** **مسئلہ (۴۲۱)** ضامن بری الذمہ ہو جاتا ہے مکفول

حوالہ کرو نیز براءت بہ مکفول لہ کے سپرد کر دینے سے ایسے مقام پر جو حکم النجاصت ہو

(یعنی جان طالب خصوصیت پر قادر ہو مستلماً جگہ وغیرہ ہو) لیکن اگر تب تک مکفول عنہ کے قاضی کے مجلس میں شریط ہو تو قاضی کے رو برو طالب کو سپرد کرنا ہوگا۔

**کفول عنہ کی غاضی کے** **مسئلہ (۴۲۲)** جبکہ مکفول لہ کے پاس مکفول عنہ خود

ضامن کی براءت حاضر ہو جائے تو ضامن بری ہو جاتا ہے اور اسی طرح اپنے

وکیل یا فرستادہ کے تسلیم سے ظاہر کفایت ضامن بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

**مطلوب کے دین کا** **مسئلہ (۴۲۳)** ضامن نے کہا کہ مطلوب کو کل نہ لے

ضامن پر واجب ہوا

مطلوب کو نہ لاسکا تو اگر اس کا عجز بوجہ بیماری یا قید وغیرہ کے ہو تو اس پر مال

لازم نہیں آئیگا اور اگر مطلوب مر گیا یا باوجود قدرت حاضر نہ کر سکا تو وہ مال کا کفیل

ہوگا اور کفالت بالمال میں ضامن کے وارث نے مطلوب طالب کو سپرد کر دیا

تو بڑی الذمہ ہو جائے گا اگر اس کو مذہب یا تنک کہ وقت گزر گیا تو ضامن کے

وارث پر مال لازم ہوگا (یعنی مگر کہ میت سے مال دینا لازم ہوگا)

**مدعی علیہ کے دین کی** **مسئلہ (۴۲۴)** ایک شخص نے مدعی سے یہ بیان

ضمانت کیا کہ تو مدعی علیہ کو چوڑ دے میں ضامن ہوں اگر وہ گل ادا

نکریگا تو میں سو روپیہ دوں گا اور اس نے گل ادا کیا تو ضامن پر سو روپیہ

واجب ہوں گے۔

**حد و قصاص میں ضمانت** **مسئلہ (۴۲۵)** مدعی علیہ پر حد اور قصاص کا

مقتضی میں حاضر ضمانتی دینے پر جبر نہیں کیا جائیگا (بخلاف قول صاحبین کے)

**منصور آدمی سے ضمانت لینا** **مسئلہ (۴۲۶)** جبکہ مدعی علیہ ایک مشہور آدمی ہو

تو بھی اوسپر ضمانت کی لئے جبر نہیں کیا جاسکتا اسی طرح مسافر پر بھی جبر نہیں ہوگا۔

**مسئلہ (۴۲۷)** اصیل کی برات سے کفیل بھی بری ہو جاتا ہے۔ بری ہو جاتا ہے مگر حاضر ضامن اوسوقت تک بری نہ ہوگا جب تک کہ طالب یون نہ کہے کہ اسکے جانب میرا کوئی حق نہیں ہے اور نہ میرے منوکل کا حق ہے۔

**مسئلہ (۴۲۸)** سوائے دین صحیح کے اور دین صحیح کی ضمانت صحیح ہے۔ کسی قسم کے دین کی مال ضمانتی صحیح نہیں مگر نفقہ میں صحیح ہے۔ اور بدل سعایت گو دین صحیح ہے مگر اوسکی ضمانتی صحیح نہیں ہے۔

**مسئلہ (۴۲۹)** ایک شخص نے کمائیں ضمانتیں لیں اور تیسرا اوسپر مابین کہا کہ میں ضامن ہوا ہوں مال کا جو تجھ کو دینا پڑے اس بیع میں یا یون کہا کہ جو تو نے بیجا فلاں شخص سے سوچا ہے یا غیر کی عورت سے کہا کہ ترے نفقہ کا میں ضامن ہوں ہمیشہ جب تک کہ زوجیت قائم رہے۔ یا اس طرح پر کہ جو غضب کر لیا تجھ سے فلاں شخص نے وہ بھیر ہے تو ضمانتی صحیح ہے اور ان سب صورتوں میں قبول کرنا شرط ہے لیکن اگر ضامن قبل خرید و فروخت کی ضمانت سے رجوع کرے تو صحیح ہے۔ برخلاف اسکے اگر ضامن کہے کہ تیرا مال جو کوئی غضب کرے یا جھکا تو غضب کرے یا وہ شخص ترے ماتھے کچھ پیچھے یا جھکے کوئی قتل کرے یا تو کسی کو قتل کرے تو میں ضامن ہوں تو یہ ضمانت باطل ہے (بعض بوجہ مکفول لہ کی جنالت کے اور بعض بوجہ مکفول عنہ کے جنالت کے)۔

**مسئلہ (۴۳۰)** ایسے شرائط حکما وجود بالیقین معلوم نہ ہو باطل ہیں اور اوسپر تعلیق کھالت کی بھی ناجائز ہوگی۔

**مسئلہ (۴۳۱)** مکفول عنہ اور مکفول لہ اور مکفول پر

لہ وہ دین جو بدون ابرا یا ادا کے اور کسی طرح ساقط نہ ہو۔



کی جہالت سے ضمانت صحیح نہیں ہو سکتی (مکفول بہ سے نفس مراد ہے نہ مال) کیونکہ جہالت مال مانع ضمانت نہیں۔

حد و قصاص میں ضمانت نہیں | **مسئلہ (۴۳۲)** (نفس جدا و قصاص کے مقدمہ میں ضمانت صحیح نہیں کیونکہ نیابت عقوبات جاری نہیں ہوتی)

عین مبیع کی ضمانت صحیح نہیں | **مسئلہ (۴۳۳)** (ضمانت عین مبیع کی قبل قبضہ کے اور ضمانت عین مرہون و عین امانت کے صحیح نہیں ہے۔)

زرشن کی ضمانت صحیح ہے | **مسئلہ (۴۳۴)** (زرشن مبیع کا مثل دین صحیح کے ہے اور اسکی ضمانت صحیح ہے۔)

ضمانت میں طالب کا قبول | **مسئلہ (۴۳۵)** (دو قسم کی ضمانت مال ضامن کرنا ضرور ہے۔) و حاضر ضامن میں ضرور ہے قبول کرنا طالب کا مجلس عقد میں

اور بدون قبول طالب یا اس کے نائب یا وکیل کے ضمانت صحیح نہیں ہے بخلاف اسکے امام ابو یوسف کا قول ہے کہ طالب کے بغیر قبول ہی صحیح ہے۔

وکیل بالبیع کی ضمانت | **مسئلہ (۴۳۶)** (وکیل بالبیع کی ضمانت زرشن کی صحیح نہیں ہے۔) صحیح نہیں ہے واسطے موکل کے۔

شریک کی ضمانت | **مسئلہ (۴۳۷)** (صحیح نہیں ہے ایک شریک کو اپنے دوسرے شریک کا دین مشترکہ میں ضامن ہونا۔)

کفیل مطلوب ہو زرا د اشد مکلف | **مسئلہ (۴۳۸)** (کفیل نے جو کچھ مطلوب کفیل ہوتا ہے) لینے کا مجاز ہے اور کفیل نہیں

لینے کا مجاز ہے اور اگر بغیر امر مطلوب کے ضامن ہوا تو تا وقتیکہ مجلس ضمانت میں مطلوب نے ضمانت کو جائز نہ رکھا ہو ضامن کو واپسی کا حق نہیں۔

ضامن کو اسیل ہو مطالبہ | **مسئلہ (۴۳۹)** (تا وقتیکہ ضامن اسیل کے جانب کا حق۔) سے ادا نہ کرے اسکو اسیل سے مطالبہ کا حق نہیں۔

کفیل کی ادائیگی سے | **مسئلہ (۴۴۰)** (کفیل کا ادا کرنا طالب کو اسیل اور اسیل کفیل کی برأت کفیل دو وزن کو بری کر دیتا ہے مگر جبکہ ضامن کے نفس کی برأت کی شرط ہو تو وہ ہی بری ہوگا اور اسی طرح اسیل کے ادا کرنے سے بھی

ضامن بری الذمہ ہو جائے گا اور اگر طالب نے صرف کفیل کو ادائی دین کے لئے جہلت دی تو اسیل سے جہلت کے اندر مطالبہ نہ کر سکیگا۔

بر بنا صلح برات اسیل کفیل | **مسئلہ (۴۴۱)** اسیل یا کفیل نے طالب سے ہزار درم قرضہ کی صلح اسکے نصف پر کر لی تو اگر صلح میں دونوں کی برات کی یا اسیل کے برات کی شرط کر لی یا برات سے سکوت کیا تو دونوں بری ہونگے اور اگر صرف کفیل کی برات کے شرط کی تو صرف کفیل بری ہوگا اور باقی دین اسیل کو خود دینا ہوگا۔

کفیل اسیل سے اصل میں | **مسئلہ (۴۴۲)** اگر کفیل نے کسی دوسرے شخص پر لینے کا حجاز ہے۔ طالب سے صلح کر لی مثلاً ہزار درم کے کپڑے پر صلح کی تو اسیل سے ہزار درم ہی لے گا۔

کفیل کی برات کو بعد میں | **مسئلہ (۴۴۳)** مکفول کہ کفیل کو بری کر دے تو سے مطالبہ نہیں ہو سکتا کفیل یا اسیل سے پھر مطالبہ نہ کر سکیگا۔ اور کفیل کو (جو اسیل کے امر سے کفیل ہوا ہو) اسیل سے مال مذکور کے لینے کا حق ہو جائیگا۔

اسیل کفیل سے مال دلہا | **مسئلہ (۴۴۴)** اسیل اوس مال کو جو اوس نے کفیل کو نہیں کر سکتا۔ (جو باہر اسیل کفیل ہوا ہو) ویسا پھر نہیں سکتا گو کفیل نے مکفول کہ کو مال نہ ادا کیا ہو۔

ضامن کو ادائی دین روکنا | **مسئلہ (۴۴۵)** اسیل ضامن کو (جو باہر اسیل ضامن ہوا ہو) ادائی دین سے روک نہیں سکتا اور جو ضامن کہ باہر اسیل نہ ہو تو روک سکتا ہے۔

ضامن کب ہیل کو سفر | **مسئلہ (۴۴۶)** مال ضامن کو روکنا جائز ہے اسیل سے روک سکتا ہے کو سفر سے بشرطیکہ ضمانت فی الحال ہو اگر ضمانت موعجل ہو تو۔ روکنا جائز نہیں اوس کے ساتھ جانے کا اختیار ہے اور حاضر ضمانتی میں (اگر ضمانت باہر اسیل ہو) تو سفر سے روکنے کا بلکہ واپس لے آنے کا اختیار ہے۔

اگر ساتھی مریو لگا | **مسئلہ (۴۴۷)** ایک شخص کا دشمنوں پر دین ہے ضامن ہو سکتا ہے تو ہر شخص اپنے ساتھی مریوں کا اوس کے امر سے ضامن ہو سکتا ہے۔

وقت - حدود (سوائے حد ذات و سرقت کے) نسب - خلع - ایثار - ظہار - مصاہرت  
حریت - نکاح عتق - عید سب حق اللہ ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سے حقوق اللہ  
ہیں۔

**مسئلہ ۴۷۳۔** ایک شخص نے دوسرے پر سرقت کا دعویٰ  
ضمان لازم آئیگا نہ سزا کیا مدعی علیہ نے انزال سے اقرار کیا علمائے قطع ید کی سزا  
تجویز کی امام ابو یوسف نے کہا کہ اُس نے سرقت کا اقبال نہیں کیا ہے بلکہ انزال کا  
ایسے صرف ضمان لازم آئے گا پھر جو ابد دعویٰ مدعی مدعا علیہ نے سرقت کا اقبال  
کیا تب علمائے بالاتفاق قطع ید کا حکم دیا امام نے فرمایا کہ اب اس وجہ سے قطع ید کا  
حکم نہیں دیا جاسکتا کہ اول انزال کے اقرار سے ضمان اس پر ثابت ہو گیا اور قطع ید  
ساقط۔ تو اسکے بعد ایسا اقرار جو مستط ضمان ہو مقبول نہیں ہو سکتا۔

**مسئلہ ۴۷۴۔** زنا کی شہادت کے لیے چار مرد ہونا  
نصاب شہادت بمقتات ضرور ہیں اور باقی حدود و قصاص سب کے نصاب شہادت  
زنا و دیگر وغیرہ۔

دو مرد ہیں۔

**مسئلہ ۴۷۵۔** ولادت و آواز طفل اور محیوب عورات ہیں  
ایک عورت کی گواہی کن جس عضو سے مرد مطلع نہیں ہوتے ہیں گواہی ایک عورت کی کافی ہے  
امور جو جائز ہے۔

اور دو عورتوں میں زیادہ احتیاط ہے۔

**مسئلہ ۴۷۶۔** صرف معلم کی گواہی و قانع اطفال میں مقبول ہے  
و قانع اطفال میں معلم کی گواہی اور حمام کے قتل میں فقط دو عورتوں کی گواہی کافی ہے۔

**مسئلہ ۴۷۷۔** عموماً نصاب شہادت امور مذکورہ کے سوا اور تمام حقوق ہیں دو مرد  
یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے نصاب شہادت ہو جاتا ہے۔

**مسئلہ ۴۷۸۔** پس شہادت کی چار قسمیں ہیں۔ زنا میں چاروں  
اقسام شہادت لمجاظ نصاب باقی حدود و قصاص میں دو مرد ان کے سوا اور معاملات میں دو مرد یا

ایک مرد اور دو عورتیں۔ اور معاملات ولادت و عیوب نسا میں ایک عورت۔  
**مسئلہ ۴۷۹۔** جب دو عورتوں کا اظہار ہو تو جائز ہے ایک  
عورت کا دوسری عورت کو یاد دلانا۔ ایک ساتھ ہوگا۔

**مسئلہ ۴۸۰۔** عادل گواہ وہ ہے جو معتنب ہو کبار سے اس میں تعریف۔  
صلاح صواب بہ مقابلہ فساد و خطا کے زیادہ ہو صدق کا استعمال کرے اور کذب سے کنارہ کرے بوجہ دیانت کے۔

**مسئلہ ۴۸۱۔** اگر گواہی شخص حاضر پر ہو تو میں چیردن پر شاہ کن باتوں کا بتانا ضرور ہے۔  
کرنا شاہد کو ضرور ہے مدعی۔ مدعا علیہ اور شکر مشہود ہم اور اگر

شخص غائب پر ہو تو اس کا نام مع اس کے باپ و دادا کے نام و پیشہ کے بتلانا ضرور ہے۔  
**مسئلہ ۴۸۲۔** خطوں میں باہم مشابہت ہو تو اس سے مدعا علیہ قطعی نہیں ہے۔  
ثبوت مال کا حکم نہ دیا جائے گا لیکن اگر مدعا علیہ کہے کہ یہ میرا خط ہے لیکن مجھ پر مال واجب نہیں تو انکار مدعا علیہ کی تصدیق نہ ہوگی۔

**مسئلہ ۴۸۳۔** جس نے اپنا لکھا دیکھا مگر اس کو شناخت خط کے بعد ہو۔  
واقعہ یاد ہونے کی گواہی جائز ہے واقعہ یاد نہیں وہ گواہی نہ دے گا اسکو یقین ہو کہ یہ اسی کا خط ہے۔

**مسئلہ ۴۸۴۔** سماعی شہادت دینا جائز نہیں مگر مسائل ذیل میں میں ہا و رکب جائز ہے۔  
عشق۔ ولا۔ مہر۔ نسب۔ موت۔ نکاح۔ ولایت قاضی۔ دخول زوجہ۔ اشل وقت۔ شرائط وقف۔ مگر یہ سماعی شہادت اس وقت جائز ہے جبکہ شاہد کو وہ خبر ایک مجمع سے (جبکہ دروغ خارج از قیاس ہو) پہنچی ہو یا ایسے شخص سے جس پر گواہ اعتماد رکھتا ہے۔

**مسئلہ ۴۸۵۔** قابض کی ملکیت کی اسطرح شہادت دینا کہ وہ مالک ہے۔  
جائز ہے بشرطیکہ گواہ کو اس کے مالک ہونیکا یقین ہو یعنی اس کا دل گواہی دے کہ وہ مالک ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو جائز نہیں۔

## قبول و عدم قبول شہادت کا بیان

**مسئلہ ۴۸۶۔** مرتد کی گواہی مرتد پر بھی جائز نہیں اسطرح دینی شہادت کی

سہ ولا راجع امام ابو یوسف جائز ہے۔

جلد ۲ صفحہ ۸۶

گو اہی جائز ہے نہ دنیوی دشمن کی۔

دوست کی گو اہی دوست کے مسئلہ ۴۸۷۔ دوست کی گو اہی دوست پر جائز ہے مگر جبکہ دوستی حق میں۔ نہایت درجہ ہو یہاں تک کہ ایک کے مال میں دوسرا تصرف کرتا ہو۔

تو جائز نہیں۔

جسکی ختنہ نہ ہوتی ہو مسئلہ ۴۸۸۔ جس کی ختنہ نہ ہوتی ہو اسکی گو اہی صحیح نہیں ہے لیکن اگر ترک ختنہ بعد ہو تو جائز ہے کیسیطرح خوبہ اور دست بریدہ کی گو اہی۔

جائز ہے۔

ولد الزنا کی گو اہی۔ مسئلہ ۴۸۹۔ ولد الزنا کی گو اہی جائز ہے۔

خنثی اشکل کی گو اہی مسئلہ ۴۹۰۔ خنثی اشکل مثل عورت کے ہے اور اسکی گو اہی مثل عورت کے دوسری عورت کے ساتھ لجا سکتی۔

بھائی کی گو اہی بھائی کے مسئلہ ۴۹۱۔ گو اہی بھائی کی بھائی کے واسطے اور بھتیجے کی چچا کیو واسطے اور محرم رضاعی یا محرم سسرالی رشتہ کی مقبول ہے لیکن جبکہ

شاہد مدعی کے ساتھ مدعا علیہ سے خصوصت کرنا ہو تو مقبول نہ ہوگی خواہ وہ بھائی ہو یا اجنبی۔

تخاصم شہود کی گو اہی مسئلہ ۴۹۲۔ تخاصم شہود اور مدعا علیہ میں گو اہی مقبول ہوگی۔

کافر کی گو اہی مسلمان پر مسئلہ ۴۹۳۔ کافر کی گو اہی مسلمان پر مقبول نہیں۔

عمال سلطان کی گو اہی۔ مسئلہ ۴۹۴۔ عمال سلطان کی گو اہی مقبول ہے مگر جبکہ وہ

ظلم و ستم کے مددگار ہوں تو ناجائز ہیں۔

عمال و تواج کی گو اہی مسئلہ ۴۹۵۔ امیر کبیر کے دعوے میں اسکے عمال و تواج کی بوجہ بالا دست۔ گو اہی دھیسے مزایع کی گو اہی زمیندار کے حق میں مقبول نہیں۔

اندھے وغیرہ کی گو اہی مسئلہ ۴۹۶۔ اندھے۔ گونگے۔ مرتد۔ غلام۔ صغیر۔ غافل دیوانے کی گو اہی مقبول نہیں مگر دیوانہ کی حالت صحت میں اور

اندھے کی بعد بصارت کے آدھ کافر و مرتد کی بعد اسلام کے اور فاسق کی بعد توبہ کے

اور غلام کی بعد آزادی اور زوج کی بعد طلاق زوجہ کے گواہی جائز ہے۔

**مسئلہ ۴۹۷۔** اگر صغیر و غلام تمیز اور ملک کی حالت میں تحمل بلوغ یا آزادی کے۔ شہادت کریں اور بعد بلوغ یا آزادی شہادت دین تو جائز ہے۔

**مسئلہ ۴۹۸۔** جس پر پوری حد قذف ماری جائے اسکی گواہی مقبول نہیں۔ لیکن اگر کافر پر حد قذف ماری جائے اور وہ مسلمان ہو جائے تو اسکی گواہی مقبول ہوگی۔ بخلاف اسکے اگر غلام پر حد قذف ماری جائے تو وہ بعد آزادی قابل ادائی شہادت نہ ہوگا۔

**مسئلہ ۴۹۹۔** محبوس کی گواہی مقبول نہیں اُن واقعات کی نسبت جو محبس میں ہوں۔ اور لڑکوں کی گواہی لہو و لعب کی انواع میں اور عورتوں کی گواہی واقعہ حمام میں مقبول نہیں۔

**مسئلہ ۵۰۰۔** زوجہ کی گواہی زوج کے حق میں اور زوج کی گواہی دوسرے کے حق میں زوجہ کے حق میں جائز نہیں خلاف میں (یعنی ضرر پر) جائز ہے۔

**مسئلہ ۵۰۱۔** فرع کی گواہی اپنے اصل کے واسطے اور اصل کی گواہی اپنی فرع کے واسطے ناجائز ہے مگر جبکہ دادا پوتے کے حق میں بمقابلہ بیٹے کے گواہی دے تو جائز ہے۔ اور بیٹے کی گواہی ان کے واسطے بخلاف باپ کے صحیح ہے۔

**مسئلہ ۵۰۲۔** مالک کی گواہی غلام کے حق میں اور شریک کی گواہی شریک کے حق میں اُس مال کی بابت جو مشترک ہے مقبول نہیں۔

**مسئلہ ۵۰۳۔** اہل قریہ کی گواہی ایک زمین کی نسبت کہ وہ انکی گاؤں کی ہے مقبول نہیں۔

**مسئلہ ۵۰۴۔** مزدور و ملازم کی گواہی مزدور اور ملازم کی گواہی مستاجر کے واسطے جائز نہیں خواہ اجرت سالانہ ہو یا ماہانہ یا روزانہ لیکن مستاجر کی گواہی لائے حق میں جائز ہے۔

**مسئلہ ۵۰۵۔** محنت کے (یعنی جو عورتوں سے قولی و فعلی مشابہت کرے) گواہی مقبول نہیں۔

**مسئلہ ۵۰۶۔** ہمیشہ گانے والی اور نوحہ گری کرنے والی عورت کی گواہی اور نوحہ گری کرنے والی کے گواہی

ایک شخص کی ضمانت اور شرکاء کی باہم ضمانت

**مسئلہ (۴۴۸)** یکے بعد دیگرے دو شخص ایک شخص کے ضامن ہوئے کل دین کے اور پھر دو نو ضامن ایک دوسرے کے امر سے ایک دوسرے کے ضامن ہوئے سپین کے بابتہ تو دونوں شخصوں میں سے جو شخص جتنا مال قلیل یا کثیر ادا کرے گا اس کا نصف اپنے شرکاء سے لے لیا اور اگر طالب ایک کو بری الذمہ کر دے تو دوسرے ضامن سے کل دین لے سکتا ہے۔

**مسئلہ (۴۴۹)** کفیل کا اور کوئی کفیل ہو سکتا ہے۔ اور ایک شخص کے کئی آدمی کفیل ہو سکتے ہیں۔

## کتاب الحوالہ

حوالہ کی تعریف

**مسئلہ (۴۵۰)** محیل کے ذمہ سے محال علیہ کے ذمہ پر فرض لازم کر دینا حوالہ ہے۔

اصطلاحات

**مسئلہ (۴۵۱)** محیل قرضدار کو اور محال علیہ (محال علیہ) جو حوالہ قبول کرے اور محال اور محال لہ (بامحال اور محال لہ) اور جو محیل دائن کو اور محال لہ جس مال کا حوالہ ہوا ہو اس کو کہتے ہیں۔

رکن حوالہ

**مسئلہ (۴۵۲)** رکن حوالہ ایجاب و قبول ہے (یعنی ایجاب محیل سے اور محال اور محال علیہ دونوں کے قبول و رضا مندی سے حوالہ منعقد ہوتا ہے۔

اقسام حوالہ

**مسئلہ (۴۵۳)** حوالے کی دو قسمیں ہیں مفیدہ (یعنی محال علیہ پر محیل کا دین یا عین ہو) مطلقہ (یعنی محیل حوالہ کو مفیدہ بدین یا عین نہ کرے چنانچہ ایسے شخص پر حوالہ کرے کہ جس پر نہ اس کا دین ہے نہ اس کے پاس محیل کا عین ہے۔

حوالہ مفیدہ کی قسمیں

**مسئلہ (۴۵۴)** حوالہ مفیدہ کی تین قسمیں ہیں ایک حوالہ مفیدہ بوجہ و بیعت اور دوسرے مفیدہ بمغضوب اور تیسرے مفیدہ بدین خاص۔

کس چیز کا حوالہ صحیح ہے

**مسئلہ (۴۵۵)** دین معلوم غیر مجبول کا حوالہ صحیح ہے نہ عین کا۔

محیل کب دین سے  
سری ہو جاتا ہے

مسئلہ (۲۵۶) محال کے حوالہ کو قبول کر لینے سے  
محیل دین اور مطالبہ سب سے بری ہو جاتا ہے۔

شرائط حوالہ

مسئلہ (۲۵۷) شرط حوالہ یہ ہے کہ محیل اور محال

اور محال علیہ سب عاقل و بالغ ہوں حریت شرط نہیں محیل کی رضامندی شرط ہے اور یہ بھی  
شرط ہے کہ محال اور محال علیہ دونوں محیل عقیدین موجود ہوں اور دین صحیح معلوم ہو  
نہ مجہول پس جس دین کی کہ کفالت صحیح نہیں ہے اسکا حوالہ بھی صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ (۲۵۸) محال رجوع نہ کرے گا محیل پر مگر مال کے

ہلا کی سے یا محال علیہ کے مفلس مر جائے یا عقد حوالہ سے انکار کرنے کی صورت میں۔

مسئلہ (۲۵۹) حوالہ مفید کا حکم یہ ہے کہ محیل محال علیہ

سے مطالبہ کا مالک نہیں اور نہ محال علیہ محیل کو اس کے دینے کا مالک ہو اور حوالہ مطلقہ  
اس کے خلاف ہے یعنی اس میں محیل محال علیہ سے دین یا عین کا (اگر اسکا کوئی دین  
یا عین اوپر ہو) مطالبہ کر سکتا ہے اور محال علیہ محیل کو دے سکتا ہے اور محال  
علیہ محیل سے رجوع کر سکتا ہے بعد ادا کے بشرطیکہ حوالہ اسکی رضا سے ہو۔

مسئلہ (۲۶۰) حوالہ فاسدہ میں اگر محال علیہ نے کوئی

مال ادا کیا تو اسکو اختیار ہے چاہے اپنا مال محال قابض سے برے اور چاہے  
محیل سے بھرے۔

مسئلہ (۲۶۱) عقد حوالہ کی تاویل صحیح نہیں ہے۔

حوالہ کسی نے کیا کہ میں ضامن ہوا اس شرط سے کہ ایک مہینے کے بعد فلان شخص پر  
حوالہ کر دے گا تو ضامن براداری دین بعد ایک ماہ کے لازم ہوگی اور یہ تاویل صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ (۲۶۲) اگر محیل محال کی طرف سے دین حوالہ کے

بغیر کرے گا تو اسکو اختیار ہے چاہے یا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ (۲۶۳) اگر محال محیل پر تاوان شرط کرے

شرط کرنا صحیح ہے۔ تو صحیح ہے اور اسے اختیار ہے چاہے محیل سے مطالبہ کرنے

یا محال علیہ سے اس واسطے کہ حوالہ بشرط عدم برات محیل کفالت ہے اور کفالت بشرط

برات اصل حوالہ ہے۔



**مسئلہ (۴۶۴) ح** اگر محال علیہ غائب ہوا اور محال او کے انکار تو اسکی تصدیق نہ ہوگی | محال کا دعویٰ کرے تو اسکی تصدیق نہ ہوگی اگرچہ دعویٰ کو شہادت نہایت کرے اسواسطے کہ مشہود علیہ غائب ہے اور اگر محال علیہ حاضر ہوا اور حوالہ سے انکار کرے اور گواہ نہ ہوں تو محال کا قول معتبر ہوگا - اور اسکا انکار فسخ حوالہ قرار دیا جائیگا اور محیل پر دین عود کرے گا -

**مسئلہ (۴۶۵) ح** باپ یا وصی جبکہ یتیم کے مال کا حوالہ قبول کب جائز ہے | یتیم کے مال کا حوالہ کرے تو اگر یہ حوالہ یتیم کے حق میں بہتر ہو تو قبول حوالہ جائز ہے ورنہ جائز نہیں -

**مسئلہ (۴۶۶) ح** مدیون نے دامن کا حوالہ کیا محال علیہ ثابت ہو جو ع بالذین جائز نہیں | جبکہ محال علیہ کی موت ثابت نہ کرے - شہر سے غائب ہو گیا اور اسکا مکان معلوم نہیں اب اگر محال چاہے کہ اپنا حق محیل سے بھرے تو اسکو رجوع بالذین محیل پر جائز نہیں جبکہ محال علیہ کی موت ثابت نہ کرے -

**مسئلہ (۴۶۷) ح** محیل اور محال لہ کے درمیان جو حوالہ ہو وہ بلا اجازت محال علیہ اور اگر محیل اور محال علیہ کے درمیان ہو تو بلا اجازت محال لہ صحیح نہ ہوگا -

## کتاب الشہادت

**تعریف شہادت** | **مسئلہ ۴۶۸** - شہادت لغت بن قلعی اور یقینی چیز کو کہتے ہیں جسین شک نہ ہو اور شرعاً عبارت ہے اخبار صدق سے حق ثابت کرنے کے واسطے بلفظ شہادت (صدق کی قید سے اخبار کا ذہب شہادت سے خارج ہو گئیں) -

**شرائط شہادت** | **مسئلہ ۴۶۹** - شہادت کا مجلس قاضی میں ہونا شرط ہے اور شرطیں اور شرائط ہیں -

شہادہ کیلئے ضرور ہے کہ وہ عقل کامل رکھتا ہو - شہادہ ہونیکیے وقت بصارت رکھتا ہو (مگر بصارت انہیں شرط نہیں جسین تسامع سے گواہی ثابت ہے) یہ بھی شرط ہے کہ گواہ کو واقعہ خوب یاد ہو - شہادہ کو مدعی و مدعا علیہ کے امتیاز کی قدرت ہو بسبب سماعت اور

بصارت کے۔ گواہ قرابت باعتبار ولادت یا زوجیت کے نہ رکھتا ہو۔ دینی عداوت نہ رکھتا ہو۔ شاہد کو شہادت سے فائدہ نہ ہوتا ہو۔ شاہد محدود فی القذات نہ ہو۔ شاہد کو مشہوریت خوب یاد ہو۔ دونوں شاہدوں کا باہم اتفاق ہو۔ اسکے علاوہ بعض خاص شرائط ہیں خاص انواع میں۔ ان میں سے ایک اسلام ہے یعنی اگر مشہود علیہ مسلم ہو تو گواہ کا مسلمان ہونا ضرور ہے۔ فرد ہونا حد و قصاص کے مقدمات میں تقدیم دعویٰ حقوق عباد میں۔ شہادت کا دعویٰ سے موافق ہونا جس میں توافق شرط ہو۔ اصالت حد و قصاص کی شہادت میں حضور اصل کا متعذر ہونا شہادت میں۔

**مسئلہ ۷۷۰**۔ شہادت کا رکن لفظ اشہد (یعنی گواہی دیتا ہوں) اور بعد طلب مدعی گواہی کا لانا کرنا واجب ہے اور جبکہ صاحب حق شاہد کی شہادت کو جانتا نہ ہو اور فوت حق کا خوف ہو تو شاہد پر بلا طلب ادائی شہادت واجب ہے۔

**مسئلہ ۷۷۱**۔ ادائی شہادت کا وجوب سات شرطوں سے ہونے کی شرطیں۔ ۱۔ عدالت قاضی اگر قاضی غیر عادل ہو تو شہادت نہ دینا چاہیے۔

۲۔ قرب مکان قاضی دینے اگر اتنی دور ہو کہ اسی دن جا کے گھر بیٹنا ممکن نہ ہو تو بھی شہاد نہ دینے سے گنہگار نہ ہوگا)

۳۔ علم قبول (یعنی اگر شاہد جانے کہ اُس کی گواہی قبول نہ ہوگی تو بھی اُسے گواہی نہ دینا جائز ہے)

۴۔ طلب مدعی مگر در صورت عدم علم مدعی و خوف اتلاف حق بلا طلب ہی جائز ہے

۵۔ شاہد پر ادائی شہادت متعین ہو۔

۶۔ دو عادل گواہوں نے شاہد کو بطلان مشہودہ کی خبر نہ دی ہو۔

۷۔ شاہد کو یہ علم نہ ہو کہ مقررے خوف سے اقرار کیا ہے۔

**مسئلہ ۷۷۲**۔ شہادت بدون طلب مدعی حق اللہ میں دینا شہادت دینا جائز ہے واجب ہے۔ طلاق عورت۔ عتق جاریہ۔ تدبیر جاریہ۔ ہلال رمضان

لے یعنی زہریا زوج نہ ہو اور جسکی گواہی دینا ہے اسکی اصل یا نسخہ نہ ہو۔

گو اہی ناجائز ہے۔

سئلہ ۵۰۷۔ جاہل کی گو اہی عالم پر ناجائز ہے اور اسی طرح جاہل و کثیر الکلام کی گو اہی کثیر الکلام آدمی جو راست گوئی کی پروا نہ کرتا ہو یا وہ شخص جو اپنے کلام میں بہت قسمیں کھاتا ہو یا گالیوں کا کرتا ہو اس کی گو اہی مقبول نہیں۔

سئلہ ۵۰۸۔ ریشی کیڑا پھندا بازار وغیرہ میں پیشاب کرنا یا قبلہ ہو کے یا آفتاب یا ماہتاب کی طرف پیشاب کرنا۔ یا کثرت سے شطرنج کھیلنا مسقط عدالت گواہ ہے۔

سئلہ ۵۰۹۔ کفن اور میت کی خوشبو فروخت کر نیوالے کی گو اہی مقبول نہیں۔

سئلہ ۵۱۰۔ دلال کی گو اہی معاملہ بیع میں مقبول نہیں۔

سئلہ ۵۱۱۔ نکاح کے وکیل کی گو اہی اثبات نکاح کے لیے مقبول نہیں قیام نکاح کے لیے گو اہی دے تو مقبول ہوگی دینے یہ نہیں کہ میں نکاح کا وکیل تھا بلکہ صرف یہ کہ یہ عورت اس مرد کی زوجہ ہے۔

سئلہ ۵۱۲۔ شہ پینے والے کی گو اہی شہ پینے والے کی گو اہی مقبول نہیں۔

سئلہ ۵۱۳۔ اجرت پر راگ گانیوالے اور سننے والے کی اور باجا بجا نیوالے کی اور ناچنے والے کی گو اہی مقبول نہیں۔ دفعہ وحشت کے لیے گانا یا ضرورت کے لیے باجا بجانا اس میں داخل نہیں۔

سئلہ ۵۱۴۔ سود خوار اور قمار باز اور سخیل کی گو اہی مقبول نہیں۔ سود خوار وغیرہ کی گو اہی سلف کے برا کہنے والے کی گو اہی۔ (سلف سے مراد صحابہ و علماء مجتہدین ہیں)

سئلہ ۵۱۵۔ جو شخص سلف کی بُرائی کرے اس کی گو اہی مقبول نہیں۔

سئلہ ۵۱۶۔ گو اہی عطلی ہے اگر غلطی واقع ہوگئی بعض حدود یا بعض نسب میں مثلاً بجائے حد شرتی کے حد عربی کا ذکر کیا یا بہ جائے احمد بن محمد بن عمر کے محمد بن احمد بن عمر بیان کیا پھر اسی مجلس میں تدارک کیا تو مقبول ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح اگر شاہدوں نے ایک یا دو حدود جانداد میں غلطی کی پھر اس کا تدارک اسی مجلس میں کیا یا غیر مجلس میں در صورت امکان تو فیض

تو مقبول ہے۔

زخمی کے واقعہ مرگ کی گواہی۔  
**مسئلہ ۵۱۷۔** بہ مقابلہ اس کے کہ زخمی بعد صحت کے مرا اس امر کی گواہی مقبول ہے کہ زخمی زخم سے مرا۔

صحت و فساد معاہدہ میں کس کی گواہی مقدم ہے  
**مسئلہ ۵۱۸۔** صحت معاہدہ اور معاہدہ فساد کی بحث میں جو فاسد بیان کرے اُس کی گواہی مقدم ہوگی اور قول مدعی صحت کا معتبر ہوگا۔ اسی طرح اگر ایک کہے کہ بیع ہوئی دوسرا کہے رہن تو بیع کہنے والے کا قول مقدم ہے۔

بعض گواہوں کا معذکرہ  
**مسئلہ ۵۱۹۔** دو گواہوں نے بلا ذکر حدود گواہی دی اور دو نے مع ذکر حدود گواہی مقبول ہے اسی طرح نسب کی مقدمہ میں بعض نے نام و نسب کی گواہی بلا شناخت کے اور دو نے مع شناخت کے دی تو معتبر ہے۔

ایک گواہ سے بقیہ گواہوں کا اتفاق  
**مسئلہ ۵۲۰۔** ایک گواہ نے گواہی دی اور باقی گواہوں نے کہا کہ ہمارے بھی مثل اُسی کے ہے تو صحیح نہیں ہے تا وقتیکہ ہر شاہد ایسی ہی گواہی نہ سنائے۔

لفظی کی گواہی  
**مسئلہ ۵۲۱۔** لفظی متواتر کی گواہی مقبول ہے۔ اگر لفظی متواتر نہ ہو تو مقبول نہیں۔

بلا شناخت سے مطلب یہ ہے کہ گواہ یہ نہ جانتے ہوں کہ اس نام و نسب کا یہی شخص ہے۔

ایک گروہ خلافت متفق ہو اس امر میں کہ معاملہ اس مکان میں نہیں رہتا تھا وغیرہ۔

## اختلاف شہادت کا بیان

اختلاف شہادت کے اقسام	مسئلہ ۵۲۲۔ اختلاف شہادت کی دو قسمیں ہیں یا تو شہادت دعویٰ کے خلاف ہوگی یا شاہدوں میں باہم اختلاف ہوگا۔
شہادت کا شخړ دعویٰ سے کم یا زیادہ ہونا۔	مسئلہ ۵۲۳۔ جو شہادت کہ مدعا سے زیادہ ہو وہ باطل ہے لیکن اگر مدعا کم ہو تو مقبول ہوگی۔
شاہدوں کے بیان اور دعویٰ میں مطابقت	مسئلہ ۵۲۴۔ ایک شاہد کی گواہی کا دوسرے شاہد کی گواہی کے ساتھ مطابق ہونا لفظاً و معنایاً ضرور ہے لیکن شہادت کا دعویٰ کے مطابق معنایاً ہونا شرط ہے نہ لفظاً۔
دعویٰ ملک بلا بیان سبب ملکیت۔	مسئلہ ۵۲۵۔ اگر دعویٰ کیا ملک مطلق کا (جیسے ایک مکان کی مالکیت) اور سبب ملکیت بیان نہ کیا اور گواہوں نے کہا کہ مدعی نے اسے خرید کیا تو صحیح ہے مگر اسکے عکس صحیح نہیں ہے یعنی ملک مقید کا دعویٰ کیا اور شاہدوں نے ملک مطلق کی شہادت دی تو صحیح نہیں ہے (جیسے مدعی کہے کہ یہ مکان میں نے خریدایا اور گواہ کہیں کہ مدعی مالک ہے تو صحیح نہیں ہے)۔
مطابقت لفظی کے معنی	مسئلہ ۵۲۶۔ لفظی مطابقت شاہدین کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بعینہ وہی لفظ دوسرا گواہ بیان کرے جو پہلا کہہ چکا ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ دونوں الفاظ افادہ معنی میں برابر ہوں خواہ وہی لفظ ہو یا اسکا مرادف۔ پس اگر ایک شاہد یہ کہے کہ گواہی دے اور دوسرا عطیہ کی ایک گواہ نکاح کہے گواہی میں اور دوسرا تزویج تو صحیح ہے۔
گواہوں کے بیان میں شخړ متدعویہ کی کمی زیادتی کا اثر	مسئلہ ۵۲۷۔ ایک گواہ نے ہزار روپیہ کی گواہی دی اور دوسرے نے دو ہزار روپیہ کی ایک نے ایک بارطلات کی گواہی دی اور دوسرے نے دو بارطلات کی تو بقول امام صاحب یہ گواہی مقبول نہیں اور بقول صاحبین گواہی اسوجہ سے مقبول ہے کہ دونوں گواہ کمی میں (ایک ہزار یا ایک طلاق) میں تسفیق ہیں اور ایک گواہ منفرد بہ زیادت ہے پس مجتمع علیہ ثابت ہے۔ پس اگر مدعی گیارہ سو کا دعویٰ کرے اور ایک گواہ ہزار کی گواہی دے اور دوسرا گیارہ سو کی تو ہزار ثابت ہوں گے

لیکن اگر مدعی کا دعویٰ ہزار کا ہو تو صحیح نہیں ہے۔  
 اختلاف واقعہ قتل کی گواہی میں۔ مسئلہ ۵۲۸۔ ایک قتل کی گواہی دے کہ تلوار سے قتل کیا دوسرے  
 کہا جبری سے تو مقبول نہیں۔

اثبات عقد میں کمی یا بیشی۔ مسئلہ ۵۲۹۔ اثبات عقد میں کمی و زیادتی کی گواہی مقبول نہیں  
 خواہ مدعی عقد بائع ہو یا مشتری۔ مثلاً ایک گواہ کہے کہ ہزار میں خریدا  
 دوسرا کہے پندرہ سو میں خریدا تو صحیح نہیں ہے اور عقد اجارہ و رہن و صلح و صلح قصاص کا  
 بھی یہی حکم ہے۔

میراث کی گواہی۔ مسئلہ ۵۳۰۔ میراث کی صحت شہادت میں گواہوں کو مورث کی موت اور  
 متروکہ کو دارث کے لئے چھوڑنے کا علم اور سبب وراثت کا بیان ضرور ہے  
 گواہ کا میت کو دیکھنا کافی ہے میت کا نام بیان کرنا شرط نہیں۔

ملک منقضی کی گواہی۔ مسئلہ ۵۳۱۔ ملک منقضی کی گواہی مقبول ہے نہ قبض منقضی کی مثلاً مکان  
 بہ قبضہ مدعا علیہ ہو اور مدعی کے گواہ بیان کریں کہ اس سے پہلے مدعی کے  
 قبضہ میں تھا تو صحیح نہیں ہے بسبب احتمال اس امر کے کہ اس کا قبضہ کس طرح کا تھا بہ خلاف اگر  
 اگر ملک کی گواہی دین تو صحیح ہے۔

اقرار مدعا علیہ کا اثر۔ مسئلہ ۵۳۲۔ مدعا علیہ کہے کہ مدعی کے قبضہ میں وہ چیز تھی مگر ناعن  
 تو اس سے قبضہ مدعی ثابت ہوگا اور اسکے بعد عصب پر گواہی قائم  
 ہوگی تو مسموع ہوگی۔

ملک زمان گزشتہ کا دعویٰ۔ مسئلہ ۵۳۳۔ مدعی نے ملک زمان گزشتہ کا دعویٰ کیا اور گواہوں نے  
 ملک فی الحال کی گواہی۔ ملک فی الحال کی گواہی ہی تو مقبول نہیں۔

فروع کو اصل کی شہادت کی۔ مسئلہ ۵۳۴۔ فرع کو اصل کی شہادت کی شہادت دینا جائز ہے لیکن  
 شہادت دینا جائز ہے اگر اصل فاسق یا گونگا یا اندھا ہو گیا یا یہ کہ اصل نے فرع کو منع کیا کہ تم  
 ہماری شہادت کی گواہی نہ دینا تو فرع کی شہادت باطل ہے لیکن بہ صورت امتناع اختلاف ہی  
 اور بعض کے نزدیک امتناع ناجائز ہے شہادت جائز۔

یہ وہ اجارہ جو اصل مدت میں ہوا اور بعد گزرا جیسے اجارہ مانند دین ہے۔

رجوع عن الشہادت مسئلہ ۵۳۵۔ رجوع عن الشہادت یہ ہے کہ شاہد کہے کہ میں پھرا اور بٹا اُس چیز سے جسکی میں نے گواہی دی اور مثل اس کلام کے لیکن انکار شہادت رجوع عن الشہادت نہیں۔

رجوع کی شرط۔ مسئلہ ۵۳۶۔ رجوع کی شرط مجلس قاضی ہے۔

رجوع شہادت کا نتیجہ مسئلہ ۵۳۷۔ اگر شاہدین نے شہادت سے رجوع کیا قبل اسکے کہ بموجب اُس شہادت کے حکم ہو تو شہادت ساقط الاعتبار رہے اور اُس شہادت پر

قاضی حکم نہ کرے۔ قبل حکم ضمان واجب نہیں ہے اور بعد حکم شاہد پر ضمان واجب ہوگا۔

گواہوں پر تاوان مسئلہ ۵۳۸۔ شاہدین راجعین پر تاوان دینا واجب ہے مشہود علیہ کے اُس مال کا جسکو آٹھون نے تلف کر دیا خواہ مدعی نے قبضہ کیا ہو یا نہ کیا ہو ضمان

دینا ہوگا۔

ایک گواہ پر تاوان مسئلہ ۵۳۹۔ دو گواہوں میں سے ایک پھر گیا تو ضمان بقدر نصف اُسے دینا ہوگا نہ بقدر کل مال کے اور اگر تین شاہدوں میں سے ایک

راجع ہوا تو اُس پر ضمان نہیں بسبب باقی رہنے باقی دو کے۔ اور اگر تین میں سے دو پھر گئے تو دونوں بقدر نصف کے ضمان دیں گے۔ و علی ہذا القیاس۔

شاہد نکاح پر کتاوان نہیں مسئلہ ۵۴۰۔ شاہد راجع پر شہادت نکاح میں (جیسے ہر مثل یا کمتر ہر مثل کی گواہی دی) ضمان نہیں۔ اور اگر مہر سہمی ہر مثل سے زیادہ

ہو تو بقدر زیادت دونوں گواہ تاوان دیں گے۔

شہادت طلاق کو گواہ نہیں مسئلہ ۵۴۱۔ دو گواہوں نے گواہی دی کہ زوج نے اپنی زوجہ کو

تاوان۔ تین بار طلاق قبل دخول کے دی اور دوسرے دو گواہوں نے

ایک بار طلاق قبل دخول کی گواہی دی۔ پھر چاروں شہادت سے پھر گئے تو تین طلاق

کی گواہی والوں پر نصف مہر کا ضمان ہے باتیون پر نہیں۔

اور اگر گواہی طلاق بعد دلی یا بعد خلوت کی دے کے اُس سے پھر گئے تو ضمان نہیں۔

قتل کے گواہ جو چار تین مسئلہ ۵۴۲۔ قتل کے شاہد پھر گئے تو اُن پر قصاص نہ آجگا۔ لیکن اُن پر دیت لازم ہوگی۔ اور ایسے شاہدوں پر کفارہ نہ ہوگا اور نہ وہ میراث

محرور ہو سکیں گے۔ اسی طرح اگر شاہدوں نے قصاص معاف کر دینے کی گواہی دی تو اُن پر

ضمان نہ آئے گا۔

## کتاب الدعوی

دعوے کی تعریف مسئلہ ۵۴۳۔ حاکم کے روبرو جو قول مقبول ہوا اور جس سے طلب حق اپنا غیر شخص سے مقصود ہو وہ دعویٰ ہے۔

اصطلاحات مسئلہ ۵۴۴۔ طالب کو مدعی اور جس سے طلب کرے اسکو مدعا علیہ اور جو چیز مطلوب ہو اُسے شئی مدعا یہ کہتے ہیں۔

رکن دعویٰ مسئلہ ۵۴۵۔ دعوے کا رکن نسبت کرنا ہے حق کا اپنی طرف بروقت نزاع۔

کون دعویٰ کا مجاز ہے مسئلہ ۵۴۶۔ دعوے کا اہل وہ شخص ہے جو عاقل باتیز ہو اگرچہ صغیر یا ذون ہے۔

جواز دعوے کی شرط مسئلہ ۵۴۷۔ جواز دعوے کی شرط قاضی کی مجلس ہے اور موجود ہونا اُسکے خاصم کا ہے۔

شرائط دعویٰ مسئلہ ۵۴۸۔ دعوے کی شرط یہ ہے کہ شئی مدعویہ معلوم ہو اور بعد ثبوت مدعا علیہ پر کسی چیز کو لازم کر دے اور یہ بھی شرط ہے کہ شئی مدعویہ محتمل الثبوت ہو نہ ایسی کہ جسکا وجود باعتبار عقل یا عادت کے محال ہے۔

دعوے کا حکم و سبب مسئلہ ۵۴۹۔ دعوے کا حکم واجب ہونا جواب کا ہے مدعا علیہ نہیں یا مان کر کے اور دعوے کا سبب بقائے حقوق ہے۔

سکوت مدعی علیہ کا اثر مسئلہ ۵۵۰۔ مدعا علیہ اگر سکوت کرے تو وہ منکر دعویٰ سمجھا جائے گا۔

قبضہ ناجائز کا بیان کرنا مسئلہ ۵۵۱۔ مدعی کو بتانا چاہیے کہ مدعا علیہ کے ہاتھ میں مال دعوے میں ضرور ہے (اگر وہ منقولہ ہے) ناحق ہے۔

شئی منقولہ کی حاضری کا استحقاق مسئلہ ۵۵۲۔ مدعی کو شئی منقولہ حاضر کرانیکا حق ہے تاکہ اسکی

لے جسے ولی نے اذن دیا ہو۔

جلد پہلوی ۸۵۳ غایتہ الامارہ و طارما و خطہ طلب۔



طرف اشارہ کیا جائے دعویٰ اور شہادت میں بشرطیکہ اُسکا لانا بلا مشقت ممکن ہو اور اگر دائرہ مال منقولہ ممکن نہ ہو تو اُسکی قیمت بیان کی جائیگی یا قاضی امین بھیجے گا تاکہ اُسکی طرف اشارہ کیا جائے۔

**مسئلہ ۵۵۳۔** دعویٰ عصب بلا بیان قیمت صحیح ہے بشرطیکہ منقولہ قیمت مثلی ہو در صورت انکار مدعا علیہ سے قسم لی جائیگی۔ اور در صورت اقرار بیان قیمت پر جب کہ کیا جائیگا۔ اگر شوغرمقصوب لایق بار برداری ہو تو بیان مکان عصب ضروری ہو اور اگر شوغرمقصوب غیر مثل ہو تو روز عصب جو اُسکی قیمت ہو وہ بیان ضروری ہے۔

**مسئلہ ۵۵۴۔** اگر مختلف اشیاء کی قیمت محل بیان کی تو میں بیان قیمت۔ بھی دعویٰ صحیح ہے۔

**مسئلہ ۵۵۵۔** بعضوں کے نزدیک چوری کے دعوے میں قیمت کا بیان۔ قیمت کا بیان ضرور ہے واسطے نصاب کے۔ باقی اور دعویٰ میں بیان قیمت شرط نہیں ہے۔

**مسئلہ ۵۵۶۔** بیان قیمت عین کے دعوے میں شرط ہے نہ دین کے دعوے میں۔

**مسئلہ ۵۵۷۔** جانور کے دعوے میں نر یا مادہ کا اور قیمت اور عمر کا کیا ضرور ہے۔ بیان اور ودیعت کے دعوے میں مکان ایداع کا بیان ضروری ہے۔

**مسئلہ ۵۵۸۔** غیر منقولہ جائداد کے دعوے میں (مثل سگات میں کیا بیان ضرور ہے) و باغات وغیرہ کے) حدود کا بیان کرنا شرط ہے مگر صاحبین کہے نزدیک در صورت شہرت تحدید شرط نہیں اور اگر جائداد غیر منقولہ کی قیمت کا دعویٰ ہو تو اُسکے حدود بیان کرنا ضرورت نہیں۔

**مسئلہ ۵۵۹۔** جائداد غیر منقولہ کے دعوے میں اُسکی میں حدود کا کتنے حدود بیان کرنا ضرور ہے بیان کافی ہے اگر چوتھی حد ترک کرے تو مضائقہ نہیں لیکن اگر چوتھی حد غلط بیان کی تو صحیح نہیں ہے اور حدود کے بیان کے ساتھ اہل حدود کے نام معلوم و لدت وغیرہ بیان کرنا چاہیے اور یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ مدعا علیہ جائداد متدعویہ کا تابع ہے۔

**مسئلہ ۵۶۰۔** اگر مدعی دین کا دعویٰ کرے خواہ وہ کسی موزونات میں کیا بیان کرنا چاہیے۔

قسم کا ہو (نقد یا کیل یا موزون) تو اس کے وصف کا ذکر کرنا ضرور ہے۔ اور شکایات کے دعوے میں بیان وصف و نوع و جنس و مقدار و سبب و وجوب ضرور ہے۔

**مسئلہ ۵۶۱۔** صحت دعویٰ مدعی کے بعد حسب الطلب مدعی حاکم مدعا علیہ اسکا نتیجہ۔ جواب مدعی طلب کرے گا ورنہ نہیں۔ اگر مدعا علیہ اقبال کرے تو فہما ورنہ بصورت انکار مدعی گواہ لاوے لیکن اگر مدعا علیہ دفع دعویٰ کرنے کو کہے تو قاضی مدعا علیہ کو نہیں بن سکتا کی مہلت دیکھتا ہے۔

**مسئلہ ۵۶۲۔** جبکہ مدعا علیہ کہے کہ نہ اقرار کرتا ہوں نہ اقبال کرتا ہوں تو بقول امام وہ بیتک کہ اقبال یا انکار نہ کرے قید رکھا جائیگا اور بقول ضامن اس سے قسم لیا جائیگی۔ اور بصورت بلا وجہ سکوت کے بھی قید رکھا جائیگا۔

**مسئلہ ۵۶۳۔** اگر متخاصمین رضامند ہو جائیں کہ مدعا علیہ قاضی کے کسی اور کا۔ کہیں اور قسم کھائے تو وہ بری الذمہ ہے تو یہ صحیح نہیں ہے۔ اسوجہ سے کہ قسم قاضی کا حق ہے اور بصورت ایسی قسم کھانے کے مدعی کے دلائل اپنے حق پر قاضی کے نزدیک مقبول ہونگے اور مدعا علیہ کو دوبارہ قسم دینا پڑیگی۔ اسبطح اگر متخاصمین اس پر متفق ہوں کہ اگر مدعی قسم کھائے تو مدعا علیہ ضامن مال کا ہے تو بصورت مدعی کے قسم کھانے کے بھی مدعا علیہ ضمان نہ دیگا۔

**مسئلہ ۵۶۴۔** قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ عموماً گواہ مدعی پر اور قسم منکر پر ہوا کرتی ہے۔ پس اگر مدعی اپنے دعوے کے گواہ لایا یا مدعا علیہ یہ استدعا کرتا ہے کہ مدعی سے قسم لیا جائے کہ وہ حق پر ہے یا گواہ قسم کھا دیں کہ وہ سچے ہیں یا وہ اس گواہی پر حق پر ہیں تو قاضی اسکی خواہش کو نہ مانے گا۔

**مسئلہ ۵۶۵۔** قابض کے گواہ ہوں سے غیر قابض کے گواہ ملک مطلق میں اولیٰ بالقبول ہیں۔ غیر قابض کے گواہ بمقابلہ قابض کے گواہ ہونگے۔

۱۔ کیلی اشیاء یعنی جو۔ ۲۔ وزنی اشیاء جو وزن کے حساب سے شمار کی جاتی ہیں۔

۳۔ یعنی غیر قاضی کے پاس۔ ۴۔ اس لئے کہ قسم مدعا علیہ پر ہے نہ مدعی پر۔ ۵۔ سوائے مقدمات حد و قصاص کے۔

طریق قضایات ہیں۔ مسئلہ ۵۶۷۔ طریق قضاء اثباتہ میں سات ہیں۔ گواہ۔ اقرار۔

قسم۔ انکار قسم۔ قناعت۔ علم قاضی (بقول ضعیف) یعنی قرینہ (مثلاً ایک خالی گھر میں سے ایک شخص گھبرا یا ہوا چھری خون سے بھری ہوئی لئے نکلا۔ اس گھر میں فوراً لوگ گئے تو دیکھا کہ ایک آدمی مذبح پر پڑا ہوا تو وہ شخص اس کے قتل میں ماخوذ ہوگا۔

گواہ مقبول ہو کر گواہ پہلے مسئلہ ۵۶۸۔ گواہ مقبول ہونے کے بعد مدعی نے قائم کیا تو قسم سے گواہ ہونے پر پیش کی نیو انکار کر سکتا ہے پہلے مدعی کہ چکا ہو کہ میرے گواہ نہیں۔ (بقول امام محمد) مگر بقول

امام صاحب کے جبکہ مدعی نے ایک مرتبہ کہا کہ گواہ نہیں ہیں تو پھر گواہ مقبول نہیں ہوں گے اور اسی طرح گواہ مقبول ہیں غالیہ کی قسم کے بعد جیسے گواہ مقبول ہیں بعد قضا بالانکول کے پس اگر مدعی نے دعویٰ مال بلا اظہار سبب کیا اور مدعا علیہ نے قسم کھائی پھر مدعی نے گواہ قائم کئے تو مدعا علیہ اپنی قسم میں حاث ہوگا۔ اور اگر دعویٰ باظہار سبب کیا گیا تھا اور مدعا علیہ قسم کھائی کہ اس پر دین نہیں ہے پھر مدعی نے سبب پر گواہ قائم کئے تو مدعی اور مدعا علیہ کا کذب ظاہر نہ ہوگا۔

نکاح و رجعت میں منکر مسئلہ ۵۶۹۔ نکاح و رجعت میں (خواہ مرد منکر ہو یا عورت) منکر کو قسم نہ دی جائیگی۔ کو قسم نہیں دی جائیگی اور ایلا میں بعد مدت کے اور قیوت و نسب

دولار مولات اور عدا اور لعان میں بھی قسم منکر کو نہیں دی جائیگی بقول امام صاحب کے لیکن بقول صاحبین (جو مفتی ہے) سوائے حدود کے اور سبب میں قسم لی جائیگی۔

سارق سے قسم مسئلہ ۵۷۰۔ سرقہ کے مقدمات میں سارق سے قسم لی جائے گی لی جاسکتی ہے۔ اور بصورت نکول تاوان مال لازم آئیگا۔

شبہ نیاں کی وجہ سے مسئلہ ۵۷۱۔ اگر مدعا علیہ نے کہا ہو کہ میرے پاس دفع دعویٰ بعد انکار بھی گواہی مقبول ہوگی کی وجہ نہیں ہے پھر دفع دعویٰ کی وجہ لایا یا گواہ نے اکیترتہ کہا ہو

کہ میری گواہی نہیں پھر اس نے گواہی دی تو قول صحیح یہ ہے کہ مقبول ہوگی۔ بوجب شبہ نیاں کے۔

قسم کس کی دی جائیگی مسئلہ ۵۷۲۔ قسم ہمیشہ خدا سے پاک کی دی جائیگی اور نام کے ساتھ

اوصاف مقدسہ کے لگانے سے قسم سخت و شدید ہو جاتی ہے۔ (مثلاً قسم ہے اُس اللہ پاک کی جسکے سہارا کوئی معبود برحق نہیں۔)

**مسئلہ ۵۷۳۔** یہودی سے قسم | اللہ کی جسے موسیٰ علیہ السلام پر تورات اتاری۔ اور نصرانی سے لینے کا طریقہ۔  
اس طرح کہ قسم ہے اُس خداے پاک کی جسے عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اتاری اور مجوسی اس طرح جسے آگ پیدا کی۔

**مسئلہ ۵۷۴۔** گونگے کو اس طرح پر حلف دیا جائیگا کہ حاکم اُس سے گونگے اور بے ذمہ کو | کہے تجھ پر عہد ہے خدا کا اور اسکا یشاق اگر ایسا اور ایسا ہوا اگر وہ قسم دینے کا طریقہ۔  
سرسے اشارہ کرے کہ ہاں تو سمجھا جائے گا کہ اُس نے حلف کیا اور اگر انکار کا اشارہ کرے تو نکل سمجھا جائیگا اور اگر گونگا بہرا بھی ہو تو قسم لکھے تاکہ وہ اسکا جواب لکھے اپنے خط سے۔ اگر لکھنا نہ جانتا ہو تو اشارہ سے قسم لجا لے گی اور اگر گونگا بھرا و اندھا بھی ہو تو اسکے باپ یا وصی کو قسم دیجائیگی۔ یا ایسے شخص کو جسے قاضی اُسکی طرف منسوب کرے۔

**مسئلہ ۵۷۵۔** بائع و مشتری مقدار شن یا اُسکے وصف یا جنس میں گواہ مقدم ہیں۔ | اختلاف کریں تو گواہ لائیگا اُسکے واسطے حکم ہوگا۔ اور اگر دونوں گواہ لائین تو مثبت زیادت کی واسطے حکم ہوگا۔ بصورت اختلاف شن برہان بائع مقدم ہیں اور بصورت اختلاف بیع برہان مشتری مقدم ہیں۔ اور بصورت اختلاف شن و بیع دونوں شن کی نسبت بائع کو اور بیع کی نسبت مشتری کے گواہ مقدم ہیں۔ اور اگر دونوں ایک دوسرے قول پر بھی رضامند نہ ہوں اور گواہ بھی نہ لائین تو دونوں کو قسم دیجائیگی۔ ابتداء قسم کی مشتری ہوگی جبکہ میں کی بیع دین سے ہو ورنہ قاضی کو اختیار ہے مگر دونوں پر قسم نہیں بعد تلف بیع بہ قبضہ مشتری یا عیب دار ہو جانے یا اُسکی ملک سے ہٹ جائیکے بعد لیکن فقط مشتری قسم کہائیگا جبکہ بیع کو بائع کے یا غیر مشتری نے تلف کیا ہو بشرطیکہ شن دین (مثلاً روپیہ یا دینار یا درم) ہو اور بصورت بیع مقابلہ دونوں قسم کھائینگے۔

**مسئلہ ۵۷۶۔** بعد اقالہ بیع جبکہ گواہ موجود نہ ہوں اور مقدار شن میں | اقالہ بیع کر بعد قسم کس پر ہے۔  
اختلاف ہو تو بائع و مشتری دونوں قسم کھائینگے۔ بشرطیکہ بوجہ اقالہ بیع بائع کو اور شن مشتری کو پھیر نہ دیا گیا ہو۔

اختلاف مقدار مہر میں  
کس بیگواہ لازم ہیں

مسئلہ ۵۷۷۔ جب مقدار مہر میں زوجین اختلاف کریں تو دونوں گواہ  
لازم لیکن عورت کے گواہ اولیٰ ہیں جبکہ اسکا مہر مثل زوج کے قول کے  
برابر ہو یا اس سے کمتر اور اگر مہر مثل زوج کے قول کے برابر یا کمتر ہو تو گواہ زوج کے  
اولیٰ بالقبول ہیں۔ اگر دونوں گواہ نہ لاسکیں تو دونوں کو قسم دیجائیں۔

زوجین میں کسی شجر کی ملکیت  
کی بحث ہو تو کسا قول معتبر

مسئلہ ۵۷۸۔ زوجین کسی شجر کی ملک میں اختلاف کریں تو ہر واحد کا  
قول قسم کے ساتھ مقبول ہوگا اس شجر کی نسبت جو اس کے لائق ہو  
اور اگر وہ شجر دونوں کے لائق ہے یا زوج کا ریکر ہے کہ اسی چیز کو بناتا ہے تو زوج کا قول  
بقسم مقبول ہوگا۔

جانور سوار کو لگانا نہ باگ  
پکڑنیوالے کو۔

مسئلہ ۵۷۹۔ اگر ایک شخص جانور پر سوار ہو اور دوسرا گھام  
پکڑے ہوے اور دونوں دعویٰ کریں تو جانور کا سوار حق دار قرار  
دیا جائیگا نہ باگ پکڑنے والا۔

دفع دعویٰ بعد برہان بھی  
صحیح ہے۔

مسئلہ ۵۸۰۔ دفع دعویٰ جیسے قبل برہان مدعی صحیح ہے مدعی بھی  
بعد برہان بھی اور اس طرح قبل حکم بھی صحیح ہے جیسے بعد حکم  
صحیح ہے۔

عورت زندہ کو نکاح کا  
دعویٰ۔

مسئلہ ۵۸۱۔ اگر عورت زندہ کے نکاح کا دعویٰ دو شخصوں نے  
ایک ہی وقت کیا اور دونوں گواہ ایک ساتھ لائے تو دونوں کی  
حجت ساقط الاعتبار ہوگی۔ اگر عورت کے اولاد ہوگی تو اسکا نسب دونوں سے ثابت  
ہوگا۔ اگر عورت میت ہے تو دونوں مدعیوں کے واسطے نکاح کا حکم ہوگا یعنی نصف  
نصف مہر دونوں پر لازم آوے گا۔ اور اگر ایک مدعی گواہ لایا اور اسکے واسطے حکم ہو گیا  
پھر دوسرا مدعی گواہ لایا تو اسکے واسطے حکم ہوگا۔

ایک شجر کے دو عینین  
کون کس پر مقدم ہے

مسئلہ ۵۸۲۔ عموماً جب ایک چیز کے دو شخص مدعی ہوں تو جو تاریخ  
وقت قبل کا بیان کرے اسکی حجت مقدم ہوگی البتہ والے پر اگر دونوں  
وقت کا ذکر نہ کریں تو نصف نصف دونوں کو ملے گی۔

زیادتی شہود سے ترجیح  
نہیں دیجا سکتی۔

مسئلہ ۵۸۳۔ صرف زیادتی شہود سے ترجیح نہیں دیجا سکتی اسلئے  
کہ قوت دلیل سے ترجیح ہوتی ہے نہ کہ کثرت سے۔

**مسئلہ ۵۸۴۔** جس دیوار پر ایک شخص کی کڑیاں رکھی ہوں یا شخص کی ہونگی  
 وہ اسی شخص کی ہے۔ ورنہ نہیں۔ لیکن جو دھتیاں کہ جبر رکھی گئی ہوں ان کے اٹھانے کا حق مطالبہ صلح اور عفو اور ابراہیم وغیرہ سے بھی ساقط نہیں ہوتا۔

**مسئلہ ۵۸۵۔** ایک شخص نے ایک صغیر کو کہا کہ وہ زید زعائب کا بیٹا ہے پھر کہا کہ میرا بیٹا ہے تو اسکا بیٹا نہ ہو سکیگا گو زید اسکی فرزند کی مانند ہو اسکا بیٹا نہ ہو سکیگا کہ یہ صغیر میرا بیٹا ہے پھر کہا کہ میرا نہیں ہے تو اسکی نفی صحیح نہ ہوگی لیکن جس صورت میں کہ باپ اقرار نسب کا منکر ہو اور بیٹا اقرار پدر کے گواہ لاتے تو مقبول ہونگے۔

**مسئلہ ۵۸۶۔** اگر ایک شخص نے کہا کہ میں زید کا وارث نہیں ہوں پھر اس نے یہ بیان دہرے وارث دعویٰ کیا تو صحیح ہے اسلئے کہ نسب میں تناقض معاف ہے۔

**مسئلہ ۵۸۷۔** شوہر مدعی ہے کہ لڑکا میرا ہے (دوسری شوہر) اور عورت مدعی ہے کہ لڑکا میرا ہے (دوسرے شوہر سے) تو اگر دونوں نے ایک ساتھ دعویٰ کیا تو وہ دونوں کا بیٹا قرار دیا جائیگا بشرطیکہ لڑکا اپنا حال بیان نہ کر سکتا ہو۔ اگر وہ بیان نہ کر سکتا ہو تو جبکی وہ تصدیق کرے اسی سے اسکا نسب ثابت قرار دیا جائیگا۔ اگر ایک ساتھ زمین نے دعویٰ نہ کیا ہو تو جس نے پہلے دعویٰ کیا تھا اسکا بیٹا ٹھہرے گا۔

**مسئلہ ۵۸۸۔** پوشیدگی کے مکان میں تناقض معاف ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ فلان میری رضیعہ ہے پھر اپنی خطا کا معترف ہوا تو اسکا دعویٰ خطا میں صحیح ہے۔

**مسئلہ ۵۸۹۔** برہان کے ساتھ قسم نہیں لیجاتی مگر تین سالوں میں برہان لی جائیگی۔ دعویٰ دین میت میں۔ اور دعویٰ استحقاق بیع میں۔ دعویٰ عقد آب و عین میں۔ دین میت یہ کہ متوفی بر کسی قسم کا دعویٰ کیا ہو اور استحقاق بیع یہ کہ

۱۔ دیوار متاعہ فدیہ کی نشانیں آدمی آدمی دوسری دیوار غیر متاعہ میں متاعہ ہوں۔ ۲۔ غلام گریختہ۔

بیع مشتری کے پاس متحن غیر نکلے گو اہوں سے تو مشتری کو متحن سے قسم لینا جائز ہے۔ دعویٰ عبد ابوق یہ کہ قاضی نے غلام گریختہ کو گرفتار کیا ایک شخص اُسکا مدعی ہے تو اُس سے قسم لینا بیگی کہ ہنوز وہ غلام اسکی ملک میں ہے۔ جب مدعا علیہ اقرار کا مدعی ہو تو ثبوت دعویٰ کے لئے گواہ لانے کی حاجت نہیں ہے مگر پانچ صورتوں میں۔ وکالت میں۔ وصایت میں۔ دیہ کی اثبات میں میت پر۔ استحقاق میں مشتری سے۔ دعویٰ غلام گریختہ میں۔

حق مجہول میں قسم لینا مسئلہ ۵۹۰۔ حق مجہول غیر معین کے لئے قسم لینا جائز نہیں ہے۔ مگر چار صورتوں میں۔ سرقہ۔ غصب۔ خیانت۔ زہن مجہول میں اور جبکہ وصی یتیم یا متولی وقف کو قاضی متہم جائے۔

غاصب و مفسوب منہ مسئلہ ۵۹۱۔ اگر مفسوب منہ نے کہا کہ میرے کپڑے کی قیمت میں اختلان قیمت کی صورت میں سو روپیہ تھی اور غاصب نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں لیکن اُسکے سو روپیہ تک نہ پہنچے تھے تو غاصب کی تصدیق ہوگی۔ اُسکے قسم کھانیکے ساتھ اور اس پر بیان قیمت لازم ہوگا اگر وہ قیمت نہ بیان کرے تو اُسے یوں قسم کھانا پڑے گی کہ واللہ اسکی قیمت سو درم تھی پھر مفسوب منہ سے بھی قسم لجاے گی کہ آیا اسکی قیمت سو درم تھی۔ اگر وہ قسم کھائے تو غاصب سے سو روپیہ لےگا۔

## کتاب الاقرار

تعریف اقرار۔ مسئلہ ۵۹۲۔ اقرار عبارت ہے غیر شخص کے اُس حق کی خبر دینے سے جو مقر پر ثابت اور لازم ہو۔ اقرار کرنیوالے کو مقر اور جبکہ حق بیان کیا اُسے مقر لہ اور حق کو مقر کہتے ہیں۔

شرائط معلقہ اقرار۔ مسئلہ ۵۹۳۔ مقر کا عاقل و بالغ۔ حر۔ بیدار ہونا شرط ہے مقر لہ کا عاقل ہونا شرط نہیں ہے۔ عبد ماذون یا صغیر ماذون یا معتوقہ ماذون کا اقرار معلق بہ تجارت صحیح ہے۔ سو تا ہوا اور بیہوش مجنون کے مانند ہے جس کا اقرار صحیح نہیں ہے۔

**مسئلہ ۵۹۳۔** اقرار حجت ہے اپنی ذات کے حق میں پس جبکہ ایک شخص نے حکم اقرار کیا ایک شہر کی نسبت یہ اقرار کیا کہ وہ رید کی ہے تو اسکو تسلیم کرنا اس مال کا مقر لہ کو لازم ہوگا تو مقر اس مال کا مالک تھوڑی ہی مدت کے لئے ہو۔

**مسئلہ ۵۹۵۔** زوجیت کا اقرار عورت کی جانب سے بلا شہود صحیح ہے۔

**مسئلہ ۵۹۶۔** طلاق وعتاق کا اقرار جبکہ جبراً کرایا جائے صحیح نہیں بوجہ جبر کے۔

**مسئلہ ۵۹۷۔** اگر مدعا علیہ نے گواہ قائم کئے کہ مدعی نے اقرار کیا ہے کہ اسکا حق جانب مدعا علیہ کچھ نہیں ہے یا عین مدعا بہ مدعا علیہ ملکیت ہے تو گواہ مقبول ہونگے۔

**مسئلہ ۵۹۸۔** بعد دعوی ملک اور اقرار کے مدعا علیہ اگر اقرار کرنے کا منکر ہو تو اس سے اقرار پر قسم نہ لی جائیگی بلکہ مال مدعا بہ پر قسم لی جائے گی۔

**مسئلہ ۵۹۹۔** مقر لہ نے مقر کا اقرار رد کیا بعد اسکے قبول تو یہاں اقرار رد ہو جاتا ہے رد کر دینے سے (جیسے ہیہ و غیرہ) و مان صحیح نہیں اور جو چیز رد کر دینے سے رد نہیں ہوتی (جیسے نسب و غیرہ) تو اس میں اگر اقرار کر لیا اور بعد رد کرینے مقر لہ دعوی کر لیا تو مقبول ہے۔ لیکن کسی حال میں اقرار بعد قبول رد کر دینے سے رد نہیں ہوتا۔

**مسئلہ ۶۰۰۔** حق معلوم یا مہول کا اقرار صحیح ہے۔ مہول کا اسواط اور جہالت مقر لہ صحیح ہے کہ جہالت مقر بہ کی ضرر نہیں کرتی مگر جبکہ مقر ایسا سبب بیان کرے جسکو جہالت مضر ہے (جیسے بیع و اجارہ) تب صحیح نہیں بہ خلاف اسکے کہ مقر کی جہالت ہمیشہ مضر ہوتی ہے مثلاً یوں کہنا کہ ہم لوگوں میں سے ایک شخص پر نہر اور درم تیرے ہیں تو معلوم نہیں ہوتا کہ کس پر ہیں۔

**مسئلہ ۶۰۱۔** مقر لہ کی جہالت فاحش نہ ہو تو ضرر نہیں کرتی چنانچہ یہ اقرار کہ ان دو شخصوں میں سے ایک کا مجھ پر اتنا ہے تو صحیح ہے اور مقر پر جبر کیا جائے



سبب مجہول ہونے مدعی کے۔

مسئلہ ۴۰۲۔ مقرر کو اس مقدمہ کا بیان کرنا لازم ہوگا جسکو اس نے مقرر کو مقدمہ میں مجہول بیان کیا ہو اس طرح جبکہ حق مجہول کا اقرار کیا تو اس پر اس کا جانا ضرور ہے۔

بیان لازم ہے۔

مسئلہ ۴۰۳۔ جبکہ صرف یہ اقرار کرے کہ مجھ پر فلان شخص کا مال ہے تو اقرار مال و درہم مقرر کی تصدیق ایک درہم سے کمترین نہ ہوگی اور اگر کہا کہ مجھے درہم ہیں تو میں درہم سے کمترین نہ ہوگی اور اگر اقرار کیا کہ مجھ پر درہم کثیرہ ہیں تو دس درہم سے کمترین تصدیق نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴۰۴۔ اگر یوں کہا کہ میرا سب مال فلان شخص کا ہے یا میرے مال و درہم سے اس کے اتنے ہیں تو یہ قول ہی ہے نہ اقرار اس لئے کہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب مقرر نے مقدمہ کو اپنے ملک کی طرف مضاف اور منسوب کیا تو وہ ہی ہوگا۔

مسئلہ ۴۰۵۔ ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ کیا تیرے اوپر میرے ہزار روپیہ ہیں یا نہیں اور اس نے کہا کہ کیوں نہیں تو یہ اقرار ہوگا ہزار روپیہ کا اور اگر صرف بیان کیا کہ تو اقرار ہوگا مگر بعض کے نزدیک یہ بھی اقرار ہوگا۔

مسئلہ ۴۰۶۔ سر سے اشارہ کرنا بولتے آدمی کا اقرار نہیں ہے بولتے آدمی کا اشارہ بلکہ گونگے کا اشارہ کرنا اقرار ہوگا مگر نو صورتوں میں بولتے ہوئے کا اقرار کرنا۔

بھی اشارہ سے اقرار صحیح ہوگا۔ نسب۔ اسلام۔ کفر۔ کافر کے امان دینے میں۔ فتویٰ دینے میں۔ تحرم کے اشارہ میں شکار کی طرف۔ استاد علم کا اشارہ روایت حدیث میں طلاق کا اشارہ۔ قسم کے بعد قسم پر اشارہ کرنے میں۔

مسئلہ ۴۰۷۔ جب منظوف کا اقرار کرے تو ظرف بھی اس میں داخل ظرف بھی لازم ہوگا۔ سمجھا جائیگا اور اگر وہ چیز منقولہ ہو یعنی جسکی نقل و حرکت ہو سکتی ہے

تو ظرف و منظوف دونوں مقرر پر لازم ہونگی۔ جیسے کہا کہ مجھ پر جانور ہے خیمہ میں تو جانور خیمہ دونوں مقرر پر لازم ہونگے اور اس طرح انگوٹھی کے اقرار میں اس کا حلقہ اور انگین اور تلوار کے اقرار میں اس کا پتلا اور کوٹھی و نیام داخل سمجھا جائیگا۔ اور یہ کہنے سے کہ مجھ پر کچور ہے تو کرے میں یا طعام ہے برتن میں یا کشتی میں یا کپڑا ہے رومال میں یا کپڑے میں

سلفہ کیونکہ ایک درہم کو صرف میں مال شمار نہیں کرتے

ظرف و ظروف و دونوں لازم ہونگے۔

ایک سے دس تک کا مسئلہ ۶۰۸۔ اگر اقرار کرے کہ مجھ پر فلاں شخص کا ایک درم سہ دس اقرار۔

تک ہے یا مابین ایک درم کے دس تک تو اس پر نو درم لازم ہونگے۔  
 مسئلہ ۶۰۹۔ اُس حل کا اقرار صحیح ہے جسکا موجود ہونا متسل ہے اقرار کے  
 اگرچہ غیر انسان کا حل ہو جیسے کوئی شخص کسی جانور یا لونڈی کے حل کا دوسرے  
 شخص کے لیے اقرار کرے اس طرح کہ اس لونڈی یا اس جانور کا بچہ فلاں شخص کا ہو۔

مشابہت خط اقرار کے مسئلہ ۶۱۰۔ برہنہ اقرار نامہ مدعا علیہ مدعی نے دعویٰ کیا مدعا علیہ نے  
 ثبوت کیلئے ناکافی ہے۔  
 تحریر و ستادین سے انکار کیا جب مدعا علیہ سے کچھ لکھا کہ اس اقرار نامہ  
 اس خط کو ملایا تو خط اس اقرار نامہ کے خط سے مشابہ نکلا باوجود مشابہت خط کے بدون گواہی  
 دعویٰ مدعی ثابت نہوگا۔

دارث متونی پر مدین کی مسئلہ ۶۱۱۔ متونی کے وارثوں پر متونی کے دین کا دعویٰ کیا گیا۔  
 ایک وارث نے اقرار کیا اور باقی وارثوں نے انکار تو مقرر یہ وہ  
 سب دین لازم آئیں اور جو مال وراثت میں آئے ملا ہو اُس سے وہ دین ادا ہوگا نہ اسکی  
 جائداد خاص سے اور بقول بعضوں کے بقصد اپنے حصہ کے وہ ذمہ دار ہوگا۔

اقرار کے بعد اسکے مسئلہ ۶۱۲۔ بعد اقرار مقرر نے دعویٰ کیا کہ وہ جھوٹا ہے اپنے اقرار میں  
 جھوٹے ہوئیکا دعویٰ  
 تو مقرر سے قسم لیا گئی اس امر پر کہ مقرر اپنے اقرار میں جھوٹا نہیں ہے اور  
 اسے صلح اگر مقرر دارث مقرر کے اقرار کے جھوٹے ہوئیکا دعویٰ کرے تو مقرر سے قسم لیا گئی  
 اس بات کی کہ مدعی کا مورث کا ذب نہ تھا اپنے اقرار میں۔

اقرار مشروط مسئلہ ۶۱۳۔ اقرار بشرط جائز ہے پس اگر کوئی کہے کہ میرے اوپر ہزار درم ہیں اُس شرطیہ کے زرضن کی بابت جس پر میں نے ہنوز قبضہ نہیں کیا یعنی مدعی نے  
 کو اقرار کے ساتھ ملا کے بولا ہو اور شرطیہ کو معین کر دیا ہو اور حالانکہ شرطیہ معین مقرر کے  
 پاس ہے تو اگر مقرر شرطیہ معین مقرر کو تسلیم کرے تو مقرر ہزار درم لازم ہونگے ورنہ نہیں اور  
 اگر شرطیہ معین نہ کیا ہو تو ہر حال میں ہزار درم اُس پر لازم ہونگے اور اسکا یہ قول کہ میں نے  
 قبضہ نہیں کیا لغو قرار دیا جائیگا۔

## اقرار مرض کا بیان

مستلک ۶۱۴۔ مریض کا اقرار دین اجنبی غیر وارث کے لئے اُس کے تمام مال سے نافذ ہوگا مگر صحت کا دین مرض کے اقرار پر مقدم ہے۔

مستلک ۶۱۵۔ عین کا اقرار بحق غیر وارث مریض کے تمام متروکہ سے نافذ ہوگا مگر جبکہ یہ معلوم ہو کہ مریض اجنبی کو اپنی حالت بیماری ہی میں مالک بھی کرتا ہے (پہلے سے تملیک نہیں ہے) تو یہ تملیک مقید بہ ثلث مال ہوگی۔

مستلک ۶۱۶۔ ایک شخص نے اپنی حالت مرض میں کچھ خرید ۱۱ اور زرخش ادانہ کیا تھا کہ مر گیا تو بائع قیمت لینے میں اور قرض خواہوں کے مثل ہر مگر جبکہ شریعہ بائع کے قبضہ میں ہو تو وہ مقدم ہے اور وہ اصل شے

بیع کی قیمت سے بائع کا زرخش ادا کیا جائیگا اگر کچھ بچے تو وہ متروکہ متونی میں شامل کیا جائیگا اور اگر قیمت کم آئے تو بقدر کمی بائع مثل اور قرض خواہوں کے ہوگا یعنی تعداد کمی کو مثل اور قرض خواہوں کے لیا۔

مستلک ۶۱۷۔ مریض نے ایک کے دین کا اقرار کر کے پھر دوسرے کے دین کا اقرار کیا تو دونوں مقرلہ بہ حساب رسدی پا دیں گے خواہ دونوں اقرار ساتھ کیے گئے ہوں یا علحدہ علحدہ۔

مستلک ۶۱۸۔ پہلے مریض نے دین کا اقرار کیا پھر ودیعت کا تو دونوں مقرلہ اقرار۔ حصہ رسدی پا دیں گے اور اُس کے بالعکس یعنی پہلے ودیعت کا اقرار کیا ہو اور بعد دین کا تو ودیعت مقدم ہے دین بہ کیونکہ ودیعت کے اقرار سے مقرلہ اسکا اکاٹ ہو گیا تو اب غیر کے مال میں اقرار دین جائز نہیں۔

مستلک ۶۱۹۔ مریض کو اپنے مدیون کا دین معاف کرنا جبکہ وہ خود بھی مدیون ہے صحیح نہیں خواہ مدیون وارث ہو یا غیر وارث اور جیلہ ابراہ دین یہ ہے کہ مریض یوں نہ کہے کہ میں نے دین معاف کیا بلکہ یوں کہے کہ

لے یعنی مریض عرض الموت۔ لے یعنی ایسا اقرار جس سے حالت صحت کی تملیک ثابت ہو۔

کہ اسپر میرا کچھ نہیں ہے (خواہ وہ وارث ہو یا غیر وارث) تو اسطرح معافی دین قضا صحیح ہے نہ وراثت نہ بھائی اس کے اگر بیٹی یہ اقرار کرے کہ فلان شو میرے باپ یا ماں کی ہے میرا اسمیں کچھ نہیں تو یہ اقرار صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۴۲۰۔ مریض کا اقرار بہ حق وارث جائز نہیں خواہ اقرار دین کا ہو یا عین کا (اس لئے کہ یہ وصیت ہے اور وصیت بہ حق وارث ناجائز ہے) لیکن جبکہ باقی وارث مریض کی تصدیق کریں تو یہ اقرار صحیح ہے۔

مریض بعد صحت کے مرتبا  
تو اقرار صحیح ہے۔  
مسئلہ ۴۲۱۔ اگر مریض نے اقرار مذکور بالا کیا اور پھر تندرست ہو گیا اس کے بعد مرا تو اقرار جائز ہوگا بوجہ عدم مرض الموت کے۔

مسئلہ ۴۲۲۔ اگر مقررہ پہلے مر گیا مریض سے یعنی مریض مقررہ کے بعد مرا اور مقررہ کے وارث مریض کے بھی وارث ہیں تو یہ اقرار جیسے اجنبی کے حق میں جائز ہوتا اسی طرح جائز ہوگا۔

مسئلہ ۴۲۳۔ ودیعت مستہلکہ کا اقرار صحیح ہے بھون وارث بھی یعنی مریض کا یہ کہنا کہ میرے پاس اس وارث کی ودیعت تھی وہ میں نے تلف کر ڈالی صحیح ہے۔

اعتبار وراثت اقرار  
مریض میں۔  
مسئلہ ۴۲۴۔ مریض کے وارث ہونیکا اعتبار موت کے وقت ہے نہ اقرار کے وقت تو اگر مریض اپنے بھائی کے حق میں اقرار کرے اس کے بعد

اس کے لڑکا پیدا ہو تو چونکہ اب بوجہ لڑکے کے بھائی وارث نہ رہا لہذا یہ اقرار جائز ہے لیکن اگر اجنبی کی واسطے اقرار کیا اور بعد مقررہ کسی سبب جدید سے (جیسے نکاح وغیرہ) مقررہ وارث ہو گیا تو یہ اقرار صحیح ہوگا۔

بعد اقرار بوجہ ثبوت نسب  
اقرار باطل ہوگا۔  
مسئلہ ۴۲۵۔ مریض نے ایک اجنبی مجہول النسب کیلئے کسی شو کا اقرار کیا پھر اس نے اس کی فرزند کی کا اقرار کیا اور مقررہ نے (جو تصدیق کی لیاقت رکھتا ہے یعنی حال بیان کر سکتا ہے) اس کی تصدیق کی تو چونکہ اس کا نسب ابتدا سے پیدائش سے ثابت ہوگا لہذا اقرار اول باطل ہوگا۔ اور اگر مقررہ تصدیق نہ کرے یا اس کا

سہ یعنی عقی کی ذمہ داری رہی گو دنیا میں معاف ہو جائیگا۔

نسب معروف ہو کسی اور شخص سے تو اقرار اول صحیح ہوگا۔

**مسئلہ ۴۲۶۔** اگر صغیر نابالغ مجهول النسب کی فرزندگی کا اقرار کیا مرنے سے  
اور حالانکہ اُسکی عمر ایسی ہے کہ اس عمر والے کا ویسا لڑکا ہو سکتا ہے تو اگر لڑکے نے جو  
بابتیں تصدیق کی تو اُسکا نسب ثابت ہوگا اور اگر وہ صغیر بے تمیز ہے تو بلا اُس کی  
تصدیق کے نسب ثابت ہوگا۔

**مسئلہ ۴۲۷۔** عورت کا یہ اقرار صحیح ہے کہ یہ میرا لڑکا ہے اگر ایک عورت  
اقرار بالنسبین گواہی دے یا اگر دو ان تین ولد کی گواہی دے۔

عورت کی گواہی اسوقت شرط ہے جبکہ تجاہد ہو اور قابله کی گواہی جب ضرور ہے کہ جب  
تین ولدین اختلاف ہو اور ولادت پر تضاد ہو۔

**مسئلہ ۴۲۸۔** ایسا اقرار حسین غیر پر نسب ڈالنا منظور ہو مثلاً بھائی یا چچا یا  
دادا یا پوتا ہو نیکا اقرار کرنا صحیح نہیں ہے غیر شخص کے حق میں مگر جبکہ  
شہادت سے ثابت ہو جائے یا مقرر علیہ یا اسکا وارث مقرر کی تصدیق کرے۔

**مسئلہ ۴۲۹۔** ایک متنی کے دو بیٹے ہیں اور وہ سو روپیہ کسی پر قرض چھوڑ  
کچھ نہ لینگا۔ مرا ایک بیٹے نے کہا کہ میرا باپ پچاس روپیہ مدیون سے لچکا ہے تو مقرر  
کچھ نہ لینگا البتہ پچاس لینے کا دوسرا میٹھا حجاز ہوگا۔

**مسئلہ ۴۳۰۔** آزاد۔ عاقلہ۔ بالغہ نے اجنبی کے دین کا اقرار کیا اور زوج نے  
تکذیب کی تو یہ اقرار زوج کے حق میں بھی صحیح ہے بقول امام ابی حنیفہ  
نافذ ہوگا۔

**مسئلہ ۴۳۱۔** اس مست کا اقرار جو حرام اور مست نشہ پیکرست ہوا ہو صحیح ہے  
ہر حق میں مگر جبکہ نشہ جبراً ہوا ہو یا اور مباح طریقے سے مست ہو گیا ہو تو اقرار صحیح نہیں ہے۔  
**مسئلہ ۴۳۲۔** اقرار مردود ہو جاتا ہے مقررہ کے رد کرنے سے لینے  
مردود ہو جاتا ہے۔ جبکہ مقررہ مقرر کی تکذیب کرے تو اقرار باطل ہو جائے گا۔

**مسئلہ ۴۳۳۔** تا حد کلیہ صلاحیت اور عدم صلاحیت رد کا یہ ہے کہ اگر  
عقد میں مال کی ملکیت ہے خواہ کی طرح سے ہو وہ قابل رد ہے اور اگر ملکیت  
فائدہ کلیہ صلاحیت و عدم صلاحیت رد کا۔

یعنی کوئی منکر ولادت ہو اسطرچہ کہ یہ اسکا لڑکا نہیں ہے۔

مال نہیں تو وہ قابل رد نہیں۔

مسئلہ ۴۳۴۔ چونکہ ساقط چیز پھر عود نہیں کرتی اسلئے کسی چیز کا اقرار دعویٰ خطائی الاقرار کیا اور پھر خطائی الاقرار کا دعویٰ کیا تو صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۳۵۔ اقرار دین بعد ابرار باطل ہے اور اسے صلح شریعی محال کا اقرار بھی باطل ہے۔

مسئلہ ۴۳۶۔ اگر کوئی کہے کہ میں نے فلان شخص پر دعویٰ کرنا چھوڑا اور آخرت پر اپنا معاملہ تفویض کیا تو اس قول کے بعد دعویٰ سمیع ہوگا

## کتاب الصلح

تعریف صلح مسئلہ ۴۳۷۔ شرح میں صلح اس عقد کو کہتے ہیں کہ جس سے رفع نزاع اور قطع خصومت ہو۔

اصطلاحات اور انکے معنی۔ مسئلہ ۴۳۸۔ صلح کر نیوالے کو مصالح اور جس چیز پر صلح ہو اسے مصالح علیہ اور جس شے کی بابت صلح کی جائے اسے مصالح عنہ کہتے ہیں۔

رکن صلح مسئلہ ۴۳۹۔ رکن صلح کا ایجاب ہے مطلقاً اور مطلوب کا قبول کرنا بھی مگر جبکہ خود مطلوب طلب صلح شروع کرے تو پھر اس کا قبول ضروری نہیں لیکن جبکہ مدعا بہ ایسی شے ہو کہ تعین کر نیسے متعین ہو جائے تو مدعا علیہ کا قبول کرنا باوجود طلب صلح کے ضرور ہے۔

شرط صلح مسئلہ ۴۴۰۔ شرائط صلح یہ ہیں کہ مصالح عاقل ہو (گو بالغ ہو) پس صغیر اذون اور عید اذون کی صلح صحیح نہ ہوگی اگر وہ نقصان صریح سے نہ لگتی ہو۔ جبکہ مصالح علیہ پر قبضہ کی ضرورت ہو تو اس کا معلوم ہونا بھی شرط ہے۔ مصالح عنہ ایسا جن کو جس عوض لینا اور اس کی بدلائی درست ہو اگرچہ وہ جن مال نہ ہو خواہ وہ جن مجہول ہو یا معلوم۔ جیسے دعویٰ مال غیر معین یا قصاص و تعزیر وغیرہ اور اگر مصالح عنہ اس قسم کا جن ہو جس کا عوض لینا جائز نہیں ہے جیسے جن شفعہ و حد قذف و حد زنا و حاضر ضامنی وغیرہ تو صلح

الہ چونکہ جن شفعہ مال نہیں اسلئے صلح ناجائز ہے لیکن جن شفعہ کے دعویٰ میں صلح جائز ہے یہاں مراد یہ ہے کہ بابت جن شفعہ سے صلح صحیح نہیں۔

صحیح نہیں ہے بلکہ ایسی صلح سے عن شفعہ وغیرہ بھی باطل ہو جاتے ہیں۔

**مسئلہ ۶۴۱۔** صلح کا حکم یہ ہے کہ مصالح علیہ مدعی کی ملک اور مصالح عنہ مدعا علیہ کی اثر صلح ملک (اگر مدعا علیہ دعویٰ کا مقرب ہو) ہو جاتی ہے۔

**مسئلہ ۶۴۲۔** صلح صحیح ہے جبکہ مدعا علیہ منکر ہو یا مقرر ہو یا سکوت کرے اور صلح صحیح ہے ہر قسم کی مگر وہ صلح جو حرام کو حلال کرے جائز نہیں (لیکن دفع ظلم کے لیے رشوت دینا جائز ہے)

**مسئلہ ۶۴۳۔** صلح مع الاقرار مثل بیع کے ہے پس اگر بمقابلہ مال صلح ہو تو اس میں بیع کے احکام جاری ہونگے (مثل خیاء شرط اور خیاء عیب اور خیاء روث وغیرہ) پس اگر مصالح عنہ کامل یا جزو ملک غیر نکلے تو مدعی بدل بقدر اسکے مدعا علیہ کو پھیر دے اور اسے صلح برعکس اسکے اگر ہو تو مدعا علیہ کو بھی بدل بقدر ملک غیر پھیرنا ہوگا۔

**مسئلہ ۶۴۴۔** صلح باطل ہوتی ہے عاقدین میں سے ایک کی موت سے اور محل منفعت کے ہلاک ہو جانے سے مدت کے اندر یعنی قبل استیفاء۔

**مسئلہ ۶۴۵۔** اگر بعض عین مدعا یا پر صلح کی تو صحیح نہیں ہے بخلات بعضی شے مدعا یا پر صلح اسکے اگر بعض دین پر صلح کرے تو صحیح ہے پس اگر مدعی نے ایک مکان کا

دعویٰ کیا اور مدعا علیہ نے اسے مکان کی ایک کوٹھری پر مدعی سے صلح کی تو صحیح نہیں ہے اور اگر اسکے سوا دوسرے گھر پر صلح کرے تو صحیح ہے لیکن ایسی صورت میں حیلہ صحت صلح کا یہ ہے کہ ایک کوٹھری پر صلح کرے اور باقی مکان کے دعویٰ سے ابراہ کر دے۔

**مسئلہ ۶۴۶۔** صلح صحیح ہے دعویٰ مال میں اگرچہ باقرار مدعی یا منفعت جائز ہے۔ بعض منفعت صلح واقع ہو خواہ منفعت کسی دوسری قسم کی ہو۔

**مسئلہ ۶۴۷۔** اگر فضولی بلا امر مدعا علیہ اسکی طرف سے صلح کرے تو اگر مدعا علیہ فضولی کی صلح اسکو جائز رکھے تو صلح صحیح ہے۔ ورنہ نہیں لیکن اگر فضولی مال کا فاسد ہو جائے

یا بدل صلح کو اپنے مال کی طرف نسبت کرے تو صلح صحیح ہے اور فضولی متبرع ہو جائیگا۔

**مسئلہ ۶۴۸۔** قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ عقد اول کے بعد عقد ثانی باطل ہے پس جو صلح کہ بعد صلح ہو یا جو نکاح بعد نکاح کے ہو یا جو حوالہ بعد حوالہ کے

اور جو صلح کہ بعد خرید کے ہو وہ باطل ہے۔

دعویٰ فاسدہ مسئلہ ۶۴۹۔ صلح کرنا دعویٰ فاسدہ میں صحیح اور دعویٰ باطلہ میں صحیح نہیں ہے۔  
و باطلہ کی صلح

مدعا علیہ کی قسم کے بعد بھی صلح جائز ہے۔ مسئلہ ۶۵۰۔ مدعا علیہ کے قسم کھانے کے بعد بھی صلح جائز ہے۔  
ایسے کہ مدعی کو گواہ لائیکا جھگڑا نہ کرنا پڑے۔

بوجہ نہ ہونے عیب یا دیکھنے کی وجہ سے صلح کی چھر عدم عیب یا عدم دین ظاہر ہوا تو صلح باطل ہوگی۔  
اور بدل صلح پھیرنا ہوگا۔

بعد صلح مدعی کے اقرار کی وجہ سے مدعا علیہ کا بری ہو جانا۔ مسئلہ ۶۵۲۔ صلح کرنے کے بعد مدعی نے بیان کیا کہ مدعا علیہ پر میرا کچھ حق نہیں تو صلح باطل ہوگی۔

ایک شریک کے معاف کر دینے کی وجہ سے صلح باطل ہوگا۔ مسئلہ ۶۵۳۔ اگر ایک شخص دو یا دو سے زیادہ شرکا کا مدیون ہو اور ایک شریک اپنے حصہ میں سے کوئی جز یا کل معاف کر دے تو اسے قدر سے وہ بری الذمہ ہو جائیگا باقی اُسے دینا ہوگا۔

## کتاب الہبہ

تعریف الہبہ۔ مسئلہ ۶۵۴۔ ہبہ لغت میں فضیلت حاصل کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں بلا شرط عوض کسی شخص کو عین کا مالک کر دینا ہبہ ہے۔

اصطلاحات۔ مسئلہ ۶۵۵۔ ہبہ کر نیوالے کو و اہب اور جسکو ہبہ کیا جائے اُسے موہوب لہ اور جو شئی ہبہ کی جائے اُسے موہوب کہتے ہیں۔

لہ دعویٰ فاسدہ وہ ہر جہین تناقض واقع ہو اور تصحیح دعویٰ برقع تناقض ممکن ہو۔  
لہ دعویٰ باطلہ وہ ہے جسکی تصحیح غیر ممکن ہو جیسے شراب و سحر وغیرہ کا دعویٰ مسلمان سے۔  
لہ مسائل محتاج جو اس باب میں تھے بوجہ متعلق ہونے باب وراثت کے کتاب الفرائض میں مرتب ہو گئے۔  
لہ اکثر لوگ اس تعریف میں غلطی کرتے ہیں کہ بجائے بلا شرط عوض بلا عوض لکھ دیتے ہیں جسکی وجہ سے ہبہ عرفی اُس تعریف سے خارج ہو جاتا ہے۔



رکن ہبہ مسئلہ ۶۵۶ - ہبہ کا رکن یہ ہے کہ ہبہ کرنا والا کہے کہ میں نے ہبہ کیا (کیونکہ یہ مالک کر دینا ہے) اور موہوب لہ کو اپنے اثبات ملک کے لیے قبول کرنا بھی ضرور ہے پس ہبہ ایجاب و قبول کی منعقد ہوتا ہے اور قبضہ کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے۔  
شرائط ہبہ مسئلہ ۶۵۷ - ہبہ کے لیے حسب ذیل شرائط ہیں۔

۱۔ واہب ہبہ کرنا کی اہلیت رکھنا ہو یعنی عاقل - بالغ - آزاد اور شرعی موہوب مالک ہو۔  
۲۔ شرعی موہوب وقت ہبہ موجود ہو (پس جو چیزیں کہ وقت ہبہ موجود نہ تھیں بلکہ بعد پیدا ہونے جیسے درخت کے پھل وغیرہ تو گواہان پر بعد کو قبضہ بھی دینا جائے مگر ہبہ صحیح نہیں ہے۔

۳۔ شرعی موہوب مال متقوم ہو پس شراب اور سور وغیرہ کا ہبہ صحیح نہیں۔  
۴۔ شرعی موہوب ملوک ہوتی ہو۔ پس مباحات کا (جیسے آب و دریا وغیرہ) ہبہ صحیح نہیں۔  
۵۔ شرعی موہوب واہب کے ملوک ہو غیر شائع یعنی منقسم ہو مشترک نہ ہو اور دوسرے کی ملک سے اسکی امتیاز ہو سکے اور اس میں کوئی شرعی غیر موہوب نہ رکھی ہو۔  
۶۔ ہبہ کرنا ایسی شرط کے ساتھ معلق نہ ہو جسکے وجود و عدم کا خطرہ ہو اور نہ ہبہ کسی وقت آئندہ کی طرف مضاف ہو۔

ہبہ شرط فاسد سے مسئلہ ۶۵۸ - شرط فاسد سے ہبہ باطل نہیں ہوتا بلکہ شرط باطل نہیں ہوتا۔ باطل ہوتی ہے جیسے یون ہبہ کرنا کہ جب تک تو زندہ رہے تو مالک ہے تو یہ صحیح اور شرط باطل ہے۔

الفاظ ہبہ مسئلہ ۶۵۹ - جن الفاظ سے ہبہ واقع ہوتی ہے انکی کئی قسمیں ہیں۔ اول وہ ہیں جن سے باعتبار لغت ہبہ واقع ہوتا ہے (جیسے لفظ ہبہ یا عطا) دوسرے وہ ہیں جن کی از روے عرف و کنایہ کے ہبہ واقع ہوتا ہے۔ جیسی یہ گھڑ تیرا ہے یا میں نے تجھے یہ کپڑا پہنایا۔ شیرے وہ ہیں جو ہبہ و عاریت دونوں کا احتمال رکھتے ہیں مثلاً یون کہنا کہ میں نے تجھے اس گھوڑے پر سوار کیا) ان الفاظ میں اگر نیت ہبہ کی ہوگی تو ہبہ ہوگا ورنہ نہیں۔

جیسے کوئی شخص مسند و قیام ہو کر اور جو کچھ اس میں رکھے ہون ہبہ نہ کرے تو یہ ہبہ صحیح نہیں ہے۔

قاعدہ کلیہ الفاظ **مسئلہ ۶۶۰** - اصل یہ ہے کہ جس لفظ سے تملیک شرعاً ثابت ہو وہ ہبہ اور کنایات ہبہ میں اور جس سے صرف تملیک منفعت ثابت ہو وہ عاریت ہے۔ اور جس لفظ میں دونوں کا احتمال ہو وہ ان نیت پر حکم ہوگا۔

**مسئلہ ۶۶۱** - ہبہ ایجاب و قبول سے قائم اور دست برداری واجب اور موہوب لہ کے قبضہ کامل سے تمام ہو جاتا ہے اگرچہ موہوب شافل بہ ملک و اہب پھر (نہ مشغول بہ ملک و اہب) پس اگر ایسا مکان حسین و اہب کا سامان تھا یا ایسا ظرف حسین و اہب کی کوئی شے تھی ہبہ کیا تو ہبہ صحیح نہ ہوگا۔ مگر اسکے بالعکس سامان کا ہبہ صحیح ہوگا لیکن اگر باپ یا ولی صغیر کو مشغول ہبہ کیا یا زوجہ نے اپنا گھر زوج کو ہبہ کیا حسین زوجہ کا اسباب نہ ہے اور دونوں اس میں رہتے ہیں تو یہ ہبہ صحیح ہے۔

**مسئلہ ۶۶۲** - ہبہ مشغول کا حیلہ یہ ہے کہ پہلے شافل (یعنی اسباب) کو موہوب لہ ہبہ مشغول کا حیلہ پاس و ولایت دیکر اس پر قبضہ کرادے پھر مشغول (یعنی موہوب) کو ہبہ کرے تو یہ ہبہ صحیح ہوگا۔

**مسئلہ ۶۶۳** - ہبہ صحیح میں قبضہ موہوب لہ کا موہوب پر مجلس عقد ضرور ہے۔ میں (یا باجائز و اہب بعد انقضاء مجلس محمی) ہونا ضرور ہے۔

اگر و اہب نے قبض سے منع کیا ہو تو قبضہ نہ مجلس عقد میں صحیح ہوگا نہ بعد انقضاء مجلس اور اگر اذن قبضہ کا دیا ہو تو مجلس میں اور بعد مجلس ہر طرح پر قبضہ کرنا صحیح ہے۔

**مسئلہ ۶۶۴** - اس مشاع کا ہبہ جو قابل تقسیم ہو قبل تقسیم صحیح نہیں گو موہوب لہ موہوب پر قبضہ کر لے خواہ یہ ہبہ شریک کو ہو یا غیر کو لیکن جو مشاع قابل تقسیم نہیں (مثلاً چکی یا حمام یا بھوٹی کو ٹھری) اس کا ہبہ قبضہ سے تمام ہو جاتا ہے کیونکہ وہ تقسیم کو لائق حصول منفعت نہیں رہتا۔

**مسئلہ ۶۶۵** - مانع قبض وہ شیوع ہے جو عقد ہبہ کے مقارن اور ہبہ مشاع متصل ہونہ شیوع طاری یعنی وہ شیوع مانع قبض نہیں جو بعد عقد کے

رہ یعنی منظور ہونہ ظرف جیسے ایک مکان میں اسباب کا ہبہ تو اسباب شافل اور مکان مشغول ہی پس ظرف کا ہبہ بدو ان منظور صحیح نہیں مگر منظور کا ہبہ بدو ان منظور صحیح ہے۔  
۱۔ مشترکہ جائداد۔

طاری ہو جائے۔ مثلاً و اہب اپنا نصف مکان شائع ہبہ کر دے تو یہ شیوع متصل ہے اور شیوع طاری کی یہ شکل ہے کہ تمام گھر ہبہ کرے پھر نصف یا ثلث شائع میں ہبہ کو باطل کر دے صورت اول میں ہبہ صحیح نہیں اور صورت ثانی میں صحیح ہے۔

پہل وادون وغیرہ کا ہبہ مسئلہ ۶۶۶۔ ہبہ پھیل کا درخت پر اور اودن کا بکرے پر اور دودھ گائین میں اسوقت تک جائز نہیں جب تک کہ وہ طحیدہ کر کے ہبہ نکلیا جائے۔

اٹے و تیل وغیرہ کا ہبہ مسئلہ ۶۶۷۔ جو گھوٹ کہ موجود ہوں انہیں کا آٹا یا تلون میں کا تیل یا دودھ میں کا گھی ہبہ کرے تو کیطرح صحیح نہیں اسواسطے کہ وقت ہبہ موہوب معدوم ہے۔

بغیر قبضہ جدید کے ہبہ مسئلہ ۶۶۸۔ جو چیز کہ موہوب لے کے قبضہ میں بطور امانت یا غصب وغیرہ پلوسا ہو جاتا۔ ہوا اسکا ہبہ صرف قبول کرے اس کے حق میں بغیر قبضہ جدید کے تمام ہو جاتا ہے۔

ہبہ بہ حق صغیر بلا قبول مسئلہ ۶۶۹۔ ہبہ بہ حق صغیر مخائب اسکے باپ یا اسکے ولی کے بلا قبول و بلا قبض صحیح ہے و بلا قبض صغیر صحیح ہے بشرطیکہ صغیر (ولی کے عیال میں ہو جیسے بھائی و چچا وغیرہ) اسلئے کہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس عقد کا ایک شخص متولی ہو اس میں فقط ایجاب کافی ہو بدون قبول کے۔ اور ہبہ مخائب اجنبی بہ حق صغیر عاقل خود اس صغیر کے قبضہ سے تمام ہبہ گواہ اسکا باپ موجود ہو اور بہ حق صغیر لایعقل اسکے باپ یا باپ کے وصی یا دادا یا دادا کے وصی یا مان یا اجنبی کے قبضہ سے تمام ہو جاتا ہے (بشرطیکہ اجنبی یا مان کے پاس صغیر پر وراثت پاتا ہو اور باپ و دادا یا اسکے وصی کے لیے پرورش کی قید نہیں) صغیر کار و کرنا صحیح ہے مسئلہ ۶۷۰۔ جو صغیر کہ قبضہ کرنے اور قبول کرنے کا مجاز ہے اسکا رد کرنا بھی صحیح ہے۔

بعض اولاد کو زیادہ دینا مسئلہ ۶۷۱۔ بعض اولاد کو زیادہ دینے میں مضافتہ نہیں جبکہ باقی اور بعض کو کم جائز ہے۔ اولاد کی ضرر رسانی مقصود نہ ہو۔ اور اگر باپ حالت صحت میں تمام مال ایک ہی فرزند کو ہبہ کر دے اور باقیوں کو بالکل محروم تو یہ ہبہ صحیح ہوگا مگر باپ گنہگار ہوگا

لے لینے جو تحصیل مال کو سمجھ سکتا ہو۔

۱۔ در بقول ضعیف باپ کی موت کے بعد سب وارث اُسین میراث پائینگے۔

صغیرہ کے محبوب پر شوہر **مسئلہ ۶۷**۔ جرمال کہ صغیرہ کو سہ کیا گیا ہو اگر اُسپر اسکا زوج بعد زفاف قبضہ کرے یا اسکا باپ قبضہ کرے تو سہ صحیح ہوگا۔

دو شریکوں کا ایک کو مسئلہ ۶۳ - دو شریکوں کا ایک گھر ایک شخص کو بیہ کرنا صحیح ہے  
بیہ کرنا۔

تقسیم کیا تو شیوع ثابت نہوا بخلان اسکے ایک شخص اگر ایک گھر جسکی تقسیم ممکن ہو دو شخصوں کو  
 پہنچ کرے تو یہ صحیح نہوگا بوجہ شیوع کے ۔

۶۴۔ پڑوسی کو دیوار کا ہیبتنا مسئلہ ۶۴۔ پڑوسی کو اُس دیوار کا ہیبتنا کرنا صحیح ہے جو اُس کے اور پڑوسی کے گھر کے درمیان میں ہو۔

## ہبہ کی رجوع کا بیان

مسئلہ ۶۷۵۔ ہبہ کر کے پھر لینا صحیح ہے بعد قبض کے اسلئے کہ قبل قبض تو ہبہ تمام ہی نہیں ہوتا اور جب ہبہ تمام ہی نہیں ہوتا اور موہوب صاحب کی ملک سے خارج ہی نہیں ہوئے تو رجوع کیا۔

حق رجوع ساقط نہیں ہوتا۔  
 لیکن اگر وہ کوئی چیز کیلئے صلح کر لے تو اسکا حق ساقط ہو جاتا ہے اور وہی شخص عوض ہبہ قرار پا جاتی ہے۔

موانع استرواد مہیہ۔ مسئلہ ۶۷۔ موانع رجوع مہیہ سات ہیں۔  
 ۱۔ افزائش جو فیض شکر موہوبہ میں کیجائے اور جس سے شکر موہوبہ کی  
 قیمت بڑھ جائے اور وہ شکر موہوبہ سے جدا نہ ہو سکے مانع رجوع ہے اور اگر فقط ایک

۱۷ زفاف کو مراد بعد نکاح زوجہ کا زوج کے گھر جانا ہے۔

۱۴ تہیل ضبط کے لیے امام نسفی نے ان سات موافقات کو سات حرفین جمع کیا ہے جسکا مجموعہ مع خرقہ اسطر میر کہ حرف ذکر مراد زیادتی یعنی افزایش موہوب ہر اور تم سے موت موہوب کہ رخ ہی عوض ہے رخ کی خارج ہونا موہوب کا ملک و اس کے رخ کی زحمت کی قربت محرمیت کی ہلاکت شکر موہوب مراد ہو۔

三、

جز رشتہ موہوب میں زیادتی ہوئی ہو تو صرف اُسے تین رجوع جائز نہیں باقی میں رجوع کر سکیگا۔  
 واہب یا موہوب لہ کا مرجانا بھی بعد قبض کے مانع رجوع ہے اور اگر قبل قبض کو آئی مرجائے  
 تو بہ باطل ہو جائیگا۔

جبکہ بہتے بغیر کسی مال کے ہو تو بہ میں رجوع جائز نہیں کیونکہ بہ بغیر مثل بیع کے ہے۔ مگر  
 شرط یہ ہے کہ عوض کی اضافت بہ کے طرف کی ہو یعنی موہوب لہ نے واہب سے کہا ہو  
 کہ اپنی بہ کا عوض لے۔

موہوب موہوب لہ کے قبضہ سے نکل جائے تو رجوع جائز نہیں اگر کوئی جز نکل جائے تو  
 باقی ماندہ میں رجوع کر سکتا ہے اگر موہوب لہ نے موہوب کو کسی اور کو بہ کیا ہو اور پھر وہ  
 پھیر لے تو بعد پھیر لینے کے واہب اول کو اس سے رجوع جائز ہے۔

زوجیت مانع رجوع بہ ہے یعنی بوقت بہ اگر واہب اور موہوب لہ میں رشتہ زوجیت ہو  
 تو اس بہ میں بعد کو کیوقت رجوع جائز نہیں گو بوقت رجوع رشتہ زوجیت قائم نہ رہے  
 اور اگر بوقت بہ رشتہ زوجیت نہ ہو اور بوقت رجوع ہو جائے تو بہ سے رجوع جائز  
 ہو۔

قربت محرمیت مانع رجوع ہے یعنی واہب اور موہوب لہ میں ایسی قرابت ہو جس سے نکاح  
 حرام ہو پس اگر فقط قرابت ہو بلا محرمیت (جیسے خالہ یا چچا یا مومن کی اولاد) یا فقط محرمیت  
 ہو بلا قرابت (جیسے محرم رضاعی وغیرہ) تو بہ سے رجوع جائز ہوگا۔

نفس شری موہوب اسکی منافہ عامہ کا تلف ہو جانا مانع رجوع ہے (جیسے تلوار بہ کی اور موہوب  
 توڑ کر اسکی چھری یا دوسری تلوار بنائی تو رجوع جائز نہیں)

مسئلہ ۶۷۸۔ باوجود مانع کے رجوع  
 کر جائز ہو سکتی صورت  
 میں سے واہب و موہوب لہ کے اتفاق سے بہ میں رجوع جائز ہے۔  
 مسئلہ ۶۷۹۔ اگر حاکم بوجہ کسی مانع کے موانع مذکورہ بالا میں سے  
 زوال مانع میں رجوع  
 عود کرے گیگا۔

لے عوض سے وہ عوض مراد ہے جو مشروط بعد بہ ہو اور اگر بعد عقد عوض دیا ہو تو مانع رجوع نہیں۔  
 اسکی شکل یوں ہے کہ ایک عورت کو بہ کیا اور بعد اس کی نکاح کیا تو بہ سے رجوع جائز ہے بخلاف صورت  
 اول کہ اگر ایک منکوحہ عورت کو کوئی شری بہ کر نیکی بعد طلاق دے تو اس سے رجوع جائز نہیں۔

رجوع ناجائز قرار دے اور پھر وہ مانع زائل ہو جائے تو حق رجوع پھر عود کرے گا۔

## ہبہ کے مسائل متفرقہ

مسئلہ ۶۸۰۔ ہبہ بعوض میں حق شفعہ اور حق خیار رویت ثابت ہوگا۔  
 ثابت ہوگا بشرطیکہ عوض معین ہو۔

مسئلہ ۶۸۱۔ ہبہ تعلیق ابراہیم کی بشرطیکہ ابراہیم کی شرط محض پر باطل ہو چنانچہ یوں کہنا کہ جب کل کا دن آوے (یا تو مر جائے) تو تو دین سے بری الذمہ لیکن شرط موجود پر تعلیق صحیح ہے۔ جیسے دیون سے یوں کہنا کہ اگر میرا دین تجھ پر ہو تو میں شکوہ بری الذمہ کرو یا اور یوں کہنا کہ اگر میں مر جاؤں تو تو دین سے بری الذمہ ہر صورت میں نہیں۔

مسئلہ ۶۸۲۔ زوج نے زوجہ کی طرف کچھ اسباب بطور تحفہ کے بھیجا اور زوجہ نے زوج کیلئے تحفہ بھیجا بعوض ہبہ کے خواہ عوض کی تصریح کی ہو یا نہ کی ہو۔ پھر دونوں بعد زفاف جدائی ہو گئی اور زوج دعویٰ کیا کہ وہ اسباب عاریتاً بھیجا گیا تھا نہ بطور ہبہ کے اور عورت نے بھی اپنا اسباب پھیر لینا چاہا تو زوجین میں سے ہر ایک دوسرے اپنا اسباب پھیر لے اور اگر اسباب تلف کر دیا ہو تو اسکا تاوان دینا ہوگا۔

مسئلہ ۶۸۳۔ ہبہ دین کا دیون کو صحیح ہے اور بدون قبول دیون تمام ہو جاتا ہے اور پھر رجوع جائز نہیں لیکن اگر وہ رد کرے تو رد ہو جاتا ہے۔ اور دین کا ہبہ غیر دیون کو صحیح نہیں مگر تین صورتوں میں جائز ہے۔

۱۔ حوالہ میں۔ ۲۔ وصیت میں۔ ۳۔ جبکہ مالک کر دینے والا غیر دیون کو قبضہ میں نہ لے۔

مسئلہ ۶۸۴۔ صدقہ ہبہ کے احکام کیسے ہیں؟ صدقہ مثل ہبہ کے ہے اور کل احکام ہبہ

۱۔ زوجیت۔ ۲۔ قرابت و ہلاک میں اور موت اور عوض میں یہ صورت ممکن نہیں ہو سکتی باقی در صورتوں میں البتہ ممکن ہے۔

وصدقہ کیساں ہیں صرف یہ فرق ہے کہ مہر میں رجوع جائز ہے اور صدقہ کا پھیر لینا کسی طرح جائز نہیں ہے۔

**مسئلہ ۶۸۵۔** واہب اور مہرب لہ میں اس امر کا جھگڑا ہو کہ واہب کہے کہ میں نے جو کچھ دیا وہ بطور مہر دیا ہے جبکہ پھیر لینا جائز ہے اور مہرب کہے کہ نہیں بطور صدقہ دیا ہے جبکہ پھیر لینا ناجائز ہے تو واہب کا قول مقبول ہوگا۔

بصورت اختلاف واہب و مہرب لہ کا نقل مقبول ہوگا

**مسئلہ ۶۸۶۔** مہر و تملیک میں یہ فرق ہے کہ مہر مشاع کا جائز نہیں بخلاف اسکے تملیک جائز ہے اور تملیک صحیح ہوتی ہے بدون تسلیم کے بھی بخلاف مہر کے بدون تسلیم جائز نہیں۔

**مسئلہ ۶۸۷۔** زوج نے زوج کو مہر اس شرط پر معاف کیا کہ وہ اسکو حج کو لجا بیگا یا یہ کہ اسپر ظلم نہ کر لگا زوج نے اسکو قبول کیا مگر پھر شرط پوری نہ کی تو مہر بحال سابق باقی رہیگا بوجہ فوت ہونے شرط کے۔

مہر کا ابرا مشروط

**مسئلہ ۶۸۸۔** اگر شوہر مہرب و مہرب لہ کے پاس تلف ہو جائے پھر مہرب لہ جزا و ان کا کئے دودہ واہب سے نہیں لے سکتا اسکا کوئی اور شخص حقدار قرار پائے اور وہ مہرب لہ سے تاوان لے لے تو مہرب لہ واہب سے تاوان نہ بھر لے سکیگا کیونکہ مہر عقد معاوضہ نہیں بلکہ احسان ہے۔

مہرب لہ جزا و ان کا کئے دودہ واہب سے نہیں لے سکتا

**مسئلہ ۶۸۹۔** مہر بعوض میں اگر بعد عوض دینے کے آدھا مہرب کسی اور کانٹے تو مہرب لہ نصف عوض اپنا پھیر لے بخلاف اسکے اگر شوہر میں نصف کسی اور کانٹے تو واہب کو یہ اختیار نہیں کہ نصف مہرب لہ لے لے بلکہ وہ یہ کر سکتا ہے کہ یا تو اسی نصف پر قناعت کرے یا وہ نصف عوض مہرب لہ کو واپس کر کے کل مہرب واپس لے لے۔

مہر بعوض میں مہرب کی لہی جبکہ نصف عوض اور کانٹے نہیں ہو سکتی۔

**مسئلہ ۶۹۰۔** اگر مہرب لہ نے نصف مہرب کا عوض دیا تو واہب باقی نصف میں رجوع کر سکتا ہے اسطرح اگر مہرب لہ نے نصف مہرب کی بیچ کی تو باقی نصف میں واہب رجوع عدم مانع رجوع کر سکتا ہے۔

## کتاب الاجارہ

**تعریف اجارہ۔** مسئلہ ۶۹۱۔ اجارہ اسم ہے اجرت کا اور اجرت لغت میں کرایہ مفرد کہ

کہتے ہیں اور اصطلاح میں اجارہ عبارت ہے اُس منفعت کی تمکیک اجوز سے جو مقصود ہو عین ہے۔

اصطلاحات کے معنی مسئلہ ۶۹۲۔ جو شخص کرایہ پر کوئی چیز دے اُسکو آجر اور موجرا درجے اُسکو مستاجر اور جو چیز کرایہ پر دی جائے اُسے ماجورا اور جو شخص بذاتِ مال اجرت پر کام کرے اُسکو اجیر کہتے ہیں۔

مسئلہ ۶۹۳۔ جو چیز کہ مشن یعنی بدل بیع ہو نیکی صلاحیت رکھتی ہو کون سی چیز اجرت ہو سکتی ہے وہ اجرت اور مزدوری ہو نیکی بھی صلاحیت رکھتی ہے اس لیے کہ اجرت مشن ہے منفعت کا۔

رکن کا اجارہ مسئلہ ۶۹۴۔ اجارہ ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے (شل بیع کے) مسئلہ ۶۹۵۔ صحت اجارہ کے لیے حسب ذیل شرائط ہیں۔

اجارہ کے شرائط عاقدین کا رضامند ہونا ضرور ہے۔ معقود علیہ یعنی اجرت و منفعت کا معین و معلوم ہونا شرط ہے۔ جو چیز اجارہ پر دی جائے وہ اجارہ دینے والے کے قبضہ میں ہو۔

مسئلہ ۶۹۶۔ انعقاد اجارہ کے لیے ضرور ہے کہ عاقدین عاقل باقیمز ہوں اور ایجاب و قبول باہم موافق ہو اور مجلس عقد متحد ہو۔ کرایہ دینا ایسا شخص ہو کہ خود بھی اُس شے میں تصرف کر سکتا ہو یا اسکا وکیل یا دلی یا وصی ہو۔ قیام اجارہ کی شرطیں مسئلہ ۶۹۷۔ قیام اجارہ کے لیے تین شرائط ہیں۔

عاقدین کا زندہ رہنا۔ ۱۔ اور مال معقود علیہ کا موجود رہنا۔ ۲۔ اور عوض اجارہ یعنی کرایہ کا موجود رہنا اگر ان میں سے کوئی چیز بھی فوت ہو جائے تو اجارہ باقی نہ رہے گا۔

تعاطی سے اجارہ منعقد ہوگا۔ مسئلہ ۶۹۸۔ تعاطی سے اجارہ منعقد ہوتا ہے اگر مدت اجارہ کی معلوم ہو۔

مدت طویلہ کا اجارہ مسئلہ ۶۹۹۔ مدت طویلہ کا اجارہ جائز ہے اگرچہ موجرا و مستاجر

ملہ مزدوری اور تحیکہ اور کرایہ اور نوکری سب اجارہ میں داخل ہیں۔



اس وقت تک زندہ نہ رہیں۔

**مسئلہ ۷۰۰۔** وقت کی چیز دن میں ۲ سال سے زائد کا اجارہ جائز نہیں اگر وہ غیر منقولہ ہوں اور وقت کی اشیاء کے منقولہ میں ایک برس سے زیادہ کا اجارہ جائز نہیں۔ اگر اوقات کا متولی تین سال یا ایک سال سے (جیسی صورت ہو) زیادہ مدت کے لیے اجارہ دیا تو کسی طرح صحیح نہیں نہ اندرون میں سال یا ایک سال کے نہ بعد اُس کے۔ کیونکہ یہ قاعدہ کہ عقد واحد جب جزر آفساد ہو جائے تو کل عقد باطل ہو جاتا ہے۔

**مسئلہ ۷۰۱۔** جانور کے کرایہ لینے میں بیان وقت ضرور رہے اور یہ بھی بیان کر دینا ضرور ہے کہ خود سوار ہونگے یا کسی اور کو سوار کریں گے یا اسباب لادیں گے۔

**مسئلہ ۷۰۲۔** اجارہ مضافہ لینے وقت غیر موجود کی اجارہ میں اجرت ملوگ نہیں ہوتی تعیل اجرت کی شرط کر نیے۔

**مسئلہ ۷۰۳۔** اس قول سے کہ میں نے ایک مہینے کے لیے اُس گھر کے منافع شملو ہوں کیے اجارہ منعقد ہو جائیگا۔

**مسئلہ ۷۰۴۔** اگر مکان مقفل ہو کر دیا اور مستاجر کو اسکی کنجی دیدی مگر وہ بوجہ کم ہو جانے کنجی کے اُسے کھول نہ سکا تو اگر بلا مشقت و بلا کلفت اُسکا کھولنا ممکن ہو تو کرایہ واجب ہوگا ورنہ نہیں اور مستاجر سے یہ نہیں کہہ سکیگا کہ تو نے کیوں قفل توڑ نہ پایا۔

**مسئلہ ۷۰۵۔** پیشہ ور کو مزدوری مانگنا جائز ہے جبکہ وہ اُس کام سے فراغت حاصل کرے اور مستاجر کو تسلیم کرے۔

**مسئلہ ۷۰۶۔** درزی نے کچھ کپڑا سیاہ کیا تاکہ وہ چوری گیا یا ہمارے اجرت لازم ہوگی۔

لیکن اگر کپڑا اور درزی کے گھر میں چوری جائے تو کل یا بعض کچھ اجرت لازم نہ ہوگی بدوین تسلیم کے۔

**مسئلہ ۷۰۷۔** اگر باورچی کو کھانا پکانے کیلئے مقرر کیا اور اُس نے باورچی کھانے خراب ہوئی

حالت میں فساد رہے

کھانا گنا کر دیا یا بلا دیا یا کچا رکھا یا خراب کر ڈالا تو وہ کھانے کا ضامن ہے یعنی طعام کی قیمت کا اسپر تاوان لازم ہوگا۔

بوجہ نفع ہو جائے اجیر پر مسئلہ ۷۸۔ اگر اجیر اپنی اجرت کے بدلے ماجر کو روک رکھے اور وہ تلف ہو جائے تو اسکو مزدوری نہیں ملے گی اور نہ اسپر تاوان عاید ہوگا تاوان نہیں۔

اذا اگر بلا وجہ روک رکھے اور تلف ہو جائے تو تاوان دیگا اور جس اجیر کے عمل کا اثر چیز میں موجود نہ ہو (جیسے ملاح اور دھوبی اور حامل یا جانور پر بوجہ لاد کے لایا والا) اگر وہ اس کو روک رکھے اور وہ تلف ہو جائے تو تاوان دیگا۔

اجیر کے ذاتی کام کی شرط مسئلہ ۷۹۔ جبکہ مستاجر اجیر کے عمل ذاتی کی شرط کرے تو وہ دوسرے کام کر کے دینے کا مجاز نہیں ہے اگر وہ غیر سے کام کرے تو اجرت دینا واجب ہوگا۔

اگر بلا قید عمل ذاتی اجارہ ہوا ہو تو اجیر کو جائز ہے کہ غیر سے مزدوری کراوے مستاجر پر اجرت معینہ واجب ہوگی۔

قاصد کی اجرت جبکہ مسئلہ ۸۰۔ ایک شخص سے اجارہ کیا کہ فلاں مقام پر جا کے زید کو لے آئے یا اسکو پیام پہنچا دے اور اجیر وہاں گیا مگر اس شخص کو نہ پایا تو مزدور

واجب ہوگی اور اگر اسے خط دیا گیا ہو کہ زید کو پہنچا دے اور اسے باوجود موجودگی زید خط آئے نہ پہنچایا بلکہ پھیر لایا تو اجرت واجب نہ ہوگی۔

مستاجر وقت کو اجرت مسئلہ ۸۱۔ زمین وقت کے متولی یا صنعتی کی جائداد کے وصی یا ولی نے جائداد کو کم اجرت پر دیدیا ہو تو مستاجر پر اجرت مثل لازم ہوگی مثل دینا لازم ہوگی

مستاجر مقابلہ دیگر قرضوں پر مسئلہ ۸۲۔ مالک اجارہ مر گیا اور اسپر اور لوگوں کی محبی دیوں میں تو مستاجر غرضی ماجر کا نسبت دوسرے قرضداروں کے زیادہ حقدار ہے

یعنی پہلے مستاجر کو اسکی پیشگی دی ہوئی اجرت ملے گی بعد دوسرے قرضخواہوں کو مگر شرط یہ ہے کہ اجارہ کی چیز مستاجر کے قبضہ میں ہو۔

مستاجر کا دین ساقط ہوگا مسئلہ ۸۳۔ مستاجر کا دین شری ماجر کی ہلاکت سے ساقط نہ ہوگا۔ ہلاکت ماجر سے۔ بخلان مرہون کے۔

لیا دہی اجرت منہاج مسئلہ ۸۴۔ اجرت کا زیادہ کرنا اندرون مدت و بعد مدت منہاج مستاجر صحیح ہے۔

زیادتی اجرت منجانب آجر۔ مسئلہ ۵۷۔ بعد عقد اجارہ اگر اجرت گران ہو جائے یا ارزان ہو جائے تو غیر وقت میں اسکا اعتبار نہیں مستاجر پر فقط اجرت معینہ لازم ہوگی اور وقت میں زیادتی صحیح ہے لیکن متولی وقت کو چاہیے کہ پہلے مستاجر سے کہے اگر وہ زیادتی اجارہ پر رضا مند ہو جائے تو خیر ورنہ دوسرے شخص کو دے۔ اور اگر مستاجر نے زمین میں عمارت بنائی ہو یا درخت لگائے ہوں تو محیط میں ہے کہ اس صورت میں غیر کو دیا جائے جبکہ رفع عمارت کے بعد اجرت زیادہ ہو جائے اور اگر رفع عمارت کے بعد اجرت سابقہ سے زیادتی ہو تو اسی اجرت سابقہ کے ساتھ مستاجر کے پاس باقی رکنی جائے اور اگر مدت اجارہ باقی ہو تو غیر مستاجر کو زمین دینا جائز نہیں۔

## اُن افعال کا بیان جو اجارہ میں جائز نہیں

مسئلہ ۵۸۔ دوکان اور مکان کا اجارہ جو اس میں کیا جائے اور بلا بیان اس امر کے کہ اس میں کون سی چیزیں صحیح ہیں اور مستاجر کو اختیار ہے کہ اس مکان یا گھر میں جو کام چاہے کرے اور جسکو چاہے باجارہ یا بغیر اجارہ رکھے۔ مگر بدون رضامندی مالک کو باریا دھوبی یا چکی پیسنے والے کو نہیں رکھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۵۹۔ اگر اجارہ لیا گا ذری کیواسطے تو اسکو اس میں آہنگری درست ہے اگر گا ذری اور آہنگری کا ضرر کیساں ہو۔ اور اگر مستاجر وہ کام کرے جو اسکو درست نہیں تو اسکا کرایہ اسکو دینا ہوگا اور اگر اس کام سے عمارت منہدم ہو جائے تو اسکا تاوان ہوگا۔ کرایہ نہیں ایسے کہ تاوان دکر ایہ یکجا جمع نہیں ہوتے۔

مسئلہ ۶۰۔ مستاجر کو مکان کا کسی اور کو اجارہ دینا صحیح ہے اور اجرت زیادہ پر تصرف کر سکتا ہے۔ اگر زیادہ اجرت مقرر کرے تو بقدر زیادتی خیرات کی اپنے تصرف میں نہ لائے کیونکہ ایسا نفع جائز نہیں لیکن اگر مکان کو درست کر کے یا مختلف جنس پر کرایہ

لے یعنی خود روپیوں کے حساب پر کرایہ لیا تھا اور انٹرفیو یا پیوں یا تاج کے حساب پر کرایہ دیا۔

دے تو زیادتی پر تصرف جائز ہے۔

مسئلہ ۷۹۔ اگر مستاجر نے خود مالک موجب کو اجارہ دیا تو اجارہ صحیح نہیں ہے اور اصل اجارہ بھی فسخ ہوگا۔

مسئلہ ۸۰۔ مزدوری زمین کا اجارہ اس طرح جائز ہے کہ جو چاہیئے سو بونٹے یا موجب و مستاجر نے جنس میں کر دی تو یوں بھی صحیح ہے اور زمین کے اجارہ میں پانی لینے اور رہتہ چلنے کا حق بدون شرط بھی داخل ہوگا خواہ مزدور ہو یا غیر مزدور بچلان بیج کے اور زراعت والی زمین کا اجارہ اس وقت تک جائز نہیں جب تک کمیت نہ کٹے مگر جبکہ زمانہ مستقبل کی طرف منسوب کر کے اجارہ دے تو جائز ہے اگر مدت مستقبل میں زمین زراعت خالی ہو جائے۔ اور اگر زراعت بطور عصب کے ہو تو زراعت والی زمین کا باوجود زراعت اجارہ صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۸۱۔ دار مشغولہ کا اجارہ (یعنی جس گھر میں موجب وغیرہ کا اسباب دار مشغولہ وغیرہ مشغولہ کا اجارہ) (جو) جائز ہے اور موجب کو خالی کر دینے کا حکم ہوگا اور ابتداء مدت اجارہ وقت تسلیم سے ہوگی۔

مسئلہ ۸۲۔ زمین کا اجارہ مکان وغیرہ بنانے یا دخت لگانے بنانے کے لئے۔ یا دیگر فوائد کے لئے جائز ہے مگر بعد انفقائے مدت اجارہ کے زمین خالی کر کے موجب کو دینا ہوگی اگر موجب قیمت دیکے مکان وغیرہ لے لے۔

مسئلہ ۸۳۔ مدت اجارہ منقضی ہوگئی یا بوجہ موت اجارہ فسخ ہو گیا جب تک زراعت بند نہ ہو۔ مگر منور کمیتی بچتی کو نہیں بچتی تو بچتی تک اجرت مثل لازم ہوگی بہ حکم اجارہ باقی رکھا جائیگا۔ لیکن غاصب کے لئے یہ حکم نہیں ہے بلکہ اس کے کمیت اکھاڑ دینا حکم دیا جائے گا۔

مسئلہ ۸۴۔ کپڑا پہننے کے لئے جانور بوجھ لا دینے اور سواری کیلئے کرایہ لینا جائز ہے اگر صرف لا دینے کی واسطے لیا ہو تو سوار ہونا درست ہے اور اگر سوار کے لئے لیا ہو تو اس پر لا دنا درست نہیں اگر یہ بیان نہیں کیا کہ کون شخص جانور پر سوار ہوگا

لے یعنی مکان و مدت وغیرہ کو خود لے۔

لے لیکن جانور پر سوار ہوئے اجارہ صحیح ہو جائیگا بوجہ دفع ہبات کے۔

یا کیا چیز لادی جائیگی تو اجارہ فاسد ہے۔ اسطرح اسلئے جانور کو کرایہ لینا کہ دروازہ پر واسطے نمود کے باندھ رکھے یا کوتل اپنے ساتھ لیکے پھرے سوار نہ ہو صحیح نہیں ہے۔ اور جب اجارہ فاسد ہوا تو اسکی کچھ اجرت واجب نہ ہوگی۔

**مسئلہ ۲۵۔** جانور اور کپڑے کا بلا تید بھی اجارہ لینا صحیح ہے طور سوار کے لئے یعنی اسطرح کہ جبکو چاہو لگا سوار کرو لگا یا پہناؤں گا لیکن جو شخص ناجور پہلے سوار ہو یا پہلے اُسے پہنے وہی معین ہو جائیگا اور پھر دوسرا سوار نہ ہو سکیگا۔ اور اگر متاجر یا موجر نے کسی شخص معین کی قید کی تھی پھر متاجر اُسکے خلاف کرے اور ناجور ہلاک ہو جائے تو اُسپر تاوان لازم ہوگا۔

**مسئلہ ۲۶۔** قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو شخص منفعت معینہ کا مستحق ہو اجارہ کے عقد سے پھر اُسی منفعت یا اُسکے برابر یا کمتر منفعت کو اُسے حاصل کرے تو جائز ہے اور اگر زیادہ ترکو حاصل کرے تو جائز نہیں جیسے اگر کوئی جانور کوئی چیز لادنے کے لئے کرایہ لے تو اُسپر اور کوئی چیز اُس سے کم وزن لاد سکتا ہے نہ بھاری اگر بھاری لاد لیا اور جانور ہلاک ہوگا تو وہ تاوان دے گا۔

**مسئلہ ۲۷۔** متاجر نے سواری کے لئے گھوڑا لیا اور خود سوار ہو کے پیچھے ایک اور آدمی کو بٹھلایا اور جانور ہلاک ہو گیا تو نصف تاوان متاجر پر ہوگا اور اگر متاجر پیچھے بیٹھا ہو تو تمام قیمت کا تاوان متاجر پر لازم ہوگا کب تاوان لیا جائیگا **مسئلہ ۲۸۔** متاجر کے زیادہ بوجھ لادنے سے جانور کی ہلاکت وقوع میں آئے تو متاجر پر تاوان دینا لازم ہے اگر ہلاک نہ ہو تو زیادتی پر کرایہ نہ لیا جائے گا۔

**مسئلہ ۲۹۔** ایک مکان کرایہ دینے کے بعد اُس کا ایک حصہ گر گیا تو بقدر انہدام کرایہ میں تخفیف ہوگی۔ بقدر انہدام مکان کرایہ میں تخفیف ہوگی۔

**مسئلہ ۳۰۔** اگر مدت اجارہ منتفی ہو جائے اور مالک خانہ غائب رہے تو اجرت واجب نہیں ہوتی۔ بعد انقضائے مدت اجارہ ہو اور گھر میں متاجر ایک سال تک اور رہے تو اُسپر کرایہ لازم نہ ہوگا اس سال بھر کا۔ اسلئے کہ وہ بطریق اجارہ کے نہیں بیچا کیونکہ وہ بعوض اجرت کے نہیں بیچا بعد انقضائے مدت بیع اجارہ جائز ہے۔ **مسئلہ ۳۱۔** ماہانہ کرایہ پر مکان دیا تو پھر تمام ہونے کے بعد

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

مسئلہ ۲ سوے۔ عقد فاسد وہ ہے جسکی اصل مشروع ہونے وصف اور عقد باطل کی آہستہ۔

(جیسے بھوض خون یا مزار شجر کے اجارہ لینا)

اجارہ فاسد و باطل | مسئلہ ۳۴ - اجارہ فاسد کا حکم یہ ہے کہ شیخ ماجور کے استعمال سے مستاجر کا حکم۔

اجرت مثل لازم ہوتی ہے بخلاف اجارہ باطل کے کہ آمین باوجود استحصال بھی اجرت واجب نہیں ہوتی۔

اجارہ فاسد میں منافع  
مستاجر کی ملک نہیں ہوتی۔  
مسئلہ ۴۴۔ اجارہ فاسد میں منافع مستاجر کی ملک میں نہیں آتے  
باوجود قبضہ کرنے کے بخلاف بیع فاسد کے پس مستاجر کو جائز نہیں کہ  
وہ کسی اور کو اجارہ دے اگر دیگا تو اجرت مثل لازم ہوگی اور مالک کو اجارہ فاسد کا توڑنا  
جائز ہوگا۔

مسئلہ ۳۵ جو چیزیں بیچ کو فاسد کرتی ہیں وہی چیزیں مفید  
اجارہ بھی ہیں۔ پس جو شرطیں کہ مقتضائے عقد کے خلاف ہوں اُن سے  
اجارہ فاسد ہوگا (جیسے یہ شرط کہ پن چکی کا پانی منقطع ہو جائے تب بھی مستاجر پر اجرت  
لازم ہوگی) مفید اجارہ ہے۔

شیعہ میں اجارہ جائز نہیں | مسئلہ ۶۴ - شیعوں (یعنی مکان مشترکہ) میں سے اپنا حصہ کسی کو مل جا رہ دے تو صحیح نہیں لیکن اگر شریک کو اجارہ دے تو جائز ہے۔ اگر چند شرکار ہوں اور انہیں سے ایک کو اجارہ دے تو جائز نہیں سب کو دے تو جائز ہے بخلاف صاحبین کے کہ ان کے نزدیک شریکوں میں سے ایک کو دے یا کل کو یا غیر شریک کو دے مشاع قابل قسمت ہو یا غیر قابل تقسیم ہر حال میں اجارہ جائز (قول مذکورہ بالا مفتی بہ ہے)

۱۰ شہر مآ جائز ہو۔

اجرت کی جہالت سے مسئلہ ۳۷۔ اجارہ فاسد ہوتا ہے اگر کسی کی جہالت سب کل اجر مجہول ہو  
 اجارہ فاسد ہوتا ہے یا بعض اور اس طرح اجارہ فاسد ہوگا اجرت کا مطلق نام نہ لینے سے یا شراب

یا سور وغیرہ کا اجرت کے عوض نام لینے سے۔ اور ایسی صورتوں میں اجرت مثل واجب ہوگی۔

مسئلہ ۳۸۔ گائے بھینس۔ بکری وغیرہ حیوانات کا اجارہ شیر نوشی کے لئے  
 جائز نہیں مگر دایہ کا اجارہ اجر معین پر دودھ پلانے کے لئے جائز ہے خواہ تنخواہ  
 اجارہ۔

ما یا نہ ہو یا کھانے و کپڑے پر نوکر رکھی جائے۔ اور ایسی حالت میں دایہ کے شوہر کو اس سے  
 مستاجر کے گھر میں قربت جائز نہیں مگر بہ اذن مستاجر۔ اور اگر دایہ یا لڑکا مر جائے تو اجارہ  
 فسخ ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۹۔ اگر صغیر کا باپ مر گیا تو اجارہ نہیں  
 اجارہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ ۴۰۔ صحیح نہیں جانور کی جنسی کا اجارہ (جیسے عمدہ گھوڑا ہو  
 اور اسکو اجرت لینے کسی کی گھوڑی پر چھوڑنا) اور اس طرح گناہوں کے

واسطے اجارہ صحیح نہیں ہے (جیسے نوکر کی کرنا یا راگ گانا وغیرہ)

مسئلہ ۴۱۔ تعلیم قرآن و فقہ کے لئے اجارہ صحیح ہے لیکن عبادت  
 اجارہ دینا صحیح نہیں اور تعلیم کتابت اور طب اور تعمیر کی نوکری بالاتفاق

جائز ہے۔

مسئلہ ۴۲۔ اگر شریک نے دوسرے شریک سے اجارہ کیا اس غلطی  
 لادینکا جو دونوں میں مشترک ہے تو اس کے واسطے کچھ اجرت نہیں۔

مسئلہ ۴۳۔ مزدور و قسم پر مین ایک اجیر مشترک اور دوسرا اجیر  
 خاص۔ اجیر مشترک وہ ہے جو عموماً سب کا کام کرتا ہو مخصوص کسی کا کام نہ

کرتا ہو (جیسے درزی وغیرہ) یا ایک ہی شخص کا کام کرتا ہو مگر بلا تعین وقت اور اجیر خاص وہ ہے  
 جو ایک مستاجر کا عمل موقت کرے تخصیص کے ساتھ۔ یا چند خاص شرکار کا کام جو مشترک زمین  
 ہو کرے۔

مسئلہ ۴۴۔ اجیر مشترک پر بوجہ امان  
 ہو جائے اگرچہ اس سرتاوان کی شرط کر لی گئی ہو مگر اسباب میں ہے کہ اگر

تاوان کی شرط ہو تو اجیر مشترک کو تاوان دینا ہوگا بالاتفاق ورنہ اختلاف ہے بقول بعضوں  
تاوان دیگا اور بقول بعضوں نہیں۔ اور اس اختلاف کی وجہ سے علماء متاخرین نے یہ  
فتویٰ دیا ہے کہ نصف قیمت کا تاوان دینا ہوگا۔

**مسئلہ ۷۴۵۔** جبکہ اجیر مشترک کے عمل سے چیز تلف ہو جائے (جیسے  
درزی کے کپڑا کتریسے یا دھوبی کے کپڑا کوٹنے سے) تو تاوان لازم  
ہوگا۔

**مسئلہ ۷۴۶۔** مالک اسباب خود بھی جانور پر سوار ہوا اور اسباب  
کب نہیں ہوگا۔  
اور اسباب تباہ ہو گیا تو اسپر تاوان نہیں۔ اسی طرح جو آدمی کہ ناؤ میں ڈوب جائے انکا تاوان  
ملاح پر نہیں۔

**مسئلہ ۷۴۷۔** حجام یا جراح وغیرہ پر تاوان نہیں اگر انھوں نے مکان  
معاذ سے تباہ نہ کیا ہو اور آدمی یا جانور مر گیا۔ اور اگر انھوں نے  
مد سے تباہ نہ کیا ہو اور آدمی یا جانور مر گیا۔ اور اگر انھوں نے  
زخم زائد کی حالت کے اور اگر آدمی مر گیا تو جان کی نصف دیت کا تاوان اسپر ہوگا۔

**مسئلہ ۷۴۸۔** اجیر خاص پر تاوان نہیں بشرطیکہ قصداً کام کو خراب  
نہ کیا ہو اگر قصداً کام یا چیز کو بگاڑے تو تاوان دینا پڑے گا۔ اسی طرح  
اجیر خاص کو غیر کا کام کرنا بھی جائز نہیں اگر سوائے مستاجر کے کسی اور کا کام کرے تو اسکی  
اجرت سے بقدر اس کے عمل کے کم کر دالا جائے گا۔

**مسئلہ ۷۴۹۔** اجرت اور زمان عمل کی تردید صحیح ہے پس درزی  
یون کہنا کہ اگر قبائل ایرانیوں کے سینے کا تو ایک روپیہ اور اگر مثل یون  
سے گا تو دو روپیہ اجرت دی جائیگی یا یون کہ اگر آج تیار کر دے گا تو دو روپیہ اور کل دے گا  
تو ایک روپیہ دیا جائیگا۔ صحیح ہے اور اسی طرح تردید مسافت میں بھی صحیح ہے جیسا کہ یون  
کہنا کہ اگر چار کوس تک لیجا جائیگا تو ایک روپیہ اور آٹھ کوس تک لیجا جائیگا تو دو روپیہ تو صحیح ہے

فسخ اجارہ کا بیان

جلد دوم صفحہ ۱۲۶ تا ۱۲۷



<p>فسخ اجارہ کی صورتیں</p>	<p>مسئلہ ۷۵۰۔ اجارہ فسخ ہوتا ہے بہ حکم حاکم یا رضائے عاقدین سے بوجہ اختیار شرط یا خيار دیت کے شل بیع کے۔</p>
<p>کے اجارہ فسخ کیا جاتا ہے</p>	<p>مسئلہ ۷۵۱۔ اجارہ فسخ کیا جاتا ہے اس عیب کی سبب سے منفعت فوت ہو جائے۔ پس خيار عیب اور خيار شرط اور خيار دیت سے اجارہ</p>
<p>فسخ نہیں ہوتا لیکن اسے حق فسخ ثبات ہوتا ہے۔</p>	<p>مسئلہ ۷۵۲۔ اگر عیب دفع ہو جائے یا موجد اس عیب کو ذائل کر دے یا متاجر خلل والی چیز سے نفع حاصل کرے تو اسکا حق فسخ ساقط ہوگا بسبب</p>
<p>ذائل ہو جانے سبب فسخ کے۔</p>	<p>مسئلہ ۷۵۳۔ اجارہ کے گھر کی مرمت ضروری گھر کے مالک پر ہے نہ متاجر کے ذمہ لیکن مالک پر جبر نہیں ہو سکتا متاجر کو اختیار ہے کہ مکان چھوڑ دے اگر متاجر عقد اجارہ کو باقی رکھے فسخ نکرے تو ضرر اسکو لازم ہوگا۔</p>
<p>متاجر موجب کی بیع کو فسخ نہیں کر سکتا۔</p>	<p>مسئلہ ۷۵۴۔ جطرح مرمتیں راہن کی بیع کو فسخ کر سکتا ہے اسطرح متاجر شراہور کی بیع کو جو موجد نے کی ہو فسخ نہیں کر سکتا۔</p>
<p>احد العاقدین کی موت سے اجارہ فسخ ہوگا۔</p>	<p>مسئلہ ۷۵۵۔ اگر عاقدین میں سے کوئی مرجائے تو عقد اجارہ فسخ ہو جائیگا مگر ضرورت کی وجہ سے فسخ نہیں ہوتا جیسے موجد کا راہن مر جانا جہاں کوئی حاکم نہیں تو مقام پر پہنچنے تک اجارہ باقی رکھا جائیگا۔ لیکن وصی یتیم اور باپ اور دادا اور وقت کے متولی کے مرنے سے اجارہ فسخ نہیں ہوتا بوجہ باقی رہنے مستحق علیہ اور مستحق کے۔</p>
<p>دو متاجر یا دو موجدین سے ایک کے مرنے سے اجارہ فسخ ہوگا۔</p>	<p>مسئلہ ۷۵۶۔ دو متاجروں یا دو موجدوں میں سے ایک کے مرجانے سے اجارہ فقط بقدر اس کے حصہ کے فسخ ہوگا نہ کل۔</p>

## مسائل متفرقة

<p>غاصب پر کرایہ دینا لازم ہوگا۔</p>	<p>مسئلہ ۷۵۷۔ مالک مکان نے غاصب سے کہا کہ مکان خالی کر دی ورنہ اسقدر کرایہ ماہانہ تجھے دینا ہوگا۔ غاصب نے گھر خالی نہ کیا تو اس پر کرایہ واجب ہوگا لیکن جبکہ غاصب کو مالک خانہ کی ملک سے انکار ہو تو اس پر کرایہ واجب نہ ہوگا۔</p>
--------------------------------------	--

یا مالک کا اقرار کیا لیکن اجرت پر راضی نہوا تب بھی اجرت واجب نہوگی۔

**مسئلہ ۷۵۸۔** ایک شخص نے کسی کو واسطے اجارہ لینے کسی مکان کے وکیل پر اجرت لازم ہو سکتی صورت۔  
وکیل کیا وکیل نے مکان اجارہ پر لیا مگر موکل کے قبضہ میں اس وقت تاح دیا کہ مدت اجارہ گزر گئی تو اجرت وکیل پر ہے اور چونکہ وکیل نے موکل کی جانب سے قبضہ کیا تھا لہذا اسکو موکل سے اجرت بھر لینے کا اختیار ہوگا۔

**مسئلہ ۷۵۹۔** مستاجر مدعا علیہ نہیں ہو سکتا اجارہ اور ہن اور خرید کے اجارہ ذریعہ وغیرہ کو دعویٰ نہ ہو سکتا مدعی کا اس واسطے کہ دعویٰ نہیں ہونا مگر مالک عین پر اور مستاجر مالک نہیں مثلاً ایک گھر زید نے کرایہ لیا اور دوسرے شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ گھر میرے اجارہ میں ہے یا میرے پاس گروہے یا میں نے اسکو خرید لیا ہے تو ان سب باتوں کی جواب دہی مالک کے ذمہ ہے۔

**مسئلہ ۷۶۰۔** مقاطعہ جب کہ اجارہ کی شرطوں کے ساتھ ہو مقاطعہ مثل اجارہ کے ہے تو اجارہ صحیح ہے اس لئے کہ اعتبار معانی کا ہر نہ الفاظ کا۔

**مسئلہ ۷۶۱۔** زمین کا اجارہ بدون عمارت اور عمارت کا اجارہ بدون زمین کے صحیح ہے۔  
زمین کا بدون مکان اور مکان کا بدون زمین اجارہ و بنا

**مسئلہ ۷۶۲۔** بیمار اجارہ دینے کا مجاز ہے تمام جائداد کا اجارہ دے یا بعض کا اور اجرت مثل اس کے اجر معین حکم ہو یا زیادہ تر۔  
بیمار کا اجارہ دینا جائز ہے

## کتاب الشفعہ

**مسئلہ ۷۶۳۔** لغت میں شفعہ کے معنی ملائیکہ ہیں اور اصطلاح میں شفعہ جگہ کی ملکیت کو کہتے ہیں جو مشتری سے جبراً بیعوض اس مال کے جو اس نے اسکو خریدنے میں دیا ہو کجائے۔ یعنی اگر اس نے قیمت میں نقد دیا ہو تو نقد دیکے ورنہ جو شکر اس نے دی ہو اسکی قیمت دیکے جائداد مشتری سے جبراً لے لی جائے مشتری کے قید سے

لے مقاطعہ یہ کہ بادشاہ کسی شخص کو زمین دے بطور معافی کے اس طرح کہ ہر سال اسقدر اجرت دیا جائے جس ملک میں اسے مقطعہ کہتے ہیں۔

ملک بلا عوض جیسے ہبہ بلا عوض و میراث و صدقہ اور وہ ملک جو بعوض شے غیر معین ہو (جیسے ہر و اجا و خلع وغیرہ) خارج ہو گئے یعنی اُن میں شفعہ نہیں مگر ہبہ بعوض میں شفعہ ہے اسوجہ سے کہ وہ مثل بیع کے ہے۔

**مسئلہ ۷۴۴۔** سبب شفعہ متصل ہونا ہے ملک شفعی کا شریعیہ خواہ اتصال جوہر شرکت کے ہو یا ہمسائیگی کے۔ شرکت زمین میں ہو یا حقوق میں اور لزوم شفعہ کی حکمت یہ ہے کہ آدمی اجنبی شخص کی ہمسائیگی سے تکلیف نہ پائے۔

**مسئلہ ۷۴۵۔** شرط شفعہ کی یہ ہے کہ محل عقار ہو خواہ عقار نیچے کا مکان یا اوپر کا مکان ہو۔ یعنی ایک بالا خانہ اور اُس کے نیچے کے مکان کے دشمن مالک ہیں اس طرح کہ ایک شخص نیچے کے مکان کا مالک ہے دوسرا اوپر کے مکان کا تو جب اوپر والا بالا خانہ کو فروخت کرے تو نیچے والا شفعی ہوگا گو اُس کا راستہ نیچے سے نہ ہو۔

**مسئلہ ۷۴۶۔** شفعہ متحقق ہوتا ہے بعد بیع کے اگرچہ ایسی بیع فاسد ہو اور بیع شفعہ کب متحقق ہوتا ہے؟ وقت کر دینے یا ہبہ یا وصیت کر دینے مشتری کے بائع کا حق منقطع ہو گیا ہو یا بعد بیع کے گو مشتری کو حق خیار ہو اگر بائع کو یا بائع و مشتری دونوں کو حق خیار ہو تو شفعہ واجب نہ ہوگا۔

**مسئلہ ۷۴۷۔** شفعہ طلب مواثبت کی مجلس میں گواہ کر نیسے مستقر و ثابت ثابت ہوتا ہے۔ ہو جاتا ہے اور بعد گواہ کر لینے کے اگر حاکم کے پاس رجوع کرنے میں دیر کر لیا تو حق شفعہ ساقط نہ ہوگا۔

**مسئلہ ۷۴۸۔** شفعہ واجب ہوتا ہے بقدر تعداد شفعیوں کے یعنی جب کئی آدمی برابر کے شفعی ہوں تو انہیں جائداد برابر برابر ملیگی نہ ہوگا کہ بلحاظ اُن کے حصص جائداد کی اس میں بھی کمی بیشی کی جائے چنانچہ ایک گھر میں تین حصہ واپس ہیں ایک نصف کا دوسرا اثلث کا تیسرا سدس کا نصف کے مالک نے اپنا حصہ فروخت کیا اور باقی دونوں شریک شفعی ہیں تو بلا لحاظ اُن کے حصص کے اُن کو برابر نصف نصف ملیگا۔

**مسئلہ ۷۴۹۔** حق شفعہ سب سے پہلے غلیظ فی نفس المبیع کو ہے اگر وہ نہ ہو

لے عقار یعنی زمین و دیگر جائداد غیر متقولہ جیسے زمین شامل ہو۔ اشجار و عمارت عقار میں داخل نہیں۔ غلیظ فی نفس المبیع وہ چیز جو ذات بیع میں شریک ہو۔

یا طلب نہ کرے تو پھر حق شفعہ شریک فی حق المبیع کو ہے اگر وہ بھی نہو یا طلب شفعہ نہ کرے تو پھر حق شفعہ ہمسایہ ملاصق کو ہے۔

**مسئلہ ۷۷۰۔** بعد حکم حاکم شفعی نے اپنا حق شفعی ساقط کر دیا تو باقی شفعیوں کو اسکا حصہ لینا جائز نہیں اسلئے کہ بعد حکم حاکم ہر واحد کا حق دوسرے کے حصہ سے جدا ہو گیا لیکن اگر قبل حکم حاکم کوئی شفعی اپنا حق شفعہ ساقط کر دے تو باقی شفعیوں کو تمام بیع کا لینا جائز ہے۔

**مسئلہ ۷۷۱۔** اگر بعض شفعی غائب ہوں اور بعض حاضر تو جو موجود ہوں حاضر دعویٰ شفعہ کر سکتا ہے وہ دعویٰ شفعہ کر سکتے ہیں۔ اگر شفعی غائب بعد حاضر ہونیکے حق شفعہ کا دعویٰ کرے اور اسکا اور شفعی اول (حاضر) کا حق برابر ہو تو دونوں نصف نصف تقسیم کر لینگے اگر شفعی اول سے اسکا حق مقدم ہو تو اسی کو کل شفعہ پہنچے گا۔

**مسئلہ ۷۷۲۔** اگر شفعی قبل بیع کے حق شفعہ سے انکار کرے تو حق شفعہ ساقط نہ ہوگا کیونکہ حق شفعہ بعد بیع کے پیدا ہوتا ہے نہ قبل از بیع۔

**مسئلہ ۷۷۳۔** اگر شفعی نے بعض شفعہ لینے اور بعض کے ترک کر دیا قصہ کیا تو وہ اسکا مجاز نہیں ہے اسلئے اگر ایک شفعی اپنا حصہ دوسرے شفعی کی واسطے مقرر کر دے تو صحیح نہیں ہے اور اسکا حق اس فعل سے ساقط ہو جائیگا۔ اور بیع باقی شفعیوں میں بٹ جائیگا۔

**مسئلہ ۷۷۴۔** نہ وقت میں اور نہ وقت کی واسطے نہ جواز وقت میں شفعہ ہے کیونکہ اسلئے شفعہ نہیں ہے اسلئے کہ اس کے بیع جائز نہیں ہے پس اگر وقت کے قریب کوئی مکان بیع ہو تو اس میں متولی وقت یا واقف یا موقوف علیہ کو دعویٰ شفعہ

لے شریک فی حق المبیع وہ ہے جو بیع کے متولی میں شریک ہے یعنی حامل ارشہ کا حق یا نہرے یا بیع لینے کا حق۔  
 ۲۔ اور ہمسایہ ملاصق وہ ہے جسکا دروازہ دوسرے کو چھین ہو اور اس کے گھر کی پشت خانہ بیع سے ملی ہو اگر اسکا دروازہ اس کے کو چھین ہو اور وہ کو چھین نہ لے تو وہ شریک فی حق المبیع ہو جائیگا۔ اور اگر اس کے مکان کی کڑیاں اسکی دیوار پر ہوں تو وہ شریک فی حق المبیع نہیں بلکہ ہمسایہ ملاصق ہے اور دیوار کی ذات میں شرکت ہو تو وہ شریک نہ ہمسایہ۔

جائز نہیں لیکن اگر وقت ملوک ہو یا ایسا وقت ہو کہ اسکی شرعاً بیع جائز ہو تو اس میں حق شفعہ جائز ہے

## طلب شفعہ کا بیان

شفعہ میں کیا ضروری ہے۔ مسئلہ ۵۷۷۔ جبکہ شفعہ کو بیع کی خبر پہنچی تو اسکو تین طلب ضروری ہیں۔ ۱۔ طلب مواثبات یعنی جس مجلس میں بیع کا علم ہو اسی میں فی الفور طلب کرے ایسے الفاظ کو جسے طلب شفعہ سمجھی جائے۔ اگر ذرا بھی ٹھہر گیا یا دیر کر گیا تو حق ساقط ہو جائیگا۔ اس طلب میں گواہ ضرور نہیں لیکن بخوف انکار اگر اسوقت گواہ ہوں تو کر لے۔

۲۔ طلب اشہاد یعنی اظہار نیت خریداری کا گواہ کرنا بیع پر یا بیع کے روبرو اگر وہ قابض ہو یا مشتری کے روبرو گواہ قابض نہ ہو۔ یہ طلب بھی بہت ضروری ہے خواہ کیسی طرح پر ہو بذریعہ خط یا قاصد کے ذریعہ سے یا خود۔ اگر طلب مواثبات میں شفعہ نے گواہ بھی کر لیے ہوں بیع یا بائع یا مشتری کے پاس تو وہ طلب قائم مقام دو طلب کے ہوگی اور طلب اشہاد کی پھر چند ان ضرورت نہیں۔

۳۔ طلب خصوصت یعنی شفعہ دعویٰ شفعہ حاکم کے روبرو کرے اس طلب میں تاخیر کر نیسے شفعہ باطل نہیں ہوتا طلب خصوصت کو طلب تملیک بھی کہتے ہیں۔

۴۔ مسئلہ ۵۷۸۔ اگر باوجود قدرت طلب اشہاد نہ کیا جائے تو شفعہ کب باطل ہوگا اور کب نہیں۔ طلب اشہاد نہ کر نیسے شفعہ کب باطل ہوگا اور در صورت عدم قدرت باطل نہ ہوگا۔

۵۔ مسئلہ ۵۷۹۔ شفعہ کو قبل اثبات حق شفعہ میں حاضر کرنا لازم نہیں بعد حکم قاضی میں حاضر کرنا لازم ہوگا اور جب تک میں نہ لے لے مشتری کو بیع کا روک رکھنا درست ہے۔ اور جبکہ شفعہ سے ادائیگی میں کے لیے کہا جائے اور وہ ادا کرے تو قبل از حکم شفعہ باطل ہوگا اور بعد حکم حاکم باطل نہ ہوگا۔

۶۔ مسئلہ ۵۸۰۔ دعویٰ شفعہ میں کون مدعا علیہ ہوگا اور کب شفعہ میں مشتری مدعا علیہ ہوگا خواہ قابض ہو یا نہ ہو اور بائع اسوقت مدعا علیہ ہوگا جبکہ شفعہ بیع اسکے قبضہ میں ہو۔

۷۔ مسئلہ ۵۸۱۔ شفعہ کیواسطے حیار رویت اور خیار عیب ثابت ہو مگر خیار شرط نہیں۔

۸۔ مواثبات کی معنی کو دینے اور اچھلنے کو دینے چونکہ یہ طلب نہایت سرعت سے ہونا ضروری اسلئے اسکا نام طلب بالمواثبات ہے

اگرچہ مشتری نے برائے عیوب کی شرط بائع سے کر لی ہو مگر بخیار شرط شفیع کو حاصل نہیں ہے اگرچہ مشتری کو بخیار شرط حاصل ہو۔ اور اسے بیطیع ادائیگی کے لیے مدت نہیں شفیع کے لیے گو مشتری کا شن موہل ہو۔

**مسئلہ ۷۸۰**۔ شہادت کے سب احکام مثل بیع کے ہیں سوائے تاوان فی سبکی مثل بیع کرین۔ صورت اسکے۔ مثلاً شفیع نے بذریعہ شفیع اکاب زمین لی اور اس پر مکان بنایا یا درنگا سے اور پھر وہ زمین کسی غیر شخص کی نکلی اور مالک متحن نے ازالہ عمارت و درخت کا چاہا اور شفیع نے ویسا ہی کیا تو شفیع مشتری سے زرشن پھیر لے کیونکہ وہ اسکی ملک نہ تھی اور مشتری کو ایسا دھوکا ہوگا تو وہ بائع سے نقصان عمارت و درختوں کا بھی پھیر لیگا اس واسطے کہ بائع نے اسکو دھوکا دیا بخلاف اسکے شفیع کو مشتری کی جانب سے دھوکا نہیں ہوا بلکہ اسے زبردستی شفیع میں زمین لگتی تھی۔

**مسئلہ ۷۸۱**۔ اگر شفیع اور مشتری شن میں اختلاف کرین اور حالانکہ گھر مشتری کا مقبوض ہو اور شن بائع کو نقد مل گیا ہے تو مشتری کا قول قسم کے ساتھ مقبول ہوگا۔ اور اگر دونوں گواہ لائیں تو مشتری کے گواہ مقدم ہوں گے۔ اور ایسی حالت میں دونوں حلف دار ہوں گے۔

**مسئلہ ۷۸۲**۔ اگر بائع کچھ زرشن مشتری کو معاف کر دے تو باقی شن و شفیع دینا ہوگا۔ گھر لیگا اور اگر بائع کل شن مشتری کو معاف کر دے تو شفیع کو کل شن کے عوض میں طلب شفیع کرنا ہوگا اور اگر بائع کچھ بڑھا دے تو شفیع پر دہی پہلا زرشن واجب ہوگا نہ زیاوتی۔

**مسئلہ ۷۸۳**۔ اگر شفیع کو معلوم ہو کہ مشتری نے ہزار کو خرید کیا تب شفیع کو بعد دست برداری پھر شن شفیع کا پیدا ہونا۔ دست بردار ہوا پھر بائع نے اس میں سے سو کم کر دیے تو اب شفیع کے واسطے شفیع ثابت ہے اور نو سو دیکر جائداد لے لیگا۔

**مسئلہ ۷۸۴**۔ اگر مشتری نے بیع میں افزایش کی ہو تو شفیع پر زبردستی عمل افزودہ کی قیمت دینا ہوگی کہ یا تو بقدر افزایش قیمت او اگرے یا مشتری کو عملہ افزودہ اٹھا لیا جائے دے۔ اگر افزایش ایسی ہو کہ اسکی علیحدگی ممکن نہ ہو (جیسے مکان کی رنگ آمیزی) تو اسکی قیمت شفیع کو دینا ہوگی یا دعوی شفیع سے دست برداری کرنا ہوگی۔

اجد بیع ہبہ یا وقف کر نیسے مسئلہ ۷۸۵۔ اگر مشتری نے فرو بیعہ وقف کر دی یا مسجد بنائی یا قبرستان شفعہ ساقط نہ ہوگا۔ کیا یا کسی کو ہبہ کر دی تو ان سب تصرفات میں شفعہ جائز ہے۔

مشتری کی زراعت بچنگی تک مسئلہ ۷۸۶۔ اگر مشتری نے بعد خرید کے زراعت کی تو وہ زراعت رکھی جائے گی۔ بچنگی تک قائم رکھی جائیگی اور مشتری پر اسکی اجرت لازم ہوگی۔

شفیع کو کل شن دینا مسئلہ ۷۸۷۔ شفیع کو کل شن دینا ہوگا اگرچہ گھڑو، بوندو، بران ہو گیا ہو ہوگا۔ کیونکہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ شن اصل بیع کے مقابل ہوتا ہے نہ اسکی وصف کر

کب شن ساقط ہوگا مسئلہ ۷۸۸۔ اگر مشتری یا کوئی انبی کل بیع یا اس کے کسی جز کو توڑ ڈالے یا خراب کر دے تو بقدر اس کے شن مشتری کا ساقط ہو جائیگا۔ اور اگر ہوا مسئلہ

مشتری کا ہوگا اور اگر بعض بیع خزن ہو جائے تو بقدر اس حصہ کے شن ساقط ہوگا

بیع فاسد میں طلب شفعہ کا وقت مسئلہ ۷۸۹۔ بیع فاسد میں انقطاع من بائع کے وقت طلب شفعہ

کرنا ضرور ہے اور ہبہ بالعین میں آقا بائض البدلین کے وقت طلب ضرور ہے اور بقول بعض لوگ وقت عقد ہے۔ اور بیع فضولی میں وقت بیع کے را اور بقول ابو یوسف اجازت بیع کو وقت طلب شفعہ ضرور ہے۔

## حق شفعہ کی ثبوت و عدم ثبوت کا بیان

عقار میں شفعہ مسئلہ ۷۹۰۔ اس عقار میں شفعہ ثابت ہوتا ہے جو بعض مال ملک ہوئی ثابت ہوتا ہے ہو اور جو عقار نہ ہو یا عقار ہو مگر بعض مال ملک نہ ہو اس میں شفعہ نہیں۔

عمارت و نخلستان کا شفعہ مسئلہ ۷۹۱۔ جبکہ عمارت یا باغ بلا زمین فروخت کیا جائے تو اس میں شفعہ نہیں گو عمارت وغیرہ کی بیع حق قرار کے ساتھ ہو۔

ارث و ہبہ و صدقہ میں مسئلہ ۷۹۲۔ شفعہ ثابت نہیں ہوتا ارث اور صدقہ اور ہبہ بلا عوض شفعہ نہیں۔

یا بدل خلع یا بدل صلح ٹھیرا یا گیا یا مہر قرار دیا گیا ہو اگرچہ بعض گھر کے مقابل میں مال بیع ہو مگر بقول صاحبین جتنے حصہ کے مقابلہ میں مال ہو اس میں شفعہ ثابت ہوگا۔

۱۔ یعنی قیام مکان یا درختوں کی شرط سے بیع ہوئی ہو

**مسئلہ ۹۳۔** اس گھر میں شفعہ نہیں جو بیع ہوا بالغ کے اختیار پر اور ہنوز  
 میں حق شفعہ۔ اسکا اختیار ساقط نہ ہوا ہو پس اس کے حق ساقط ہوتے ہی شفعہ واجب ہوگا  
 اگر بوقت سقوط اختیار شفعہ طلب شفعہ کرے۔ اس طرح اس گھر میں جسکی بیع فاسد ہوئی اور  
 ہنوز اسکا حق فسخ ساقط نہوا شفعہ نہیں پس اگر اسکا حق فسخ ساقط ہو گیا چنانچہ مشتری نے  
 اس میں کوئی عمارت بنائی تو شفعہ ثابت ہوگا۔

**مسئلہ ۹۴۔** بیع کے بعد شفعہ سے شفعہ نے انکار کیا پھر بیع پھیر دیا  
 گیا بوجہ خیار ردیت یا خیار شرط یا خیار عیب کے بہ حکم حاکم تو شفعہ نہیں  
 اس لیے کہ یہ فسخ ہے بیع نہیں اور شفعہ واجب ہوتا ہے بعد بیع کے نہ بعد فسخ بیع کے۔  
 اگر بغیر حکم حاکم بوجہ خیار عیب یا اقالہ بیع کے بیع بالغ کے پاس آئے تو شفعہ ثابت ہوگا۔  
**مسئلہ ۹۵۔** شفعہ ثابت ہے اس شخص کے لیے جس نے اصل یا وکالت  
 خریدی خریدے۔ خرید کیا یا کسی دوسرے نے اس کے لیے خرید کیا یعنی ایک شخص نے دوسرے کو

خرید کر نیکاح کیل کیا اور وکیل نے موکل کی واسطے گھر خرید کیا جو شفعہ ہے تو اسکا حق شفعہ ثابت  
 مثلاً ایک گھر کے تین شریک ہیں اور ایک اسکا جار لماصن ہے پھر جب وہ گھر بیع ہوا اور  
 ایک شریک نے اسے خرید کیا تو مشتری کے لیے شفعہ ثابت ہے خواہ وہ اصل یا خریدے  
 یا وکالت اور دوسرے شریک کے لیے بھی اس طرح شفعہ ثابت ہے نہ جار لماصن کو کیونکہ  
 شریک کی موجودگی میں جار لماصن کو شفعہ نہیں اور شفعہ نہیں اسکا جس نے بیع کی ہو حالانکہ  
 یا وکالت یا وہ فاسد زرعین کا ہوا ہو۔

**مسئلہ ۹۶۔** قاعدہ کلیہ ثبوت و عدم ثبوت شفعہ کا یہ ہے کہ شفعہ  
 ثبوت و عدم ثبوت شفعہ کا۔ باطل ہو جاتا ہے شفعہ سے بے اعتنائی کرنے سے اور باطل نہیں  
 ہوتا ہے اظہار خواتین سے۔

**مسئلہ ۹۷۔** مرتد کو حق شفعہ ثابت نہیں۔ مرتد کو اس لیے حق شفعہ ثابت نہیں۔

## مبطلات شفعہ کا بیان

یعنی فسخ بیع۔



استحقاق شفعہ کب باطل مسئلہ ۷۹۸۔ اگر طلب مواثبتہ ترک کجا جائے یا طلب اشہاد با وجود قدرت ہو جاتا ہے۔ ترک کجا جائے یا اگر بعد بیع حق شفعہ چھوڑ دیا جائے (گو چھوڑنے والا شفعہ کا

باپ یا وصی یا وکیل ہو) یا بعد بیع طلب شفعہ سے سکوت کیا جائے واسطے صغیر و غیرہ کی یا شفعہ فی صلح کر لی عونس پر یا حق شفعہ کو بیچ دیا تو ان سب صورتوں میں استحقاق شفعہ باطل ہو جائے گا لیکن اگر شفعہ نے نصف گھر بغرض بغض شن کے لینے پر صلح کی تو یہ صلح جائز ہے۔

حق شفعہ میں میراث مسئلہ ۷۹۹۔ اگر شفعہ قبل اثبات حق شفعہ (بحکم حاکم) بعد بیع کے مرجائے نہیں جاری ہوتی۔ تو استحقاق شفعہ باطل ہو جاتا ہے اسکے ورثاء کو نہیں پہنچتا اور اگر بعد حکم حاکم مرجائے تو شفعہ باطل نہ ہوگا اور ورثاء کو حق نہیں چلے گا۔

مشری کے مرئیے شفعہ کا مسئلہ ۸۰۰۔ مشری کے مرنے سے استحقاق شفعہ باطل نہیں ہوتا حق شفعہ باطل نہ ہوگا۔ بلکہ اسکے ورثاء اسکے قائم مقام قرار دیے جائینگے۔

اگر شفعہ اپنی جائداد بیچ کر مسئلہ ۸۰۱۔ اگر شفعہ قبل اسکے کہ حاکم ثبوت شفعہ کا حکم دے اس جائداد کو توجہ شفعہ زائل ہوگا۔ بیچ ڈالے جسکے ذریعہ سے وہ شفعہ ہے تو اسکا شفعہ باطل ہوگا ہر طرح سے خواہ اسکو اسکی بیع کا علم ہو یا نہ ہو لیکن اگر شفعہ نے اپنی جائداد کی بیع بشرط اختیار اپنی ذات کے کی ہو تو شفعہ باطل نہیں۔

اگر شفعہ اپنی جائداد کو مسجد و قبرستان وغیرہ بنا کر تو اسکا حق زائل ہوگا۔ مسئلہ ۸۰۲۔ اسی طرح اگر شفعہ اس مقام کو جسکے ذریعہ سے وہ شفعہ ہے مسجد یا قبرستان بنائے یا وقف کر دے قبل اثبات حق شفعہ بہ حکم حاکم توجہ شفعہ باطل ہوگا۔

اگر شفعہ مکان مشفوعہ کو مسئلہ ۸۰۳۔ اگر شفعہ مشری سے مکان مشفوعہ کو خرید کرے تو اسکا خرید کرے تو شفعہ باطل ہوگا۔ حق شفعہ باطل ہو جائیگا۔ اور جو اس سے کمتر یا برابر والے شفعہ ہوں انکو مکان مذکورہ بہ قیمت اول یا ثانی (جیسا وہ مناسب خیال کرے) لینا جائز ہوگا۔ لیکن اگر شفعہ مکان بالغ سے خرید کرے تو شفعہ بے حق اس سے کمتر یا برابر میں اسطرح لینا جائز نہیں۔

۱۔ شفعہ کو وہ عوض بھی پھیر دینا ہوگا کیونکہ حق شفعہ کی صلح بغرض جائز نہیں اور یہ عوض رشوت ٹھیکر یا جائیگا۔  
۲۔ ایضاً  
۳۔ لینے یا بیچ۔  
ایضاً  
ایضاً

میں شفعہ باطل ہوگا اگر خرید یا اجارہ  
یا کرایہ مکان مشفوعہ کی بات چیت ہو  
ساقط ہوگا۔

مسئلہ ۸۰۴۔ اگر شفعہ مشتری سے بعد نام بیع مکان مشفوعہ کو ارایہ  
یا اسکے خرید یا اجارہ کی بات چیت کرے تو اس کا حق شفعہ

نہرار کی خبر سنکر شفعہ سے دست بردار  
ہو نیکنے بعد بوجہ نہرار سے کم ہو نیکنے  
حق شفعہ ثابت ہوتا ہے۔

مسئلہ ۸۰۵۔ شفعہ کو پہلے معلوم ہوا کہ مکان نہرار روپیہ کو فروخت  
ہوا پھر معلوم ہوا کہ نہرار سے کم کو یکا ہے یا ایسی اشیاء وزنی  
یا کبلی یا عددیات متقارب سے بیع ہوئی کہ انکی قیمت نہرار درم

یا زیادہ ہے تو شفعہ کو دعویٰ شفعہ پہنچے گا اور اگر بعوض اسباب یا دیناروں کے جتنی قیمت نہرار درم پہنچو  
ہوا ہو تو شفعہ ثابت ہوگا۔ اسلئے کہ مقابلہ اسباب و زر نقد کی کبلی یا وزنی اشیاء دینا زیادہ تر آسان ہے۔

تبدیل مشتری کی وجہ سے  
شفعہ ثابت ہوگا۔

مسئلہ ۸۰۶۔ اسی طرح شفعہ کو معلوم ہوا کہ مکان زید نے خرید کیا ہے اس  
وجہ سے اسنے شفعہ چھوڑ دیا بعد معلوم ہوا کہ عمر دے خرید اسے یا زید و عمرو  
دونوں نے خرید کیا ہے تو عمرو کے حصہ میں شفعہ کو حق شفعہ پہنچے گا۔

نصف گھر کی بیع سے دست برداری  
کرنے کے بعد بوجہ کل مکان کی بیع کو حق شفعہ

تو اسکو حق شفعہ ہوگا تاہم گھر کی بابت لیکن اسکے بالعکس جائز نہیں یعنی اگر سالم گھر کے بیع کی خبر سنی  
اور شفعہ سے دست برداری کی پھر معلوم ہوا کہ نصف مکان بیع ہوا تھا تو شفعہ کو نصف  
مکان کی بابت دعویٰ شفعہ جائز نہ ہوگا۔

## حیلہ ہای سقوط شفعہ کا بیان

حیلہ اسقاط شفعہ جارین  
مسئلہ ۸۰۸۔ حیلہ اسقاط شفعہ ہمایہ یہ ہے کہ گھر کو بیع کرے مگر ملک

گزیایا ایک ہاتھ یا ایک بالشت یا ایک انگل بھر زمین جو شفعہ کی جانب  
طولاً و عرضاً جو ملصق ہو بیع نہ کرے تو شفعہ کو بوجہ عدم اتصال شفعہ نہ پہنچے گا۔

دوسرا حیلہ یہ ہے کہ بالغ مشتری کو قبل یا بعد بیع کے اسی قدر یعنی ایک گزیایا ایک ہاتھ بھر

طولاً و عرضاً جہاں تک جائداد شفعہ سے ملصق ہو وہیہ بلا عوض کر کے اُسپر اسکا قبضہ کرا دے  
یا ایک حصہ اُس زمین کا پہلے خرید کرے بعد باقی تو شفعہ کو حصہ اول میں صرف شفعہ پہنچے گا  
نہ ثانی میں۔

تیسرا حیلہ یہ ہے کہ ایک نہایت قلیل حصہ (جیسے ہزارواچ) زیادہ قیمت پر خریدے اور باقی جاتا و صرف بقیہ زرشن دو ایک روپیہ میں خرید لے تو چونکہ شفیع کا صرف ہزار وین حصہ میں شفیع ہوگا اور وہ اُسے بوجہ زیادتی قیمت بے حد خرید نہ کرے گا اور دوسرے حصہ میں تو اُسے حق پہنچ ہی نہیں سکتا۔

**مسئلہ ۸۰۹۔** واسطے شریک اور ہمایہ دونوں کے یہ حیلہ ہے کہ سو روپیہ میں جس مکان کو لینا ہے اُسے ہزار میں خرید کرے بعض ہزار روپیہ زرشن کے کپڑا یا کوئی اور جنس سو روپیہ کی مالیت کی دیے تو شفیع اُس گھر کو نہیں لے سکیگا مگر بعض ہزار درم کے۔ اور اگر بیع ملک غیر ثابت ہو تو بائع کو بھی ہزار ہی درم واپس لینا ہوگا۔

**مسئلہ ۸۱۰۔** سب سے بہتر اور سہل حیلہ جو مشہور و معروف اور مروج ہے اسقاط شفیع۔ یہ ہے کہ بہ عوض دراہم معینہ مکان خرید کیا اور اُسکے ساتھ مٹھی بھر فلوس بھی دے جنکی طرف اشارہ کر دیا گیا اور انکی مقدار بھول رہی اور فلوس بائع نے تلف کر دے بعد قص کے اُسی مجلس میں تو شفیع کو شفیع نہ پہنچے گا بوجہ جہالت من کے بوجہ تلف ہو جانے فلوس کے۔

**مسئلہ ۸۱۱۔** مکروہ ہے حیلہ کرنا واسطے اسقاط حق شفیع کے بعد ثابت ہو جانے حیلہ مکروہ ہے۔ حق شفیع کے جیسے مشتری کا شفیع سے یوں کہنا کہ تو مجھ سے یہ مکان خرید لے (یہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ شفیع ثابت ہو جاتا ہے بعد بیع کے نہ قبل بیع) اور ابتدا سے (یعنی قبل بیع) حیلہ اسقاط شفیع کرنا مکروہ نہیں ہے۔

### متفرقات متعلقہ شفیع

**مسئلہ ۸۱۲۔** اگر چند غرضوں نے ایک مکان ایک شخص سے لیا تو شفیع ایک مشتری کا حصہ لے سکتا ہے اور اگر چند اشخاص نے اپنا مکان ایک شخص کے ہاتھ بیچا تو شفیع ایک بائع کا حصہ نہیں لے سکتا ہے۔

**مسئلہ ۸۱۳۔** اگر مشتری ایک عقد میں دو گھر یا دو گائون جو دو شہروں میں واقع ہوں خرید کرے تو دونوں گھر یا گائون کا شفیع ایک عقد میں دو گھر دینی بیع ہو تو شہروں میں گائون کا ایک میں لے یعنی ایک ہی ایجاب و قبول میں۔

ایک ہی ساتھ دونوں کو لے سکیگا نہ صرف ایک کو اور اگر شفع کو صرف ایک گھر یا گائون میں جن شفعہ پہنچتا ہو دونوں میں شفعہ پہنچتا ہو تو جس میں اسکو شفعہ پہنچتا ہے اُس ہی کو لے سکے گا نہ دونوں بعد تقسیم شفعہ مشتری سے شفعہ میں حصہ تقسیم کر کے بعد اپنا نصف حصہ تقسیم کر لیا تو شفعہ مشتری سے وہ حصہ لے سکتا ہے۔

گودہ حصہ شفعہ کی جانب کا ہو۔

مسئلہ ۸۱۵۔ شفعہ کا بائع یا مشتری کو ابراہام کرنا (یعنی اسکو کل مطالبات و خصوصیات سے عموماً بری کرنا) شفعہ کو باطل کر دیتا ہے اگرچہ شفعہ شفعہ کو نہ جانتا ہو۔

مسئلہ ۸۱۶۔ ابطال شفعہ کا تعلق شرط سے جائز ہے مثلاً شفعہ مشتری سے لیا جائے کہ میں نے شفعہ چھوڑ دیا اگر تو نے یہ زمین خاص اپنے لیے خریدی ہو پس اگر مشتری نے کسی اور کے لیے خریدی ہو تو شفعہ کو شفعہ جائز ہوگا۔

مسئلہ ۸۱۷۔ ایک شخص گھر کی ملک کا بھی مدعی ہے اور جن شفعہ کا بھی تو اسکو ایک ساتھ۔ یوں دعویٰ کرنا چاہیے کہ یہ گھر میرا ملک ہے لہذا میں اُسکے پانچواں دعویٰ کرتا ہوں اگر یہ گھر میرا ثابت ہو تو فیہا ور نہ میں اُسکا شفعہ ہوں اور اپنے شفعہ کے دعویٰ پر ہوں۔

مسئلہ ۸۱۸۔ جس لڑکے کا کوئی دلی نہ ہو اسکا شفعہ باطل نہ ہوگا اور اگر حاکم اسکی طرف باطل نہ ہوگا۔ کوئی کار پر داز مقرر کرے اور وہ اُسکے لیے شفعہ طلب کرے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۸۱۹۔ مشتری نے ایک بائع خرید کیا اسکا شفعہ غائب ہے۔ درختوں میں پہل آئے اور مشتری اُنکو اپنے نصیب میں لایا اُسکے بعد شفعہ آیا اور اُس نے طلب شفعہ کیا تو اگر درخت مشتری کے قبضہ کے وقت بارور ہے تو بقدر قیمت پہلوں کے ٹرس سے ساقط ہوگا اور اگر پھل نہ ہوں تو ٹرس سے کچھ ساقط نہ ہوگا۔

مسئلہ ۸۲۰۔ صغیر کے باپ یا وصی نے صغیر کے لیے جو زمین خریدی اگر وہ کو حق شفعہ ہے۔ اس میں شفعہ ہوں تو اُنکو شفعہ جائز ہے اور صغیر کے بلوغ تک اُنکو تاخیر طلب خصوصیت لازم ہے لیکن طلب شفعہ اور بروز بیع گواہ کر لینا ضروری ہے تاکہ تاخیر طلب سے شفعہ باطل نہ ہو جائے۔

کتاب الرحمن

جذبات و عادات و فرائض و احکام و مسائل

**مسئلہ ۸۲۱** - لغت میں رہن جس شے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں رہن عبارت جس شے سے بعض اُس حق کے جسکا حاصل کرنا اور لینا شے مرہون سے ممکن ہو (خواہ تمام کا لینا ممکن ہو یا بعض کا)۔

**مسئلہ ۸۲۲** - رہن یا رہن لینے کو کہتے ہیں جو رہن دے وہ راہن اور جو لے وہ مرتہن اور جو چیز رہن دے جائے اُسے مرہون یا رہن کہتے ہیں اگر راہن و مرتہن بالاتفاق شے مرہون کسی امین کے پاس رکھیں تو اُسے عدل کہتے ہیں۔

**مسئلہ ۸۲۳** - رہن اور مرتہن کے ایجاب و قبیل کو رہن منعقد ہو جاتا ہے اور جب تک کہ اُسی مجلس میں شے مرہون پر قبضہ نہ ہو جائے رہن لازم نہیں ہوتا۔

**مسئلہ ۸۲۴** - رہن بہ مجرد فسخ باطل نہیں ہوتا اور مرتہن کو مرہون کا مجبوس رکھنا جائز ہے بعد فسخ بھی تا وقتیکہ وہ اپنا دین نہ پاوے۔

**مسئلہ ۸۲۵** - مرہون سے منفعت حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

جائز نہیں مگر ایک کو دوسرے کی اجازت سے جائز ہے (یعنی راہن بہ اجازت مرتہن اور مرتہن بہ اجازت راہن نفع حاصل کر سکتا ہے) اور اگر رہن ہی میں اشتغال منافع کی شرط ہو تو بھی جائز نہیں کیونکہ ایسا منافع شل سود کے ہے۔

**مسئلہ ۸۲۶** - راہن کو تمام دین دینا لازم نہیں جب تک کہ مرتہن مرہون دین دینا لازم نہیں۔

**مسئلہ ۸۲۷** - مرتہن پر مرہون کی حفاظت اور اجرت حفاظت لازم نہیں ہے۔

خود کرے یا اپنے عیال سے حفاظت کرے اگر غیر عیال سے حفاظت کرے ایسا تو بصورت تلف ضمان لازم ہوگا۔ اس طرح مرہون کی ودیعت رکھنے اور عاریت دینے اور اجارہ دینے اور نقدی سے مرہون کی تمام قیمت کا ضمان لازم آئے گا اور بقدر اُس کے دین ساقط ہو جائیگا۔

**مسئلہ ۸۲۸** - قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو چیز ذات مرہون اور اسکی بقا کے لیے ضرور ہو وہ راہن پر واجب ہے (اسی لیے کہ وہ اسکی ملک ہے) اور جو چیز مرہون کی حفاظت کے لیے ضرور ہو وہ مرتہن پر لازم ہے (اسی لیے کہ اسکا مجبوس ہونا اُس کے حق کے واسطے ہے) پس جو چیز مرتہن پر لازم ہے گو وہ شرط کر لے تب بھی راہن پر

لازم نہ ہوگی۔

**مسئلہ ۸۲۹۔** مرہون کے چرانے کی اجرت اور مرہون کا فتنہ  
 منہج مرہون کس پر ہوگا اور مرہون زمین کا خراج وغیرہ راہن پر ہے اور اسکی حفاظت کی اجرت  
 مرہون پر ہے۔ جو چیز کہ مرہون یا راہن پر واجب ہے اگر کوئی دوسرا اسکو بخوشی ادا کرے تو وہ  
 مستبرع ہوگا۔ اور اسکا دعویٰ نہ کر سکیگا

## رہن کے جواز و عدم جواز کا بیان

**مسئلہ ۸۳۰۔** شائع کارہن صحیح نہیں ہے خواہ شیعہ عقد رہن کے وقت ہو  
 جائز نہیں ہے یا بعد ہو گیا ہو اور شریک کے پاس رہن رکھے یا غیر شریک کے پاس۔ اور ایسا  
 رہن فاسد ہے نہ باطل۔

**مسئلہ ۸۳۱۔** انقضاء رہن کی شرط یہ ہے کہ دونوں طرف مال ہو مقابل  
 میں اور اگر جواز رہن کے شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو وہ رہن فاسد  
 ہوگا اور جہاں رہن مال نہ ہو یا مقابل میں اس کے مال نہ ہو تو رہن ہرگز منعقد نہ ہوگا اور ایسا رہن  
 باطل ہے۔

**مسئلہ ۸۳۲۔** قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو چیز بیع ہو سکتی ہے اسکا رہن صحیح ہے  
 لیکن گواشیہ مندرجہ ذیل کی بیع صحیح ہے مگر انکار رہن صحیح نہیں ہے۔ شائع  
 مشغول اور مشغول بغير

**مسئلہ ۸۳۳۔** حیلہ جواز رہن شائع کا یہ ہے کہ اگر ایک گھر میں سے نصف  
 غیر منقسمہ کے رہن رکھنے کا ارادہ کرے تو پہلے اس کے نصف کو طالب رہن کے  
 بیع کرے اور اس سے اسکا شئ اس شرط پر لے کہ مشتری کو اختیار فسخ رہے اور مشتری گھر پر  
 قبضہ کرے تاکہ بعد بیع کو توڑ ڈالے بوجہ خیال کے تو نصف گھر مشتری کے قبضہ میں رہے گا بمنزلہ  
 رہن کے بعوض شئ کے۔

**مسئلہ ۸۳۴۔** پھلون کا رہن جو درختوں پر ہون بدون درخت کے  
 یا اس کے عکس۔

۱۔ غیر منقسمہ۔ ۲۔ یعنی غرت بدون منظوف۔ ۳۔ بیسے درخت کے پھل۔

اور زراعت یا عمارت کا رہن بدون زمین کے جائز نہیں اور اس طرح اسکے عکس درخت کا بدون پھل کے اور زمین کا بدون درخت کے رہن صحیح نہیں ہے لیکن اگر اخراج شجر کی تصریح نہ کی تو زمین کے رہن میں درخت بھی بالتبع داخل ہونگے۔

**مسئلہ ۸۳۵** - قاعدہ کلیہ ان مسائل میں یہ ہے کہ جب مرہون منتقل ہو غیر مرہون کا قاعدہ کلیہ باعتبار پیدائش کے تو رہن جائز نہیں بسبب ممتنع ہونے قبض مرہون کے۔

**مسئلہ ۸۳۶** - ایک گھر رہن کیا گیا جسکی دیواریں نیامین رہن اور اس کے دیواریں مشترک ہوں ہمسایہ کے مشترک ہیں تو رہن صحیح ہوگا۔ اور اس طرح صحن و چھت کا اشتراک کی حالت ہے۔

**مسئلہ ۸۳۷** - رہن جائز نہیں بعوض ودیعت و عاریت و مال مضاربت وغیرہ ناجائز ہے۔ مال مشترک کے۔ اور اسی طرح بعوض ایسی چیز کے جسکا مال ان قیمت یا مثل سے (اگر وہ مثلی ہے) ممکن نہ ہو رہن جائز نہیں چنانچہ حاضر ضامنی و قصاص یا اجرت نوہ گری کے بدلہ رہن ناجائز ہے۔

**مسئلہ ۸۳۸** - مسلمان کو شراب کا رہن رکھنا یا رہن لینا جائز نہیں۔

**مسئلہ ۸۳۹** - بمقابلہ دین موعود کے کسی شے کا رہن رکھنا صحیح ہے اس طرح پر کہ راہن کی کوئی چیز گرو رکھی تاکہ مہینہ اسکو ایک مقدار میں قرض دے۔

**مسئلہ ۸۴۰** - باپ کو اپنا مال اپنے فرزند صغیر کے پاس رہن رکھنا یا اپنے پاس رہن رکھنا جائز ہے بر خلاف وصی کے کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سوائے باپ کے اور کوئی شخص رہن و بیع کے عقد میں ایجاب و قبول کا متولی نہیں ہو سکتا۔

**مسئلہ ۸۴۱** - رہن رکھنا چاندی اور سونے کی اور کیلے اور وزنی چیزوں کا صحیح ہے۔

**مسئلہ ۸۴۲** - ایک شے فروخت کی اس شرط پر کہ مشتری ایک شے معین بعوض زرغن رہن رکھ دے یا کہ معینہ ضمانت دے تو بیع صحیح

ہوگی اور مشتری پر وعدہ رہن پورا کرنے میں جبر نہ کیا جائے گا لیکن بصورت عدم ایفاء و عذر بالغ کو بیع کا اختیار ہوگا۔

مشتري کا شریعہ کو بائع کے پاس مسئلہ ۸۴۳۔ مشتری نے بائع سے ایک شے خریدی اور کہا کہ بعض زرشن رکھنا رہن ہے ایسے تو بعض اپنے غنم کے اپنے پاس رہنے دے تو اگر بعد

قبضہ مشتری نے ایسا کیا ہو تو یہ رہن ہوگا اور قبل قبضہ کیا ہو تو وہ رہن نہ ہوگا کیونکہ وہ بعض غنم مجبوس ہے پس اگر قبل قبضہ بیع تلف ہو جائے تو غنم مشتری کے ذمہ ساقط ہوگا۔

ایک چیز کا رہن دو شخصوں کے پاس جبکہ دین ہو۔ مسئلہ ۸۴۴۔ اگر دو شخصوں کا دین ایک شخص پر ہو اور وہ بعض ان کے دین کے ایک چیز دونوں کے پاس رہن رکھے تو صحیح ہے اور وہ کل

چیز دونوں شخصوں کے پاس مرہون ہوئی اگرچہ دونوں شریک نہ ہوں اور یہ ہوگا کہ نصف نصف دونوں کے پاس رہے۔ اگر دونوں مرہون نے مرہون مذکور میں باری یا نہی تو ہر مرہون اپنی باری میں عدل کے مانند ہوگا۔ اگر مرہون تلف ہوگا تو ہر مرہون بقدر اپنی حصہ دین کے تاوان دیگا اگر ایک مرہون کا دین راہن ادا کر دے تو کل مرہون دوسرے کے پاس رہے گا۔

دو شخصوں کا ایک کے پالک مسئلہ ۸۴۵۔ اگر دو شخصوں نے ایک شخص کے پالک چیز بعض اس دین کے جو ان دونوں پر ہے رہن رکھی تو یہ صحیح ہوگا بعض تمام

دین کے اور جب تک تمام دین حاصل نہ ہو جائے مرہون مرہون کو اپنے پاس رکھیں گے۔

مدیون کا مال روکنا مسئلہ ۸۴۶۔ مالک کو جائز ہے کہ مدیون کے مال کو بدو اس کی اجازت کے رہن کے طور پر روک لے۔

بوجہ عصب مرہون پر مسئلہ ۸۴۷۔ رہن کا عصب کرنا اسکے تلف ہو جانے کے مانند ہے تاوان لازم ہوگا۔

تاوان لازم ہونے میں۔ لیکن اگر غاصب نے ایسی حالت میں عصب کیا جبکہ مرہون مرہون کو اپنے استعمال میں لاتا ہو راہن کی اجازت سے تو مرہون پر ضمان لازم نہ ہوگا۔

مدت مقرر کرنا رہن مسئلہ ۸۴۸۔ مدت مقررہ رہن کی مقصد ہے ایسے کہ رہن کا حکم جس کی مقصد ہے۔

وامی ہے تا حصول دین مگر در صورت ہلاکی ضمان لازم ہوگا کیونکہ واسطے لزوم ضمان کے رہن فاسد مثل رہن صحیح کے ہے۔

راہن کی اجازت سے مسئلہ ۸۴۹۔ راہن نے مرہون کو مرہون کی بیع کا ایک کر دیا اور مرہون بیع کر سکتا ہے۔

مرگیا تو مرہون بدون حاضر نہ ہونے وارث راہن کے بیع کا مجاز ہے۔



اور وارث فسخ بیع نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۸۵۰۔ راہن غائب ہو اور مرہون مدعی ہے کہ شئی مرہونہ ادائی دین کی جا سکتی ہے۔ بیع کر اس کے دین کی ادائی کر دی جائے تو حاکم ایسا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۸۵۱۔ مرہن کو جائز نہیں مرہون کا بھل بیچنا اگرچہ اس کے نفع حاصل کرنا جائز نہیں تلف ہو جائیگا خوف ہوا سوا سٹے کہ مرہن کو جس مرہون کا اختیار ہے نہ بیع کا اور ایسی صورت میں اسکو حاکم کے پاس رجوع لانا ضرور ہے لیکن اگر حاکم کے پاس رجوع لانے میں بھل کے خراب ہونیکا اندیشہ ہو تو مرہن کو اسکا بیچنا جائز ہے۔

## اس رہن کے احکام جو عدل کے پاس رکھا جائے

مسئلہ ۸۵۲۔ اگر راہن و مرہن مرہون کو عدل کے پاس رکھ دیں تو رہن صحیح ہے اور عدل کے قبضہ کرنے سے دین تمام و لازم ہو جاتا ہے اور مرہن یا راہن عدل سے شئی مرہون نہیں لے سکتا اگر عدل کسی کو دے گا تو اس پر تمام ان لازم ہوگا۔

مسئلہ ۸۵۳۔ اگر راہن مرہن یا معتمد (عدل) کو یا اسکے سوا کسی اور شخص کو مرہون کی بیع کے لیے وکیل کرے دین کی مدت آنے پر تو اگر وکیل بیع کی لیاقت رکھتا ہو تو یہ وکیل صحیح ہے۔ اور اگر وقت وکیل لیاقت نہ رکھتا ہو (جیسے صغیر ہو) تو وکالت صحیح نہ ہوگی۔ وکیل کو بلا رضامندی موکل یا اسکے وارثوں کے مرہون کا بیچنا جائز ہوگا لیکن وکیل مرہون کے وارثوں کو مرہون کی بیع کا اختیار نہ ہوگا۔

مسئلہ ۸۵۴۔ اگر معتمد نے مرہون بیچ دیا تو اسکا شئن رہن رہے گا اور راہن بچ لے لیگا۔ مثل اصل مرہون کے اگر مرہون کسی غیر کی ملک نکلے تو مشتری معتمد اسکا شئن بھر لیگا اور معتمد راہن سے شئن بھر لیگا۔

## مرہون میں تصرفات کا بیان

مرہون کی بیع ٹھن کی اجازت پر مسئلہ ۸۵۵۔ اگر راہن مرہون کو فروخت کرے تو یہ بیع مرہون کی موقوف رہے گی۔ اجازت پر موقوف رہیگی یعنی جب تک مرہون اجازت نہ دے نافذ نہ ہوگی۔ اگر مرہون اس بیع کو فسخ کرنا چاہے تو وہ ایسا نہیں کر سکتا مشتری کو اختیار ہے کہ

رہن کے چھوٹنے تک صبر کرے یا حاکم سے بیع فسخ کرا دے۔

جس بیع کو مرہون جائز رکھے مسئلہ ۸۵۶۔ اگر مرہون کو راہن ایک شخص کے ہاتھ فروخت کرے وہی صحیح ہوگی۔ پھر اسی کو دوسرے کے ہاتھ فروخت کرے تو دونوں میں سے

جس بیع کی مرہون اجازت دیگا وہ لازم ہوگی اور دوسری باطل۔ اور اگر راہن نے ایک شخص کے ہاتھ مرہون کو بیچا پھر اسی کو اجارہ دیا یا رہن رکھا یا ہبہ کیا یا کسی اور شخص کو اور مرہون نے اجارہ یا رہن یا ہبہ کو جائز رکھا تو بیع جائز ہوگی نہ اجارہ وغیرہ۔

بصورت تلف ہونے مرہون کے مسئلہ ۸۵۷۔ اگر راہن مرہون کو تلف کر ڈالے تو مرہون اُس سے کون تاوان دیگا۔ اپنا دین لے سکتا ہے۔ اور اگر مرہون کو کوئی شخص غیر تلف کر ڈالے

تو تلف کر نیوالے سے مرہون اسکی قیمت کا تاوان لے سکتا ہے اور وہ تاوان اس کے پاس شل مرہون کے رہن رہیگا۔ اور اگر مرہون کو مرہون نے تلف کیا ہو تو مرہون اسکی قیمت کا تاوان دے گا۔

بصورت اجازت راہن اگر مرہون تلف ہو جائے تو تاوان کون دیگا۔ عاریت دینے سے اجازت دے اور مرہون قبل شمع کرنے

اس عمل کے تلف ہو جائے تو مرہون کا دین ساقط ہوگا اور اگر حالت استعمال میں تلف ہو تو شل امانت کے ہوگا یعنی اب مرہون پر تاوان لازم نہ آئیگا۔ اگر راہن و مرہون وقت تلف مرہون پر اختلاف کریں یعنی مرہون کہے کہ حالت استعمال میں مرہون تلف ہوئی اور راہن کہے کہ نہیں تو مرہون کا قول مقبول ہوگا۔ اور شہادت راہن کی مقبول ہوگی۔

باب صغیر کی جائداد پر مسئلہ ۸۵۸۔ باپ اپنے ذاتی قرضہ میں اپنے طفل کی کسی چیز کو رہن رکھ لے سکتا ہے۔ رکھ سکتا ہے اگر وہ تلف ہو جائے تو باپ کو بقدر دین تاوان دینا ہوگا

(نہ بقدر قیمت مرہون) اور اگر صغیر بالغ ہو جائے اور اسکا باپ مر جائے تو وہ بدون ادائی

لے وہ قیمت جو تلف ہونے کے دن تھی۔ لے وہ قیمت جو وقت قبضہ کر چکے تھی۔ لے یعنی راہن پر بار نہوت ہوگا۔

دین مرہون نہیں لے سکتا ہے لیکن وہ باپ کے مال کو اس قدر بھرتے سکتا ہے۔

**مسئلہ ۸۶۰۔** صحیح ہے عاریت لینا کسی چیز کا تاکہ مستعیر اس کو رہن رکھے رہن رکھنے کے صحیح ہو جہاں چاہے بشرطیکہ عاریت دینے والے نے کوئی قید نہ لگائی ہو اگر مستعیر نے

رہن میں مقدار دین یا جنس دین کی یا مرہن کی یا خاص شہر وغیرہ کی قید لگائی تو اسے تیسری مرتبہ رہن رکھ سکیگا اور بصورت اس کے خلاف کرنے کے مستعیر سے تاوان لینے کا مجاز ہوگا اور بعد تاوان دینے کے مستعیر کا کیا ہوا رہن کامل ہو جائیگا۔ لیکن اگر معیر کی مخالفت سے مستعیر کا نقصان نہ ہو بلکہ نفع ہو (چھپے معیر نے سو روپیہ پر رہن رکھنی کی اجازت دی اور مستعیر نے پیاس رہن کیا) تو مستعیر سے تاوان نہ لے سکیگا۔

**مسئلہ ۸۶۱۔** اگر معیر تک رہن کرنا چاہے تو مرہن اس کے قبول کرنے پر کرا سکتا ہے۔ مجبور کیا جائیگا۔ اور معیر مرہن کو جو کچھ دین ادا کر لیا وہ مستعیر سے لے سکیگا۔

**مسئلہ ۸۶۲۔** اگر معیر مرہن کی بیع کا ارادہ کرے اور مرہن نہ مانے تو اگر مرہن کی قیمت سے دین مرہن ادا ہو سکتا ہو تو اس کی بیع ہو سکیگی ورنہ نہیں۔ اور اگر معیر مفلس مرجائے اور اسپر دیون ہوں تو مستعیر سے تقاضا کیا جائے گا کہ وہ مرہن کو اپنا ذاتی قرضہ ادا کر کے مرہن معیر کے ورثاء کو پھیر دے۔

**مسئلہ ۸۶۳۔** معیر کے وارثوں کو مرہن کا لینا بعد ادا کرنے دینا صحیح لے سکتے ہیں۔ درست ہے۔

**مسئلہ ۸۶۴۔** اگر جانور مال تلف کر ڈالے یا جانور کو مار ڈالے تو اس کا ضمان نہیں۔ تلف کرنا ایسا سمجھا جائیگا کہ گویا آفت آسمانی سے تلف ہو گیا اور کچھ ضمان کسی پر واجب نہ ہوگا۔

**مسئلہ ۸۶۵۔** اگر راہن مر گیا ہو تو اس کا وصی مرہن کو اس کے مرہن کی صورت میں لے کر سکتا ہے۔ اجازت سے بیع کر سکتا ہے اور اس کا دین دہی ادا کرے گا اس لئے کہ وہ قائم مقام راہن ہے۔

**مسئلہ ۸۶۶۔** رہن باطل نہیں ہوتا بوجہ مرجانے مرہن یا راہن کے رہن باطل نہیں ہوتا۔ اور اس کے وارث یا وصی اس کے قائم مقام ہوں گے۔

## مسائل متفرقہ متعلقہ رہن

جلد ہفتم خانہ دارالافتاء دارالاحکام

جو چیز ذات مرہون پیدا ہو وہ راہن کی ملک ہے

مسئلہ ۸۶۷۔ جو چیز کہ مرہون کی ذات سے پیدا ہو (جیسے پھل اور دودھ اور بچہ اور آدن وغیرہ) وہ راہن کی ملک ہے اور جو چیز کہ

منفعت مرہون کا بدلا ہو (جیسے کرایہ گھر و زمین کا وغیرہ وغیرہ) تو وہ مرہون کا مال ہی ہے علیٰ کہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو چیز ذات مرہون سے پیدا ہو وہ زمین کے تابع ہے اور جو ذات مرہون سے پیدا نہ ہو وہ تابع رہن نہیں۔ لیکن جو زیادتی کہ مرہون سے پیدا ہو اگر وہ اتنا ہو جائے تو مرہون پر نادان نہ آئیگا۔

مرہون کو مرہون کا اجارہ مسئلہ ۸۶۸۔ اگر راہن نے مرہون کا نفع مرہون کو مباح کر دیا ہو تو بھی دینا صحیح نہیں ہے۔ مرہون کا اجارہ دینا درست نہیں ہے اگر اجارہ یہ اجازت راہن دیا ہو تو اجرت راہن کی ہوگی ورنہ مرہون کی۔

اگر بعض مرہون ملک غیر ثابت ہو تو اگر بعض مرہون ملک غیر ثابت ہو تو رہن باطل ہوگا اگر وہ غیر مقسوم ہو۔ مسئلہ ۸۶۹۔ بعض مرہون غیر راہن کا ملک ثابت ہو تو اگر بعض مذکور شایع غیر مقسوم ہے تو باقی رہن بھی رہن باطل ہوگا اور اگر وہ جدا و منقسم ہے تو باقی رہن باقی رہن رہیگا اور وہی بعض تمام

دین کے مجبوس رہے گا۔

مستاجر کے پاس رہن رہنے سے مسئلہ ۸۷۰۔ ایک شخص کو اپنا گھر اجارہ دیا پھر اُس کو اُسی مستاجر کے پاس رہن رکھا تو رہن صحیح اور اجارہ باطل ہوگا اور اگر رہن رکھنے کے بعد مرہون نے راہن کو اجارہ دیا تو اجارہ باطل ہے۔

مرہون میں زیادتی ہو سکتی ہے نہ دین میں زیادتی مع مرہون سابقہ بعض اُسی دین کے رہن رہے گی۔ لیکن دین کا زیادہ کرنا اُسی مرہون پر تسلط صحیح نہیں ہے۔ مسئلہ ۸۷۱۔ راہن مرہون میں کچھ اور زیادہ کر سکتا ہے اور

رہن صحیح و فاسد کا حکم مسئلہ ۸۷۲ جو حکم کہ دین صحیح کا ہے وہی حکم رہن فاسد کا ہے پس جبکہ رہن فاسد کا راہن مرا اور اُس کے اور قرض خواہ ہیں تو مرہون مرہون کا زیادہ مستحق ہے مثل رہن صحیح کے۔

مرہون کا رہن بجا رہن مسئلہ ۸۷۳۔ راہن کا ایک مرہون کو بلا فک رہن دوسرے

رہن رکھنا باطل ہے لیکن اگر مرتین رہن رکھے اور رہن اُسکو جائز رکھے تو یہ رہن باطل نہ ہوگا۔

## کتاب الوصایا

**تعریف وصایا** مسئلہ ۸۷۴- وصایا وصیت کی جمع ہے اور وصیت شرع میں تملیک بعد الموت کہتے ہیں (ایسی تملیک جو بطریق احسان کے ہو) وصیت کرنیوالے کو موصی اور جسکو وصیت کی جائے اُسکو وصی اور جسکے واسطے وصیت کی جائے اُسکو موصی لہٰذا جس چیز کی وصیت کی جائے اُسے موصی چہ کہتے ہیں۔

**اقسام وصیت** مسئلہ ۸۷۵- وصیت کی چار قسمیں ہیں۔ واجب۔ جیسے رد و رائج اور دیون مہولہ کی وصیت۔ مستحب جیسے کفارات اور فدویہ صیام و صلوة کی وصیت مناج۔ جیسے اغنیاء اجانب و اقارب کے لیے وصیت۔ مکروہ۔ جیسے اہل فحوق و معاصی کے لیے وصیت۔

**شرائط وصیت** مسئلہ ۸۷۶- شرائط وصیت حسب ذیل ہیں۔  
۱۔ موصی مالک کرنے کے قابل ہو۔

۲۔ جس مال کی وصیت کی جائے وہ کسی دین میں مستغرق نہ ہو۔

۳۔ موصی لہ وقت وصیت تحقیقاً یا تقدیراً زندہ ہو۔

۴۔ موصی کی موت کے وقت موصی لہ وارث نہ ہو۔ (کیونکہ وصیت بجن و زنا صحیح نہیں بلکہ رضا مندی دیگر وراثت)۔

۵۔ موصی لہ موصی کا قاتل نہ ہو (خواہ قبل از قتل وصیت کی ہو یا بعد زخمی ہونیکے)۔

۶۔ موصی لہ معلوم ہو۔

۷۔ موصی ہم بعد موت موصی کے قابل تملیک ہو بواسطہ کسی عقد کے۔

۸۔ موصی بقدر ثلث مال کے ہو۔

**رکن وصیت** مسئلہ ۸۷۷- وصیت کا رکن ایجاب و قبول ہے یعنی موصی کا یہ قول

لہ یعنی قاتل بالغ ہو۔ لہ یعنی محل میں ہو۔ لہ موصی لہ کامل بالوصف کافی ہے۔

لہ خواہ وہ مال پر یا منفعت بالفعل موجود ہو یا نہ ہو۔

کہ میں نے وصیت کی اس چیز کی یا اسکے ہم معنی الفاظ بقول بعضوں کے قبول رکن نہیں صرف ایجاب کافی ہے۔

**مسئلہ ۸۷۸۔** وارث یا غیر وارث ہونا میت کی موت کے بعد معتبر ہے۔  
دارث ذمیر وارث ہونا مک  
پس اگر کوئی شخص وقت وصیت وارث ہو اور موت کے وقت وارث نہ ہو تو وصیت معتبر ہے۔

صحیح ہوگی مثلاً ایک شخص نے بھائی کے حق میں (جو اسکا وارث ہے) وصیت کی بعد وصیت موصی ایک لڑکا پیدا ہوا اسوجہ سے وقت مرنے موصی کے اسکا بھائی وارث نہ رہا تو اسکے حق میں وصیت صحیح ہوگی۔

**مسئلہ ۸۷۹۔** وصیت کا حکم یہ ہے کہ موصی لہ کو موصی بہ میں ملک احکام وصیت  
جدید پیدا ہو جائے۔

**مسئلہ ۸۸۰۔** وصیت ثلث مال کی اجنبی کے واسطے در صورت نہ ہونے وصیت بہ حق اجنبی  
کسی مانع کے جائز ہے اگرچہ وراثہ اسکو جائز نہ رکھیں مگر تہائی سے زائد کی وصیت بلا رضا مندی وراثہ جائز نہیں مگر جبکہ موصی کے کوئی وارث نہ ہو تو کل مال کی وصیت بہ حق اجنبی جائز ہوگی۔

**مسئلہ ۸۸۱۔** دین وصیت پر مقدم ہے یعنی ادائی دین کے بعد ادائی دین وصیت پر مقدم  
وصیت نافذ ہوگی۔

**مسئلہ ۸۸۲۔** حمل کے واسطے وصیت صحیح ہے اور اسی طرح حمل کی وصیت  
حمل کی وصیت غیر کیواسطے بھی صحیح ہے بشرطیکہ بچہ چھ مہینے سے کمتر

مدت میں پیدا ہو اگر حاملہ کا زوج زندہ ہو اور اگر حاملہ عدت میں ہو تو دو سال سے کمتر مدت میں موت یا طلاق سے پیدا ہو اگر حمل موصی لہ ہو تو اقل مدت حمل کا شمار وقت وصیت سے ہوگا اور

لہ جیسے موصی بہ کا مستغرق بہ دین ہونا یا موصی لہ کا قاتل موصی ہونا۔  
لہ وہ رضامندی جو موصی کی موت کے بعد دیجاتے۔

لہ یعنی اسطرح کہ غلام عورت کے حمل کیلئے اسقدر کی وصیت کرتا ہوں۔  
لہ جیسو اپنے جانور یا نوٹڈی وغیرہ کے حمل کے کسی کو اسطرح وصیت کرے کہ اس جانور وغیرہ کے حمل کی فلاں شخص کو وصیت کرنا ہو۔  
لہ اقل مدت حمل آدمی کیلئے چھ مہینے اور مائمی کے گیارہ برس اور اونٹ اور گھوڑے اور گدھے کیلئے ایک سال اور گاوؤں کیلئے نہایت اور بھیڑ و بکری کیلئے پانچ مہینے اور بلی کیلئے دو مہینے اور کتے کیلئے چالیس دن اور بچہ یا کیلیے اکیس دن ہیں۔

اگر حمل موصی پہ ہے تو موصی کی موت سے شمار ہوگا۔

**مسئلہ ۸۸۳۔** مسلمان کو کافر ذمی کے لیے اور کافر ذمی کی مسلمان کے لیے وصیت جائز ہے لیکن کافر حربی کے لیے دار الحرب میں مسلمان کو وصیت جائز نہیں۔ اس طرح اپنے قاتل کے حق میں جس نے موصی کو بطریق مباشرت قتل کیا وصیت جائز نہیں۔

**مسئلہ ۸۸۴۔** وصیت جائز نہیں اپنے وارث کے حق میں مگر جبکہ موصی کے وارث (جو قاتل بالغ ہوں) اجازت دین تو جائز ہوگی اگر بعض وارث اجازت دین اور بعض نہ دین تو جو اجازت دینگے بقدر ان کے حصہ کے وصیت جائز ہوگی۔

**مسئلہ ۸۸۵۔** اگر صغیر کسی کو وصیت کرے تو صحیح نہیں ہے اگرچہ وہ وصیت کرے تاکہ بعد بالغ ہو کے مراہویا وصیت کو بلوغ کی طرف نسبت کیا ہو۔ جیسے اگر میں بالغ ہوں تو زید کے لیے یہ وصیت ہے۔

**مسئلہ ۸۸۶۔** وصیت جائز نہیں بے زبان سے بطریق اشارہ کے مگر جبکہ گوشت کی وصیت۔ اسکی بے لنگی زبان کی دراز ہو جائے یہاں تک کہ اسکا اشارہ کرنا معلوم ہو گیا تو یہ بے لنگی زبان مثل گوشت کے ہے۔ اور اسکا اشارہ مثل اقرار کے ہے۔

**مسئلہ ۸۸۷۔** وصیت کا قبول کرنا یا رد کرنا موصی کی موت سے پہلے کی ملک نہیں ہوتی۔ بطل ہے اور موصی بہ موصی لہ کی ملک بدون قبول کرنے کے نہیں ہوتی مگر جبکہ موصی مرے۔ پھر اسکا موصی لہ بدون قبول مر جائے تو موصی لہ کے وارث موصی بہ کے مالک ہونگے اس طرح اگر موصی لہ محل میں تو بھی بدون قبول وہ اسکا مالک ہوگا۔

**مسئلہ ۸۸۸۔** موصی کو وصیت سے پھر جانا جائز ہے خواہ بقول صریح ہو یا ایسے فعل سے جو مالک کے حق کو قطع کر دیتا ہو۔ یا ایسا فعل ہو جس سے موصی بہ میں ایسی زیادتی ہو جائے جسکا جدا کرنا ممکن نہ ہو یا ایسے تصرف سے جس سے موصی کی ملک زائل ہو جاتی ہے۔ لیکن موصی بہ کا تغیر بعد موت موصی کے موصی لہ کو کوئی ضرر نہیں کرتا۔

بے زبان وہ ہو جو کلام کرنے پر قادر نہ ہو۔ بے لنگی زبان کا امتداد ایک سال معین کیا گیا ہے۔

**مسئلہ ۸۸۹** - انکار رجوع وصیت سے انکار کر نیسے موصی راجع نہیں ہوتا اور بقول اکثر علماء کے انکار وصیت رجوع ہے اور موصی کا یہ کہنا کہ میں نے جو وصیت کی وہ باطل ہے یا جو وصیت میں نے زید کیلئے کی تھی وہ عمر کے لیے ہے وصیت رجوع کرنا ہے لیکن اگر عمر مردہ ہو تو وصیت بہ عن زید بحال خود قائم رہی بسبب باطل ہونے وصیت ثانی کے اور اگر عمر برقرار ہو تو وصیت زندہ تھا مگر قبل از وفات موصی مر گیا تو پہلے وصیت بوجہ رجوع اور دوسرے بوجہ موصی لڑکے مرجع کی باطل ہوگی۔

**مسئلہ ۸۹۰** - مریض کا ہیہ اسکے تمام مال سے نافذ ہوگا اگر مرض کی مدت ایک سال سے زائد بڑھ جائے اور موت کا خوف نہ ہو۔ اگر مدت مرض دراز نہ ہو تو اور موت کا خوف ہو تو اسکا ہیہ ثلث مال سے نافذ ہوگا۔

**مسئلہ ۸۹۱** - اگر چند قسم کی وصیتیں یعنی فرض واجب مستحب وغیرہ جمع ہوں تو جو فرض ہو وہ مقدم ہے واجب سے اور واجب مقدم ہے مستحب پر گو موصی نے اسے موخر کیا ہو۔ اگر سب وصایا برابر ہوں درجہ میں اور ثلث مال سب کو ملتی ہو تو وہ مقدم ہوگی جبکو موصی نے مقدم کیا ہو۔

**مسئلہ ۸۹۲** - اگر مریض نے چند وصیتیں کیں اور پھر اچھا ہو گیا اور بیمار کی وصیت کا بعد چند سال زندہ رہنے کے بعد پھر بیمار ہوا تو اسکی وصیتیں باقی ہیں اگرچہ اس نے یہ نہ کہا ہو کہ میں اپنے مرض سے مر جاؤں تو میں نے یہ وصیت کی۔

**مسئلہ ۸۹۳** - وصیت کرنے کے بعد موصی مجنون ہو گیا تو اگر اس کا بوجہ جنون وصیت کا باطل ہو جانا۔ جنون چھ مہینے یا زیادہ تک رہے تو وصیت باطل ہے ورنہ نہیں۔ اگر موصی موصی کی زندگی میں مر جائے تو وصیت باطل ہوتی ہے۔

**مسئلہ ۸۹۴** - موصی ہر موصی یا اسکے ورثاء کے قبضہ میں مثل شتر مثل امانت کے رہیگی۔ امانت کے رہیگی یعنی اگر تلف ہو جائے تو اسکو ضمان دینا لازم نہ ہوگا۔

## ثلث مال کی وصیت کا بیان



**مسئلہ ۸۹۵۔** اگر ایک شخص نے ثلث مال کی وصیت ایک شخص کو کی دو شخصوں کو وصیت کرنا اور دوسرے کو بھی ثلث مال کی وصیت کی اور رثاء رضامند نہ ہوئے تو ثلث مال دونوں میں نصف نصف تقسیم ہوگا۔ اور اگر ایک شخص کے لیے ثلث کی اور دوسرے کے لیے سدس کی وصیت کی تو ثلث مال میں سے دو حصہ ثلث والے کو اور ایک حصہ سدس والے کو ملیگا۔

**مسئلہ ۸۹۶۔** اگر دو شخصوں کو ثلث مال کی وصیت کی اور ان میں سے ایک قبل وصیت مر چکا ہے تو پورا ثلث زندہ کو دیا جائیگا ایسے کہ میت یا مومن شریکی کی مزارع نہیں ہو سکتی اور اگر بعد وصیت ایجاب کے مر جائے تو زندہ کو پورا ثلث نہ ملیگا بلکہ مردہ کے ورثاء اُسکے شریک ہو جائینگے۔ ایسے کہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب موصی لہ وصیت میں داخل ہوا پھر وصیت سے نکل گیا فقدان شرط کی وجہ سے تو یہ دوسرے موصی لہ کے حق میں موجب زیادتی نہیں ہو سکتا۔ اور جبکہ وہ وصیت میں داخل ہی نہ ہو بوجہ فقدان اہلیت کے تو تمام ثلث دوسرے موصی لہ کا ہوگا۔

**مسئلہ ۸۹۷۔** اگر موصی نے کہا کہ میرا ثلث مال ما بین زید اور ثلث کا نصف ہی ملیگا۔ بصورت تنصیف ایک کو عمر و کے ہے اور حالانکہ عمر و مردہ ہے تو زید کو ثلث مال کا نصف ملے گا ایسے کہ لفظ ما بین موجب تنصیف ہے۔

**مسئلہ ۸۹۸۔** اگر موصی نے ثلث مال کی وصیت کی ایسے وقت وقت موت جب قدر مال ہوگا اسکا ثلث موصی لہ کو ملیگا جبکہ وہ محتاج تھا اور بعد وصیت کرنے کے اُس نے مال پیدا کیا تو بوقت وفات موصی جو موجود ہوگا اُس کل کا ثلث موصی لہ کو ملے گا بشرطیکہ وصیت عین شری یا نوع عین کی ہو۔

**مسئلہ ۸۹۹۔** اگر موصی نے وصیت عین کی یا اپنے مال سے ایک موصی بہ کے تلف ہوئیے نوع کی کی ہو اور وہ شری موصی کے مرنے پہلے تلف ہو جائے تو وصیت باطل ہوگی۔ اسی طرح جس شری کی وصیت کی ہو وہ اُس کی ملک نہ ہو تب بھی وصیت باطل ہوگی۔

**مسئلہ ۹۰۰۔** موصی نے ایک شخص کو سور و بیہ کی اور دوسرے کو سور و بیہ کی وصیت کی اور اُسکے بعد تیسرے شخص کو موصی نے کہا

کہ میں نے بھگوان دونوں کا شریک کر دیا تو ہر سیکڑہ میں سے ایک ٹلٹ اس تیسرے کو دیا جائیگا تاکہ تینوں کے حصص برابر ہو جائیں۔

**مسئلہ ۹۰۱۔** اپنے وارثوں سے کہا کہ مجھے فلاں شخص کا قرض ہے اگر میں تو ریش جاری ہوگی۔ وہ دعویٰ کرے تو تم اسکی تصدیق کرنا تو تہائی مال اہل وصایا کے لیے عہدہ کیا جائیگا اور وٹلٹ میں وراثت جاری ہوگی۔

**مسئلہ ۹۰۲۔** اگر اپنے وارث یا قاتل اور اجنبی کے لیے وصیت کی ہو تو نصف موصیٰ بے سبب ہوگی۔ تو اجنبی کو نصف وصیت ملے گی اور وارث و قاتل کے حق میں وصیت باطل ہوگی۔

**مسئلہ ۹۰۳۔** جبکہ موصیٰ نے وصیت وارث کے لیے کی یا ٹلٹ مال کو زیادہ کی وصیت کی اور درنار نے وصیت کو جائز رکھا تو ان کو پھر انکار کرنا جائز نہیں اور وہ مجبور کیے جائیں گے۔

## وصیت اقارب وغیرہ کا بیان

**مسئلہ ۹۰۴۔** اگر وصیت کیجائے اپنے ہمسایوں کے واسطے تو یہ وصیت مومن و غیرہ کو وصیت ہمسایوں و اہل و آل و مومن و غیرہ کو وصیت موصیٰ کے گھر کے ملازمین کی واسطے ہوگی خواہ ان کے دروازے قریب بہن یا بعید اور اسی طرح جب وصیت کرے کوئی اپنے صہر کے واسطے تو اس سے خسرو خوشہ امن مراد ہونگے اور مومن سے ہر محرم عورت کا شوہر اور اہل سے زوجہ اور آل سے اسکی اہلیت اور وہ قبیلہ جسکی طرف وہ منسوب ہوتا ہو مراد ہے۔

**مسئلہ ۹۰۵۔** اگر عورت نے اپنے جنس یا اپنے اہلیت کے لیے وصیت کی تو انہیں اسکا بیٹا داخل نہ ہوگا اسلئے کہ بیٹا باپ کی طرف منسوب ہوتا ہے نہ ماں کی طرف مگر جبکہ موصیہ کا شوہر اس کے باپ کی قوم سے ہو تو اسوقت میں اسکا بیٹا وصیت میں داخل ہوگا اسلئے کہ وہ اسکا ہم جنس ہے مگر موصیٰ مرد ہو تو اس کی آل میں اسکی بیٹیوں کی اولاد اور اس کے بہنوں کی اولاد اور نہ اشخاص جو اسکی ماں کی طرف سے اس کے قرابت دار ہیں داخل نہیں ہیں اسلئے کہ بیٹا باپ کے نسب میں داخل ہوتا ہے نہ ماں کے نسب میں۔

**مسئلہ ۹۰۶۔** اگر وصیت کی اپنے اقارب کے واسطے یا اہل قرابت کے واسطے یا اپنے ذوی الارحام یا اہل انساب کی واسطے تو یہ وصیت قریب ترک واسطے ہوگی پھر اُس کے بعد جو اور قریب تر ہو موصی کے قرابت دار محرم سے۔ لیکن اقارب کی وصیت میں نون باب۔ بیٹا (یا دیگر ورثاء) موصی کے داخل نہیں ہیں اگرچہ وہ ممنوع المیراث ہوں کیونکہ وصیت اقارب کا قاعدہ **مسئلہ ۹۰۷۔** وصیت اقارب مذکورہ بالا دو شخصوں اور زیادہ کی واسطے ہوگی ایسے کہ وصیت میں بھی مثل میراث کے اتنی جمع دو ہیں اور بقول امام

اس قسم کی وصیت میں چار باتوں کا اعتبار ہوگا۔

۱۔ مستحق دو شخص یا زیادہ ہوں۔

۲۔ وہ موصی کے قرابت دار ہوں۔

۳۔ (قرب فالاقرب معتبر ہے اور البعد محبوب ہے مثل میراث کے۔

۴۔ مستحق موصی کے وارث نہ ہوں اور ان میں مرد و عورت سب برابر ہیں۔

پس اگر وصیت میں موصی کے دو چچا اور دو ماموں ہوں تو وصیت اُسکی دونوں چچاؤں کے لیے مثل میراث کے (اور بقول صاحبین چچا اور ماموں دونوں نصف نصف لینگے) اور اگر موصی کا ایک چچا اور دو ماموں ہوں تو چچا کو نصف لینگا اور دونوں ماموں کو نصف (اور بقول صاحبین ہر ایک کو ثلث لینگا) اگر موصی کا صرف ایک چچا ہو اور کوئی نہ ہو تو نصف چچا کو لینگا اور باقی ورثاء کو مثل دیگر مرنے والے کے لینگا۔ اگر ایک چچا و عمہ ہوں تو دونوں برابر پائینگے۔

**مسئلہ ۹۰۸۔** اگر کسی شخص کے ورثاء کے لیے وصیت کی تو ان میں مرد و عورت

سب کے حق میں وصیت ہوگی اور مرد کو دو اور عورت کو ایک ایک حصہ (مثل وراثت کی لینگا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ شخص جس کے ورثاء کو وصیت لینگے ہے وصی سے پہلے مر گیا ہو اگر پہلے مرے ہو تو وصیت باطل ہوگی اور ان کے ساتھ کوئی اور شخص بھی موصی نہ ہو تو کل وصیت اُسی کو ہوگی۔

## خدمت و سکونت و چل کی وصیت کے احکام

**مسئلہ ۹۰۹۔** صحیح ہے وصیت کرنا گھر کی سکونت کا مدت معینہ تاکہ

لے یعنی جب تک موصی چلتا ہو۔

یا ہمیشہ کے لیے اور بیطرح گھر کے منافع اور کرایہ وغیرہ کی۔ اگر گھر کا رقبہ ثلث مال سے کم ہو تو وہ موسیٰ سپرد کر دیا جائے گا اور اگر ثلث مال سے زیادہ ہو تو تین حصوں پر تقسیم ہوگا ایک حصہ بین موسیٰ لہ، بیگا اور دوحہ موسیٰ کے وارثوں کو ملیں گے۔ لیکن یہ جب ہے کہ بجز گھر کے کوئی اور مال موسیٰ کا نہ ہو۔ اگر گھر کے سوا اور مال بھی ہو تو گھر کی تقسیم تمام مال کی تہائی کی مقدار پر ہوگی بعد موت موسیٰ لہ کے اسکے وارث منافع اٹھانے کے مجاز ہوں گے۔

اپنے حصہ کا بھی بیچنا مسئلہ ۹۱۰۔ وارثوں کو مکان کی دو تہائی یعنی اپنے حصہ کا بیچنا بھی جائز ناجائز ہے۔  
نہیں بوجہ ہونے حق موسیٰ لہ کے تمام گھر کی سکونت میں (مگر بقول ابو یوسف جائز ہے)۔

سکونت کی وصیت ہو تو مسئلہ ۹۱۱۔ جبکہ موسیٰ نے سکونت کی وصیت کی تو موسیٰ لہ کو اس اجارہ دینا صحیح نہیں ہے گھر کا اجارہ دینا صحیح نہیں ہے اور جبکہ صرف منافع کی وصیت ہو تو اس میں سکونت کرنا جائز نہیں۔

بچوں وغیرہ کی وصیت مسئلہ ۹۱۲۔ اگر موسیٰ نے اپنے باغ کے بچوں کی وصیت کی پھر موسیٰ مر گیا اور باغ میں بچل موجود ہیں تو موسیٰ لہ کی واسطے فقط یہی بچل ہوں گے اور اگر موسیٰ نے وصیت میں لفظ ہمیشہ اضافہ کیا ہو تو موسیٰ لہ کی واسطے یہ بچل بھی ہوں گے اور آئندہ کے بھی۔ اور اگر وقت وصیت بچل موجود نہ ہوں تو جب قدر بچل سال ببال پیدا ہوں گے وہ لپٹا رہے گا۔

مسجد کے لیے وصیت مسئلہ ۹۱۳۔ مسجد کی واسطے کسی چیز کی وصیت کی جائے تو صحیح نہیں ہے اس لیے کہ مسجد لائق ملکیت نہیں مگر بقول امام محمد صحیح ہے لیکن اگر یوں کہے کہ فلان شجر مسجد پر خرچ کی جائے تو وصیت صحیح ہوگی۔ بالاتفاق۔

## وصی کے متعلق احکام کا بیان

وصی کو مفوض الیہ بھی کہتے ہیں مسئلہ ۹۱۴۔ وصی یعنی اس شخص کو جسے موسیٰ بعد موت اپنے مال کے تصرف کرنیکی وصیت کرے مفوض الیہ بھی کہتے ہیں۔

وصی کا وصایت کو رد کرنا مسئلہ ۹۱۵۔ اگر موسیٰ کسی شخص کو وصی مقرر کرے اور وہ اسکی وصایت قبول کرے تو اسکا وصی ہونا صحیح ہوگا اور اگر رد کرے تو صحیح

حدیث صحیحہ ۴۴۲۱ ج ۱۰ طحاوی

نہ ہوگا۔ اگر سامنے رد نہ کیا اور کچھ یعنی اسکی عدم دانست میں رد کیا تو صحیح نہیں ہے اگر وحی نے موسیٰ کی موت تک سکوت کیا تو بعد موت اُسے قبول کرنا یا رد کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۹۱۶۔ وحی کو وصایت سے خارج کرنا صحیح ہے خواہ وہ حاضر خارج کرنا صحیح ہے۔ ہر یا غائب۔

مسئلہ ۹۱۷۔ وحی کو وصایت کا علم شرط نہیں صحیح ہونے کے لیے بخلاف وکیل کے کہ اُس کو وکالت کا معلوم نہ شرط

مسئلہ ۹۱۸۔ اگر وحی نے موسیٰ کی موت تک قبول وصایت سکوت کیا اور بعد مرنے موسیٰ کے پہلے رد کیا پھر قبول کیا تو صحیح ہے

لیکن اگر حاکم نے اُسے رد کو نافذ کر دیا ہو تو پھر قبول صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۱۹۔ اگر موسیٰ نے کسی شخص کے غلام یا کافر یا فاسق یا صغیر کو وحی مقرر کرنا۔ کیا تو حاکم کسی دوسرے شخص کو وحی مقرر کر دے گا اگر قبل حکم حاکم وہ

لوگ کوئی تصرف کریں تو وہ جائز ہوگا۔ لیکن اگر صغیر بالغ ہو جائے یا کافر و مرتد مسلمان ہو گیا یا فاسق نے توبہ کی تو حاکم اُنکو وصایا سے خارج نہ کرے گا۔

مسئلہ ۹۲۰۔ اگر وحی قیام وصایت سے عاجز ہو تو حاکم اُسکے ساتھ دوسرا وحی مقرر کیا جائیگا

مقرر کر سکتا ہے۔ اگر میت کے پسندیدہ وحی کو حاکم نے معزول کر دیا اور حالانکہ وہ وصایت کی لیاقت رکھتا تھا تو حاکم کا معزول کرنا نافذ ہوگا گو کہ اُس نے ظلم کیا ہو۔

مسئلہ ۹۲۱۔ جب دو وحی ہوں تو ایک کا فعل بدون دوسرے کے باطل ہے اگرچہ موسیٰ کا وحی کرنا ہر ایک وحی کو جدا جدا واقع ہوا ہو

لیکن اسکی تجہیز و تکفین اور اُسکے حقوق کی خصوصیت میں اور حاجات طفل کی خرید میں اور طفل کو اسلحے پہ قبول کرنے میں اور ولایت معینہ کے پھیر دینے اور وصیت معینہ کے جاری کرنے میں ایک وحی کا فعل بھی نافذ ہوگا۔

مسئلہ ۹۲۲۔ اگر حاکم کو معلوم نہ ہو کہ میت کا کوئی وحی ہے اور وہ دوسرا وحی مقرر کرنا۔

وحی مقرر کر دے بعد میت کا وحی آئے تو اسکی وصایت بحال خود قائم رہیگی۔ اور حاکم کے دوسرے وحی مقرر کرنے پہلا وحی خارج نہ ہوگا۔

مسئلہ ۹۲۳۔ منجملہ دو کے ایک وصی مرگیا اور اُس نے میت کو دوسرے وصی کو یا جس کسی شخص کو وصی مقرر کیا اسکو ترکہ میت میں تصرف کرنا جائز ہے اختیار۔  
اور حاکم کو دوسرے وصی مقرر کرنا اختیار نہیں ہے۔ اگر وصی مردہ نے کسی کو وصیت کی تو حاکم دو وصی زندہ وصی کے ساتھ مقرر کر دیگا۔

مسئلہ ۹۲۴۔ وصی کا وصی دونوں ترکوں میں وصی ہوگا خواہ وصی نے اُسکو اپنے مال میں وصی مقرر کیا ہو یا اپنے وصی کے مال میں۔

مسئلہ ۹۲۵۔ اگر وارث موجود نہ ہوں تو وصی کو جائز ہے کہ موصی لہ کا حصہ متروکہ سے بانٹ دے اور موصی لہ سے وارثوں کو پھر رجوع کا اختیار نہ ہوگا۔ مگر موصی لہ کی طرف سے جبکہ وہ موجود نہ ہو اسکا حصہ تقسیم کر لینا وصی کو جائز نہیں لیکن حاکم تقسیم کر سکتا ہے اور تقسیم میں موصی لہ کا حصہ رکھ لے سکتا ہے اگر موصی لہ کا حصہ حاکم یا اُسکے امین کے پاس تلف ہو جائے تو اُسپر تاوان نہیں اور موصی لہ کو کچھ نہ ملے گا لیکن قاضی صرف کیلی اور وزنی اشیا کی تقسیم کر سکتا ہے نہ کہ عقار کی۔

مسئلہ ۹۲۶۔ وصی کو حوالہ قبول کرنا مال یتیم کا صحیح ہے اگر وہ یتیم کے حق میں بہتر ہو اگر بہتر نہ ہو تو وصی کا حوالہ قبول کرنا جائز نہیں۔  
مسئلہ ۹۲۷۔ وصی کو بیع کا اختیار ہے (نہ اپنی ذات) اُس مال کی دو چند قیمت پر یا صغیر کے خرچ کے لیے یا میت کے دین کے ادائی کے لیے یا وصیت مطلقہ کے جاری ہونے کی واسطے (جبکا جائز ہو تا بدو ان اس بیع کے اور کہیں سے ممکن نہ ہوں) یا جائداد کی ویرانی یا اُس کے ناقص ہو جانے خوف سے جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ وصی یتیم کے باپ کا ہو کسی اور شخص کا (جیسے ماں یا بھائی کا وصی) نہ ہو۔

مسئلہ ۹۲۸۔ وصی کو یتیم کے مال سے اُسکے فائدہ کے لیے تجارت وصی تجارت کر سکتا ہے جائز ہے اپنی ذات کے لیے جائز نہیں۔

مسئلہ ۹۲۹۔ صغیر کے باپ کا وصی بمقابلہ صغیر کے دادا کے زیادہ تر مستحق ہے (صغیر کے مال میں تصرف کرنے کا زیادہ تر حقدار ہے اور جبکہ کوئی وصی نہ ہو تو دادا مستحق تصرف ہے مگر دادا کو اسباب و جائداد غیر منقولہ کی بیع کا مثل وصی

اختیار نہیں ہے۔

وصی کے اقرار کا اثر مسئلہ ۹۳۰۔ وصی کا یہ اقرار کہ میت پر دین تھا جائز نہیں اسلئے کہ اقرار غیر مقرر حجت نہیں ہو سکتا۔

وصی اگر کچھ اپنی ذات سے مسئلہ ۹۳۱۔ اگر وصی نے میت کی وصیت کو اپنے ذاتی مال سے باری کیا خرچ کرے تو وہ بھر لگیا تو وہ اس قدر مال ترکہ میت سے بھر لگے گا۔ اسلئے جبکہ وصی صغیر کے واسطے اسباب اپنے ذاتی صرف سے خرید کرے تو اسکے مال سے بھر لگے گا اگر اُسے بوقت خرید اس امر کے گواہ کر لے ہوں کہ میں اپنا مال بطریق قرض کے صرف کرتا ہوں۔

وصی میت دوصی مقرر مسئلہ ۹۳۲۔ حاکم نے جو وصی مقرر کیا ہو وہ مثل میت کے وصی کے ہے مگر کردہ حاکم کا فرق۔ صورت ہائے مفصلہ ذیل میں برابر نہیں ہے۔

- ۱۔ وصی حاکم کو اپنی ذات کیلئے متروکہ سے کوئی شے خرید نہیں سکتا۔
- ۲۔ اُس شخص کے ہاتھ فروخت نہیں کر سکتا جسکی گواہی اُسکے حق میں مقبول نہیں۔
- ۳۔ اُسے بدون حکم حاکم قبضہ کرنا جائز نہیں۔
- ۴۔ صغیر کو کسی کام میں مزدوری کرانا اُسے جائز نہیں۔
- ۵۔ اپنی موت کے وقت دوسرے کو وصی مقرر کرنا اُسے جائز نہیں۔
- ۶۔ جس کام کے لئے حاکم نے معین کر دیا ہو سوائے اُسکے دوسرا کام کرنا اُسے جائز نہیں۔
- ۷۔ حاکم بعض امور میں اُسے منع کر سکتا ہے اور اسکا منع کرنا جائز ہے۔
- ۸۔ حاکم کو اسکا معزول کرنا جائز ہے۔

وصی کو تیمم کے مال سے مسئلہ ۹۳۳۔ وصی کو تیمم کے مال سے کھانا اور اسکی سواری پر سوار ہونا کھانا لینا درست ہے۔ جائز ہے جب تک کہ وہ اُسکے کام میں مصروف رہے۔

وصی کو ایک تیمم کا مال دوسرے مسئلہ ۹۳۴۔ اگر ایک شخص دو تیمموں کا وصی ہو تو اُسکو ایک تیمم کا مال سے بیچنا جائز نہیں۔ مال دوسرے تیمم کے مال سے بیچنا جائز نہیں اسلئے کہ اُسکو دونوں کی خیر خواہی ضرور ہے اور یہاں ایک کی خیر خواہی دوسرے کو ضرر کرتی ہے۔

۱۵۔ یعنی حاکم نے خصوصیت کے لئے وصی مقرر کیا ہو تو بعد فیصلہ بدون حکم حاکم قبضہ نہیں کر سکتا۔

# کتاب الفرائض

فرائض کی تعریف

مسئلہ ۹۳۵۔ فرائض علم فقہ اور حساب کے اُن قواعد کا نام ہے جس سے ہر وارث کا حصہ ترکہ سے معلوم ہو جاتا ہے۔ فرائض فریضہ کی جمع اور شستن از فرض ہے اور فرض لغت میں تقدیر اور قطع اور بیان کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں فرض اُسے کہتے ہیں جو قطعی دلیل سے ثابت ہو۔

ارث

مسئلہ ۹۳۶۔ ارث کے لغوی معنی بقا کے ہیں اور اصطلاح شرع میں ایک کے مال کا انتقال بجا نب و دوسرے کے بطریق خلافت ارث کہلاتا ہے۔

ترکہ

مسئلہ ۹۳۷۔ ترکہ کے معنی متروک کے ہیں مگر اصطلاح میں اُس مال میں ترکہ کہتے ہیں جسکی ذات سے غیر کا حق متعلق ہو گیا ہو۔

اسکان و شرائط فرائض

مسئلہ ۹۳۸۔ ارکان فرائض تین ہیں۔ وارث۔ مورث۔ موروث۔ اور شرائط وراثت بھی تین ہیں۔ مورث کی موت۔ وارث کی حیاتیات یا تقدیری۔ وجہ ارث کا جانا۔

اصول استخراج فرائض

مسئلہ ۹۳۹۔ اصول استخراج فرائض بھی تین ہیں۔ کتاب اللہ۔ حدیث۔ اجماع امت۔

حقوق متعلق بہ ترکہ

مسئلہ ۹۴۰۔ حقوق متعلق بہ ترکہ چار ہیں اسطرح ہر کہ پہلے متروک ہے متوفی کی تمیز و تفتیش میں بغیر تنگی و فضول خرچی کے صرف کیا جائے گا جو بچے اُس سے فرض ذمگی متوفی ادا کیا جائے گا۔ اُس سے جو بچے امین سے ثلث مال وصیت نافذ ہوگی اسکے بعد جو کچھ بچے وہ وراثت میں باہم تقسیم کیا جائیگا۔

وارث کی تعریف

مسئلہ ۹۴۱۔ وارثوں سے وہ لوگ مراد ہیں جنکا حصہ کلام اللہ یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت ہے۔

اسباب وراثت

مسئلہ ۹۴۲۔ اسباب وراثت تین ہیں۔ نسب (یعنی قرابت)

۱۔ جیسے حل میں ہونا۔ ۲۔ قرآن۔ ۳۔ اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اہلہ وسلم۔

۴۔ اتفاق رائے مجتہدین امت محمدی۔



سبب (یعنی رشتہ زوجیت) ولا (یعنی باہم مددگاری)۔

طریقہ تقسیم مسئلہ ۹۴۳۔ ہر چیز مقررہ کی بلحاظ اہلیت اور اعیان کی تقسیم ہوگی کسی وارث کو یہ حق نہیں ہے کہ بلا رضامندی دیگر ورثاء کے کوئی خاص شے ترکہ سے خود لے لے اور دوسرے وارثوں کو اسکی قیمت دے۔

اقسام ورثاء مسئلہ ۹۴۴۔ وارث عموماً تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ذوی الفروض عصباء ذوی الارحام۔ مگر مستحق ترکہ کے دس اصناف ہیں جو علی السبب یک بعد دیگر وارث ہوتے ہیں۔

۱۔ ذوی الفروض۔ ۲۔ عصباء نسبیہ۔ ۳۔ عصباء سببیہ (یعنی مولائی عتاقہ)۔ ۴۔ عصباء سببیہ کے عصباء ذکور۔ ۵۔ رواہل فردض نسبی پر۔ ۶۔ ذوی الارحام۔ ۷۔ مولات۔ ۸۔ مقررہ بالنسب علی النیر۔ ۹۔ وہ موصی کہ جسکی واسطے ثلث مال سے زیادہ کی وصیت ہو۔ ۱۰۔ بیت المال (چونکہ اس زمانہ میں بیت المال نہیں لہذا اہل فردض سببی پر بھی رد جائز ہے)۔

موانع ارث۔ مسئلہ ۹۴۵۔ موانع ارث حب ذیل ہیں۔

۱۔ رقت یعنی ملوک ہونا (اگرچہ ملک ناقص ہو) پس جو شخص کل یا جزو ملوک ہو وہ میراث سے محروم ہوگا (مگر بقول صاحبین وارث بھی ہوگا اور غیر کا حاجب بھی)۔

۲۔ قتل ناحق۔ وارث کا مورث کو عمدہ قتل کرنا یا خطا سے قتل کرنا یا بوجہ ایسے فعل کے ہاتھ ہلاکت ہونا جو حالت بیہوشی یا بے اختیاری میں سرزد ہوا ہو یعنی ایسا قتل جو موجب قصاص یا کفارہ ہوا منع ارث ہے۔ اور جس قتل سے قصاص اور کفارہ واجب نہ ہو وہ منع ارث نہیں ہے۔

۳۔ اختلاف دین۔ یعنی مورث اور وارث میں اسلام و کفر کا اختلاف مانع ارث ہے جو شخص مرتد ہو جائے وہ مسلمان کا وارث نہ ہوگا اور نہ اپنے مثل دوسرے مرتد کا وارث ہوگا مگر جو مال کہ اُسے حالت اسلام میں پیدا کیا تھا وہ اسکے مسلمان ورثاء کی میراث ہوگا اگر عورت مرتد ہو جائے تو بے مجرد ارتداد وہ شوہر سے بائن ہو جاتی ہے زوجہ نہیں رہتی ہے اور

یہ ولا کی دو قسمیں ہیں ولا عتاقہ اور ولا مولات اور دونوں میں اسفل کا اعلیٰ وارث ہوتا ہے اور اعلیٰ اسفل وارث نہیں ہوتا ہے لیکن اگر مولات میں ایسی شرط ہوگی جو توڑ ہو سکتا ہے۔

تہ موجب ایکٹ ۱۸۵۸ء اختلاف دین کی وجہ سے کوئی شخص محروم نہ ہوگا۔

نہ ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں۔

۴۔ اختلاف دار مانع ارث ہے۔ یعنی ملک کا اختلاف۔ جیسے دارالاسلام و دارالکفر۔ اختلاف صرف کفار کے لیے مانع ارث ہے مسلمانوں کیلئے نہیں ہیں اگر ایک مسلمان دارالحرب میں مرجائے تو اسکا وہ بیٹا جو دارالاسلام میں ہے اسکا وارث ہوگا۔

۵۔ وارث کا بھول ہونا مانع ارث ہے اگر ایک لڑکے کو اپنے لڑکے کے ساتھ دایہ نے دوڑ پلایا اور وہ مرگئی اب یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان دونوں میں سے کون اسکا لڑکا ہے تو دونوں میں سے کوئی وارث نہ ہوگا۔

## ذوی الفروض کا بیان

ذوی الفروض کی تعریف مسئلہ ۹۴۶۔ ذی فرض ایسے ہر وارث کو کہتے ہیں جسکا حصہ کلام اللہ یا حدیث یا اجماع است سے مقرر ہو۔

ذوی الفروض کی تعداد تفصیل ذیل۔ مسئلہ ۹۴۷۔ ذی فرض بارہ ہیں آٹھ عورتیں اور چار مرد جب

بٹی۔ بھتی۔ بھتی۔ سگی بہن۔ سوتیلی بہن۔ آخیا فی بہن۔ مان۔ جدہ صحیحہ۔ باپ۔ دادا۔ برادر آخیا فی زوج۔ زوجہ۔ انہیں سے اخیر کے دو ذی فرض بھی ہیں اور باقی فرض نہیں۔

سہام مقررہ مسئلہ ۹۴۸۔ سہام مقررہ چھ ہیں۔ نصف۔ ربع۔ ثمن۔ ثلث۔ ثلثین۔ سدرس۔ پہلی تین قسموں کو نوع اول اور اخیر کی تین قسموں کو نوع ثانی کہتے ہیں۔

نصف ارث دار پانچ ہیں مسئلہ ۹۴۹۔ نصف کے حقدار پانچ ہیں۔ دختر صلی جبکہ ایک ہو۔ بعدم موجودگی دختر پوتی جبکہ ایک ہو۔ بعدم موجودگی بیٹیوں یا پوتیوں کے

حقیقی بہن جبکہ ایک ہو۔ اگر وہ بھی نہ ہو سوتیلی بہن جبکہ ایک ہو۔ زوج جبکہ متوفیہ کی اولاد نہ ہو۔ ربع کے حقدار دو ہیں مسئلہ ۹۵۰۔ ربع کے مستحق صرف زوجین ہوتے ہیں یعنی زوجہ

جبکہ متوفی کی کوئی اولاد یا اولاد پسر نہ ہو۔ اور زوج جبکہ متوفیہ کی اولاد یا اولاد پسر ہو ربع پاتے ہیں۔

فرض کی حقدار ایک ہے مسئلہ ۹۵۱۔ جبکہ زوجہ یا چند زوجات متوفی کی اولاد کے ساتھ ہیں

تو وہ مستحقِ طہوین کی ہوتی ہیں۔

**مسئلہ ۹۵۲۔** ثلث کے دو شخص سچ ہیں۔ بہن اور بھائی اخیانی جب ایک سر زائد ہوں۔ مان جبکہ متونی کی اولاد یا اُسکے پسر کی اولاد یا اُس کے دو بھائی یا بہن کیساتھ نہ ہو

دو ثلث کے حقدار چار ہیں۔ **مسئلہ ۹۵۳۔** دو ثلث کے مستحق چار اشخاص ہو کرتے ہیں۔ دخترین اور انکے نہونے کی صورت میں پوتیاں جبکہ ایک سے زائد ہوں بیٹیوں

اور پوتیوں کے نہ ہونے کی صورت میں حقیقی بہنیں اور انکی عدم موجودگی میں سوتیلی بہنیں جبکہ ایک سے زائد ہوں۔

**مسئلہ ۹۵۴۔** سدس کے سات شخص مستحق ہو کرتے ہیں۔ باپ جبکہ متونی کی اولاد یا اولاد پسر کے ساتھ ہو۔ باپ کے نہونے کی صورت میں دادا اسطرح

مان جبکہ متونی کی اولاد یا اولاد پسر یا دو بھائی بہنوں کے ساتھ ہو۔ چچہ صحیح۔ پوتی یا پوتیاں جبکہ متونی کی ایک دختر کے ساتھ ہوں۔ علاتی بہن جبکہ حقیقی کے ساتھ ہو۔ اخیانی بہن یا بھائی جبکہ ایک ہو۔

**مسئلہ ۹۵۵۔** بیٹی کی تین حالتیں ہو کرتی ہیں۔ اگر وہ تنہا ہو تو وہ نصف کی مستحق ہوتی ہے۔ ایک سر زائد ہوں تو دو ثلث کی مستحق ہو کرتی ہیں اور ہر حال میں جبکہ اُسکے ساتھ انکا بھائی بھی ہوتا ہے تو وہ عصبہ ہو جاتی ہے اور ہر بہن کو ہر بھائی حصہ سے نصف حصہ ملتا ہے۔

**مسئلہ ۹۵۶۔** پوتیوں کی چھ حالتیں ہیں جبکہ متونی کی کوئی دختر نہ ہو تو پوتیوں کے تین حالات تو مثل دختر کے ہیں یعنی ایک ہو تو نصف دیا زائد ہوں تو دو ثلث

اور بھائیوں کے ساتھ عصبہ۔ اور تین حالات مخصوص ہیں جبکہ ایک دختر کے ساتھ ایک یا زیادہ پوتیاں ہوں تو سدس پائینگی۔ جب دو یا زیادہ دختر کے ساتھ ہوں تو محروم ہوں گے لیکن اگر انکا کوئی مردانے درجہ میں برابر یا کمتر ہوگا تو وہ انکو عصبہ کر دیگا۔ جبکہ پوتیاں میت کے فرزند صلی کیسا

ہوں تو وہ محروم ہو جاتی ہیں۔

**مسئلہ ۹۵۷۔** بہنوں کی پانچ حالتیں ہیں خواہ سگی ہوں یا سوتیلی۔ ایک ہو حقیقی بہن تو حالات

تو نصف اور زیادہ ہوں تو دو ثلث پائینگی۔ اگر اپنے بھائی کے ساتھ ہوں گی تو عصبہ ہوں گی اور ہر بھائی کے حصہ سے نصف حصہ پائینگی۔ جب بہنیں دختر کے ساتھ ہوں گی تو عصبہ ہوں گی۔ جب متونی کا بیٹا یا پوتا یا باپ یا دادا ہو تو بہنیں محروم ہوں گی۔

سوتیلی بہنوئی مسئلہ ۹۵۸۔ سوتیلی بہنوئی پانچ حالتیں مشل حقیقی بہنوں کے ہیں اور دو حالتیں۔

اور ہیں اگر سوتیلی بہن ایک حقیقی بہن کے ساتھ ہو تو سدس بائگی۔ جبکہ ایک سوتیلی بہن دو حقیقی بہنیں ہوں تو یہ محروم ہونگی (لیکن اگر اُنکے ساتھ اُن کا بھائی ہوگا تو وہ عصبہ ہونگی) اور جبکہ حقیقی بہن بیٹی کے ساتھ عصبہ ہو تب بھی سوتیلی محروم ہونگی۔

اخیا فی بھائی بہن کے حالات مسئلہ ۹۵۹۔ اخیا فی بھائی اور بہن کے مابین حالات ہیں۔ اگر ایک ہو تو سدس ایک سوتیلی بہن تو نثلث کے مستحق ہونگے۔ جبکہ متونی کا بیٹا یا

پوتا یا باپ یا دادا ہو تو وہ محروم ہونگے۔

مان کے حالات مسئلہ ۹۶۰۔ مان کی تین حالتیں ہیں جبکہ میت کے بیٹے یا پوتے یا دو بھائی بہن کے ساتھ ہو تو سدس۔ اگر ان لوگوں میں سے کوئی نہ تو نثلث۔ جبکہ

مان میت کے باپ اور احد الزوجین کے ساتھ ہو تو بعد دینے حصہ فرض احد الزوجین کے مان مابقی نثلث ملتا ہے۔

جدہ صحیحہ کے حالات مسئلہ ۹۶۱۔ جدہ صحیحہ (اگرچہ درجہ میں کتنے ہی ادبچی ہو) ہمیشہ سدس کی مستحق ہوتی ہے اگر ایک درجہ میں کئی جدہ صحیحہ ہوں تو وہ سب اسی سدس میں شریک ہونگی۔

باپ کے حالات مسئلہ ۹۶۲۔ باپ کی تین حالتیں ہیں۔ پہلے ذی فرض حصص۔ یعنی جبکہ وہ میت کی اولاد ذکور یا اولاد کی اولاد ذکور کے ساتھ ہو تو اُسے سدس ملے گا

دوسرے تعصیب حصص۔ یعنی جبکہ میت کی کوئی اولاد یا اولاد کی اولاد ذکور نہ ہو تو باپ عصبہ ہوگا اور بعد دینے حصص ذوی الفروض کے جو بچہ وہ باپ کو ملے گا۔ تیسرے ذی فرض حصص۔ یعنی جبکہ باپ متونی کی دختر یا پسر کی دختر کے ساتھ ہو تو باپ کو سدس حصہ بطور فرض ملے گا اور اگر بعد دینے حصص ذوی الفروض کے کچھ بچہ نہ ہو تو وہ بھی اُسے بطور عصبیت ملے گا۔

۱۔ مادری بھائی بہن یعنی بھکا باپ دوسرا ہوا مان وہی ہو۔

۲۔ جدہ صحیحہ کی دو قسمیں ہیں صحیحہ و فاسدہ۔ جدہ صحیحہ وہ ہے جسکی نسبت بیٹ کی بیان کرنے میں ایک باپ مد قانون میں داخل نہ ہو جیسے مان کی مان یا باپ کی مان کی مان وغیرہ اور جدہ فاسدہ وہ ہے جسکی نسبت بیٹ کی نسبت میں دو مانوں کے درمیان میں ایک باپ آئے دوسرے مان یا دادا کی مان وغیرہ۔

۳  
 میت کی وادی اُسکے باپ کے ساتھ محروم ہوتی ہے مگر دادا کے ساتھ وارث ہوگی۔  
 سبھائی بہنیں یعنی وعلاتی باپ کے ساتھ محروم ہوتی ہیں مگر دادا کے ساتھ بقول صاحبین وارث  
 ہوتی ہیں اور بقول امام اعظم محروم۔

جب میت والدین اور اہل زوجین کو چھوڑے تو بعد دینے حصہ فرض اہل زوجین کے مان کو باقی کا نلٹ دیا جاتا ہے مگر واداکے ساتھ کل ترکہ کا نلٹ لیگا۔

**مسئلہ ۹۶۴۔** زوجہ و زوج کی دو حالتیں ہیں زوج کو جبکہ متوفیہ کی اولاد اولاد  
پسر کے ساتھ ہو تو ربع اگر اولاد نہ ہو تو نصف اور اسی طرح زوجہ کو جب کہ  
متوفی کی اولاد اولاد پسر کے ساتھ ہو تو ربع اور اگر اولاد نہ ہو تو ثمن ملتا ہے۔

## عصبات کا بیان

عصبہ کی تعریف مسئلہ ۹۶۵۔ عصبہ کے معنی لغت میں محیط کے ہیں اور اصطلاح شرع میں ہر ایسے وارث کو عصبہ کہتے ہیں جس کا کوئی حصہ معین نہیں ہے بلکہ بعد دینے حصص فرضی و فیہ جو کچھ بچتا ہے وہ سب اُسے ملتا ہے اور اگر ذوی الفروض نہ ہوں تو کل مال اُس کو ملتا ہے۔

انعام عصبات مسئلہ ۹۶۶ - عصبہ دو قسم کے ہیں - عصبہ نسی - عصبہ رسیبی -  
عصبہ نسی کی قسمیں مسئلہ ۹۶۷ - عصبہ نسی کی قسمیں تین عصبہ بنفہ (یعنی جو خود عصبہ ہے)  
عصبہ بغیرہ (یعنی جو غیر کے سبب سے عصبہ ہو جائے - عصبہ مع غیرہ (یعنی جو غیر کے ساتھ  
عصبہ ہو جائے -

عصبہ بنفہ کے اقام **مسئلہ ۹۶۸**۔ عصبہ بنفہ ہر ایسا مرد ہے جس کا نسب میت کی جانب سے ان کرنے میں کوئی عورت پیچ میں نہ آئے یعنی وہ بواسطہ عورت میت کا رشتہ وار نہ ہو اور اسکی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ جزریت۔ یعنی وہ لوگ جو میت کی اولاد میں ہوں جیسے بیٹا۔ پوتا وغیرہ۔

۱۰ قول امام غزالی مفتی ہے۔

۲۔ اصل میت۔ یعنی وہ لوگ جنکی اولاد میں میت ہے جیسے باپ دادا وغیرہ۔

۳۔ میت کے باپ کا جزر۔ یعنی وہ لوگ جو میت کے باپ کی اولاد میں ہوں۔ جیسے بھائی بھتیجے وغیرہ۔

۴۔ میت کے دادا کا جزر۔ یعنی وہ لوگ جو میت کے دادا کی (خواہ وہ درجہ میں کتنا ہی اعلیٰ ہو) اولاد میں ہوں جیسے چچا وغیرہ۔

ان عصابات مذکورہ میں سب سے اقرب بیٹا ہے پھر بیٹے کا بیٹا (خواہ وہ درجہ میں کتنا ہی نیچے ہو جیسے پوتا وغیرہ) پھر باپ ہے پھر باپ کا باپ (اگرچہ درجہ میں کتنا ہی اونچا ہو جیسے پردادا وغیرہ) پھر سگا بھائی پھر سوتیلہ بھائی۔ پھر سگے بھائی کا بیٹا۔ پھر سوتیلے بھائی کا بیٹا۔ پھر سگا چچا پھر سوتیلہ چچا۔ پھر سگے چچا کا بیٹا پھر سوتیلے چچا کا بیٹا پھر باپ کا سگا چچا پھر باپ کا سوتیلہ چچا پھر باپ کے سگے چچا کا بیٹا پھر باپ کے سوتیلے چچا کا بیٹا۔ پھر دادا کا چچا۔ علیٰ ہذا لقیاس۔

**مسئلہ ۹۶۹۔** عصبہ بنفسہ میں جو قریب کا عصبہ ہو خواہ وہ درجہ میں کتنا ہی بعید ہو جیسے پردادا عصبہ بعیدہ پر خواہ وہ درجہ میں کتنا ہی قریب ہو جیسے باپ مقدم ہے (یعنی پر پوتے کی موجودگی میں باپ کو بطور مصوبت کچھ نہ لینگا) اور اگر ایک ہی قسم کے چند عصبہ بنفسہ ہوں تو انہیں قوت قرابت و شدت اتصال کا اعتبار ہوگا یعنی بیشک ہوتے ہوئے پوتا اور حقیقی بھائی یا حقیقی چچا کے ہوتے ہوئے سوتیلہ بھائی یا سوتیلہ چچا محروم ہونگے اور اگر سب برابر کے ہوں تو اُجبراً بالروس تقسیم ہوگی انکے اصول وغیرہ کا لحاظ نہ ہوگا۔

**مسئلہ ۹۷۰۔** عصبہ بغیرہ ایسی ہر عورت کو کہتے ہیں جو اپنے بھائی کی وجہ سے عصبہ ہو جائے اور وہ ہمارے ذوی الفروض عورتیں ہیں۔ بیٹی۔ پھل۔ سگی بہن سوتیلی بہن (یعنی جنکے حصص نصف اور دوثلث مقرر ہیں) سوا اسے بیٹیوں کے اور بیٹیوں کے عورتیں صرف اپنے حقیقی بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہوتی ہیں مگر پوتیان علاوہ حقیقی بھائیوں کے برابر اور ان حکمی کے ساتھ بھی عصبہ ہوتی ہیں۔

**مسئلہ ۹۷۱۔** عصبہ مع غیرہ (یعنی جو غیر کے ساتھ عصبہ ہو جائے) عورت

۱۔ یعنی وہ بھائی جو درجہ میں اُن سے نیچا ہو جیسے پوتی پر دتے کے ساتھ یعنی پردادا پوتی کو عصبہ کر دینگا۔

بہنیں بہن بیٹیوں یا پوتیوں کے ساتھ۔ کیونکہ بیٹیوں یا پوتیوں کی موجودگی میں بہنوں کو حصہ معینہ نہیں ملتا ہے بلکہ بعد دینے حصص ذوی الفروض کے باقی مال اگر کچھ ہو بہنوں کو بطور عصوبت ملتا ہے۔ لیکن جبکہ حقیقی بہنیں عصبہ ہوں تو علاتی محروم ہونگی۔

**مسئلہ ۹۷۲۔** عصبہ سببی مولیٰ ہے غلام کا آزاد کر نیوالا۔ اور اس کا حق ذوی الارحام اور روعلی ذوی الفروض پر مقدم ہے یعنی موجودگی مولیٰ کے غلام کے ذوی الارحام وارث نہ ہونگے نہ اس کے ذوی الفروض پر رد کیا جائیگا۔ اگر آزاد کر نیوالا زندہ نہ ہو تو اس کے عصبات اسی ترتیب سے جیسے عصبہ بنفہ ہوتے ہیں وارث ہونگے۔

**مسئلہ ۹۷۳۔** ولد الزنا اور ولد الملاعنہ اپنی ماں کی طرف منسوب ہوگا اور یہ سمجھا جائیگا کہ اس کا باپ نہ تھا اس لیے اس کا عصبہ اس کی ماں کا مولیٰ ہوگا اگر ولد الزنا کا ان خیانی مجانی ہو نکاح سے یا زنا سے تو وہ عصبہ نہ ہوگا بلکہ ماوری بھائی کی میراث لے گا۔

## حجب کا بیان

**حجب کی تعریف۔** مسئلہ ۹۷۴۔ حجب اصطلاح شیعہ میں اسے کہتے ہیں کہ ایک وارث کے ہونے سے دوسرا وارث کلیۃً یا جزئیۃً میراث سے محروم ہو جائے۔

**حجب کے اقسام۔** مسئلہ ۹۷۵۔ حجب کی دو قسمیں ہیں۔ حجب نقصان۔ یعنی ایک وارث کے ہونے سے دوسرے کا حصہ کم ہو جائے۔ حجب حرمان۔ یعنی ایک وارث کی وجہ سے دوسرا بالکل محروم ہو جائے۔

**مسئلہ ۹۷۶۔** باپ۔ ماں۔ بیٹا۔ بیٹی۔ زوج۔ زوجہ۔ چچہ وارث کسی حال میں کلیۃً محروم نہیں ہوتے اور ماں۔ پوتی۔ علاتی بہن۔ زوجہ اور کون ہوتے ہیں۔

یہ پانچ وارث ایسے ہیں کہ ان کے حصہ معینہ میں خاص حالتوں میں کمی ہو کر کئی ہو۔  
**مسئلہ ۹۷۷۔** بنیاد و حجب دو اصول پر مبنی ہے۔ اول یہ ہے کہ وارث قریب

سطح بہنیں حقیقی اور وہ ہوں تو علاتی۔ ۲۔ اگر ایک بیٹی ہو تب بھی بہنیں عصبہ ہوتی ہیں۔ ۳۔ مولیٰ کی مراد آزاد کر نیوالا اور عصبہ دونوں ہیں اگر ولد الملاعنہ کی ماں نوٹھی ہو تو آزاد کر نیوالے سے مراد لیجائے گی ورنہ عصبہ سے۔ ۴۔ ان کا حصہ اولاد میت کے ہونے سے سہس اور دختر کے ہونے سے پوتی کا اور حقیقی بہن کی موجودگی میں علاتی بہن کا نصف سے سہس اور اولاد کی وجہ سے زوجہ کا پنج سے شش اور زوجہ کا نصف سے راجع رہ جائے۔

دارث بعید کا حاجب ہوتا ہے جیسے ذوی الفروض میں مان جدہ کی اور بیٹیاں پوتیوں کی اور جدہ قریبہ جدہ بعیدہ کی اور سگی بہنیں سوتیلی بہنوں کی اور عصبات میں جڑ میت کی اصل کا اور میت کی اصل اپنی فرع ذاتی کی اور فرع پدری فرع جدی کی حاجب ہوتی ہیں دوم یہ ہے کہ جو لوگ کسی شخص کی وساطت سے میت سے قرابت رکھتے ہوں وہ اس شخص متوسط کے ساتھ دارث نہیں ہوتے (باستثناء اخیانی بھائی بہنوں کے کہ وہ مان کے ساتھ دارث ہوتے ہیں) پس میت کا بیٹا میت کے پوتوں کا اور میت کا باپ میت کے ہر قسم کے بھائی اور بہنوں کا حاجب ہوتا ہے۔

مسئلہ ۹۷۸ جو شخص منجملہ موانع ارث کے کیسوجہ سے میراث سے محروم محبوب بھی دوسرے کا حاجب ہے۔ ہو وہ دوسرے کا حاجب کسی طرح نہیں ہوتا لیکن جو شخص محبوب ہو (خواہ بہ حب حرمان یا بحب نقصان) وہ دوسرے کا حاجب ہوتا ہے۔ جیسے میت کے دو بھائی یا بہنیں اُس کے باپ کی وجہ سے بالکل محبوب ہونگی لیکن وہ مان کو (اگر ہو) بہ حب نقصان محبوب کرینگے یعنی اتنی وجہ سے اسکا حصہ ثلث سے سدس رہ جائیگا۔

## ذوی الارحام کا بیان

ذوی الارحام کی تعریف مسئلہ ۹۷۹۔ ذی رحم ہر ایک قرابت والا ہے جو ذوی الفروض اور عصبات سے نہ ہو۔

وراثت ذوی الارحام کی حالت میں دارث نہیں ہوتا لیکن زوجین کے ساتھ گودہ ذی فرض ہیں) دارث ہوتا ہے اگر صرف ذوی الارحام ہی ہوں تو وہ کل متروکہ پائیگا۔

مسئلہ ۹۸۱۔ ذوی الارحام مثل عصبات کے چار قسم کے ہیں۔ اقسام ذوی الارحام ۱۔ میت کا بچہ۔ یعنی بیٹوں اور پوتیوں کی اولاد (گودہ درجہ میں کتنے ہی

نیچے ہوں)۔

۲۔ میت کی اصل۔ یعنی اجداد فاسدین و جدات فاسدہ جیسے نانا اور دادی کے باپ کی مان وغیرہ

۳۔ مسئلہ ۹۸۵) ملاحظہ طلب ہے۔ ۴۔ موجودگی ذوی الارحام زوجہ میں پر رو نہیں ہوتا۔



(خواہ وہ درجہ میں کتنے ہی اونچے ہوں)

۳۔ میت کے والدین کا جزر۔ یعنی بھانجے بھانجیاں۔ بھتیجیاں وغیرہ۔

۴۔ میت کے جدین کا جزر۔ یعنی پھوپھی۔ ماموں۔ خالہ وغیرہ۔

ترتیب ثریث ذوی الارحام | مسئلہ ۹۸۲۔ ترتیب ثریث ذوی الارحام بالکل مثل وراثت عصبائے کی ہے

پس ان میں مقدم قسم والا گو وہ درجہ میں کتنا ہی بعید ہو مگر قسم والے پر مقدم ہوگا اور اُسکی وجہ سے موخر قسم والے کو کچھ نہیں ملیگا۔ اگر ایک ہی درجہ کے چند ذوی الارحام ہوں تو ان میں قوت قرابت کا اعتبار ہوگا یعنی حقیقی کے ہوتے ہوئے سوتیلے کو کچھ نہ ملیگا۔

قسم اول ذوی الارحام کی توثیقا طریقیہ | مسئلہ ۹۸۳۔ جب قسم اول کے کل ذوی الارحام جمع ہوں تو ان میں مستحق میراث وہ ہوگا جو سب سے زیادہ میت سے قریب ہو

چنانچہ نواسی کے ہوتے ہوئے نواسہ کا بیٹا بیٹی محروم ہونگے (اور جب ایسے دو وارث جمع ہوں جو قرابت میں بھی میت سے برابر ہوں تو ان میں جو وارث کی اولاد میں ہو (خواہ عصبائی یا ذوی الفروض کی) وہ غیر وارث کی اولاد پر مقدم ہوگا چنانچہ پوتی کی اولاد نواسی کی اولاد پر مقدم ہوگی۔

سب اولاد وارث یا غیر وارث | مسئلہ ۹۸۴۔ اگر ایک درجہ میں بہ لحاظ قرابت سب برابر ہوں ہوں تو تقسیم کٹھجے پر ہوگی۔ اور ان میں سب اولاد وارث کی ہوں یا سب اولاد غیر وارث

ہوں تو ان سب میں ترکہ اس حساب سے تقسیم کیا جائیگا کہ ہر مرد کو ہر عورت سے دو چہ حصہ ملے مگر شرط یہ ہے کہ اُنکے اصول میں بہ ذکور و انوث اختلاف نہ ہو اگر اختلاف ہو (جیسے نواسی کا بیٹا بیٹی اور نواسہ کی بیٹی بیٹا تو بقول امام ابو یوسف باعتبار ابدان فروغ تقسیم ہوگی اور بقول امام محمد اُنکے اصول کے ابدان پر تقسیم کر کے ہر ایک کی اولاد کو اُنکی مورث کا حصہ دیا جائیگا۔) امام ابو یوسف کے قول کے موافق نواسی کے بیٹے کو دو اور نواسہ کی بیٹی کو ایک حصہ ملیگا۔ اور امام محمد کے قول کے موافق نواسی کے بیٹے کو ایک اور نواسہ کی بیٹی یا بیٹے کو دو حصہ ملینگے اور امام ابو یوسف کے قول کے موافق نواسہ اور نواسی کی بیٹیاں مساوی حصہ پائیگی) امام ابو یوسف سے جو مشہور روایت اس معاملہ میں ہے وہ امام محمد کے قول کے موافق ہے۔

دو جہت والے کو ایک جہت | مسئلہ ۹۸۵۔ جو ذی جسم کہ دو جہت سے قرابت رکھتا ہو اُسے والے سے زیادہ حصہ ملیگا

دونوں جہت سے میراث ملیگی بہ خلاف جدات کے کہ دو جہت والی اور ایک جہت والی دونوں برابر ہوتی ہیں۔

**مسئلہ ۹۸۶**۔ قسم دوم یعنی اجداد فاسدین و جدات فاسدہ میں ستم میراث وہ ہوگا جو میت سے زیادہ قریب ہے اور اگر وہ سب مان کی طرف ہوں یا سب باپ کی طرف کے ہوں اور ان کے اصول میں یہ ذکور و انثی اختلاف نہ ہو تو ترکہ ابدان موجودین پر بالاتفاق للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگا اور اگر اصول میں ذکور و انثی اختلاف ہو تو مثل قسم اول کے محل اختلاف پر تقسیم کر کے ہر ایک کا حصہ اسکو وارث دیا جائیگا۔ اگر کچھ باپ کی جانب کے ہوں اور کچھ مان کی جانب کے تو باپ کے جانب والوں کو دوثلث اور مان کے جانب والوں کو ایک ثلث دیا جائیگا۔

**مسئلہ ۹۸۷**۔ قسم سوم یعنی میت کے والدین کے جزر کی تین قسمیں ہیں۔ حقیقی بھتیجیاں اور حقیقی بہنوں کی اولاد۔ علاتی بھائی کی بیٹیاں اور علاتی بہنوں کی اولاد۔ اخیانی بھائی اور بہنوں کی اولاد۔ صنف اول و دوم کی تمام بالکل قسم اول کی سی ہے ترکہ للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگا (لیکن اخیانی بھائی یا بہنوں کی اولاد کی صورت میں مرد و عورت کو یکساں برابر حصہ ملتا ہے۔ لیکن جب تینوں طرح کی بھائی بہنوں کی اولاد ہو تو امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ صرف حقیقی بھائی یا بہنوں کی اولاد وارث ہوگی اور وہ اور نہ کی صاحب ہوگی مگر امام محمد ترکہ کو ان کے اصول پر تقسیم کر کے ہر ایک کا حصہ ان کے وارثوں کو دیتے ہیں۔

**مسئلہ ۹۸۸**۔ قسم چارم یعنی میت کے جدین کے جزر کے احکام مثل قسم اول کے ہیں۔ پس اگر وہ فقط مان کی طرف کے یا فقط باپ کی طرف کے ہوں تو ترکہ للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگا۔ اور اگر کچھ مان کی طرف کے اور کچھ باپ کی طرف کے ہوں تو باپ کی طرف والوں کو دوثلث اور مان کی طرف والوں کو ایک ثلث پہنچے گا۔

**مسئلہ ۹۸۹**۔ جسکی قرابت دونوں طرف سے ہو یعنی مان و باپ دونوں کی طرف سے) تو وہ ایک طرف کی قرابت والے پر

(یعنی جو فقط مان یا فقط باپ کی طرف سے ہو) مقدم ہوگا اور جو از جانب پدر ہوگا وہ مان کی جانب اے  
تھا وہ نہ کہ ہوا مومنہ اولی و اتوی ہوگا۔ دوسرے جو ولد وارث ہو وہ مقدم ہوگا غیر وارث کی ولایت  
ایک طرف والے کی قربت مسئلہ ۹۹۰۔ قوت قرابت ایک جانب والے کا دوسری جانب والے  
دوسری طرف والے کی نسبت ضعیف کا باعث حرمان نہیں ہو سکتا (بلکہ صرف اپنے درجہ میں ہوگا) پس  
حرمان نہیں ہو سکتی۔  
خالی عینی کے ساتھ علاقائی پھوچی محسوس نہ ہوگی بلکہ دوثلث پائے گی  
اور خالی ایک ثلث۔

قربت تو یہ کو ولد  
وارث پر ترجیح ہے  
مسئلہ ۹۹۱۔ چچا اور بھوپھیوں کی اولاد میں اگر دونوں ایک رتبہ کے ہوں اور  
ایک ولد وارث ہو مگر قرابت ضعیف رکھتا ہو اور دوسرا ولد ذی رحم ہو مگر قرابت  
رکھتا ہو تو قرابت قویہ والے کو ولد وارث پر ترجیح ہے۔ جیسے حقیقی بھوپھی کا لڑکا اور علاقائی چچا کی بیٹی ہو  
تو بھوپھی کے لڑکے کو مل مال ملیگا اور علاقائی چچا کے بیٹے کو کچھ نہ ملیگا یہ

## ڈوبے اور بٹے اور دبے ہوئے لوگوں کی اور حمل کی توہیت کا بیان

عرق و حرمتی کا بیان مسئلہ ۹۹۲۔ جب چند اشخاص کشتی میں ہوں اور وہ کشتی ڈوب جائے یا گھر  
میں ہوں اور وہ گھر جل جائے یا گھر پڑے یا وہ ایک ہی ساتھ کسی معرکہ میں مقتول ہوں اور موت کا  
تقدم و تاخر معلوم نہ ہو تو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ ایک ہی ساتھ آن واحد میں مرے۔  
عرق و حرمتی کی توہیت کا مسئلہ ۹۹۳۔ جب موت کا تقدم و تاخر معلوم نہ ہو تو وہ باہم وارث نہ ہوں گے  
لیکن اگر تمہیں ہو جائے کہ کون پہلے مرا اور کون بعد تو وہ باہم ایک دوسرے  
وارث ہوں گے اور اسکی پانچ صورتیں ہیں۔

۱۔ اول یہ کہ میت سابق یا تالیقین معلوم ہو تو پہلے مردہ کا پچھلا وارث ہوگا۔

نہ جیسے خالی عینی کے ساتھ خالی علاقائی محسوس ہوتی ہے۔  
نہ وضع ہو کہ اکثر کتب معتبرہ میں مع مسائل ذوی الارحام میں فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے لیکن بعض کتب  
بعض علماء نے امام ابو یوسف کا قول اختیار کیا ہے۔

دوم یہ کہ میت سابق پہلے تو علی یقین معلوم تھی لیکن بعد شبہہ پڑ گیا تو اسکی میراث موقوف رہے گی تا وقتیکہ شبہہ نازل ہو کر یقین حاصل ہو یا وارث باہم صلح کر لیں۔  
سوم یہ کہ میت سابق بلا یقین معلوم ہو تو اسمین کوئی کسی کا وارث نہ ہوگا۔  
چہارم یہ کہ سب کی موت ایک ساتھ ہی ہو تو بھی کوئی کسی کا وارث نہ ہوگا۔

پنجم یہ ہے کہ تقدم و تاخر اموات کچھ معلوم نہ ہو تب بھی باہم ایک دوسرے کا وارث نہ ہوگا۔  
جب ترتیب اموات معلوم نہ ہو تو ہر ایک کے ورثاء زندہ وارث ہونگے۔  
مسئلہ ۹۹۴۔ اگر اموات مذکورین کی ترتیب معلوم نہ ہو تو ہر ایک میت کا مال اُسکے زندہ وارثوں کو ملیگا۔

مسئلہ ۹۹۵۔ اگر میت منجلہ دیگر ورثاء کے ایک حاملہ چھوڑے (خواہ حاملہ میت کی زوجہ ہو یا مان بہن وغیرہ) تو حمل کے واسطے ایک بنت احد یا ابن واحد کا حصہ بچا رکھا جائیگا اس طرح کہ اگر لڑکے کا حصہ زیادہ ہوتا ہو تو وہ اور لڑکی کا حصہ زیادہ ہوتا ہو تو وہ حمل کے لیے رکھ چھوڑا جائے۔ پس اگر کوئی شخص مرے اور اپنی زوجہ حاملہ اور والدین اور ایک دختر کو چھوڑے تو اس صورت میں حمل کو عورت فرض کریں گے کیونکہ اگر مرد فرض کرتے ہیں تو اُسے حصہ ملنا ہے بمقابلہ عورت فرض مگر نیکی حالت کے۔ اسی طرح اگر ایک عورت مرے اور وہ زوج کو اور مان حاملہ کو چھوڑے تو اس صورت میں بھی حمل کو عورت ہی فرض کریں گے تاکہ اُسکے واسطے زیادہ ترکہ بچا رکھا جائے۔ اگر کوئی شخص زوجہ حاملہ و بیٹی چھوڑ مرے تو حمل کو مرد فرض کریں گے تاکہ حصہ زیادہ رکھا جائے۔

## ولائے موالات کا بیان

ولائے موالات کی تعریف۔  
مسئلہ ۹۹۶۔ لغت میں ولا بمعنی محبت و قرب اور موالات بمعنی متابعت اور اصطلاح شیعہ میں ولا باہم مددگاری کر نیسے مراد ہے اور موالات یہ ہے کہ مرد مسافر کسی سے کہے کہ نہ میرا کوئی مددگار ہے نہ میری برادری ہے لہذا تو مجھے اپنی طرف اور اپنی قوم کی طرف ملائے تاکہ میں بھی تیرے ہی گروہ سے سمجھا جاؤں اور تو میری مدد کیجو اور میرے ادیر سے نواب و مصائب کو دو کیجو اور اگر میں مر جاؤں تو تو میرے مال کا وارث ہے تو اگر وہ دوسرا شخص قبول کرے تو ان دونوں میں عقد موالات منعقد ہو جائیگی۔  
موالات کی شرطیں۔  
مسئلہ ۹۹۷۔ عقد موالات کے لیے اسلام شرط نہیں مگر حسب ذیل

اور شرائط ہیں۔

- ۱۔ عاقد اسفل آزاد مہجول النسب ہو لینے اپنے سوا دوسرے کی طرف منسوب نہ ہو اسکی طرف عیمر کا منسوب ہونا مہجولیت نسب کا مانع نہیں۔
- ۲۔ مولائے اسفل عربی نہ ہو عجمی ہو۔ ولا کے وقت اسکا کوئی وارث نسبی نہ ہو۔
- ۳۔ اس کے واسطے ولائے عتاقہ اور ولائے موالات کسی شخص سے نہ ہو۔
- ۴۔ اسکی طرف سے بیت المال سے دیت نہ دی گئی ہو۔
- ۵۔ عاقد اسفل عاقل بالغ ہو۔

سیراث مولیٰ کا قاعدہ مسئلہ ۹۹۸۔ ہمیشہ دیت اسفل کی اعلیٰ پر اور میراث اسفل کی اعلیٰ کیوا  
ہوا کرتی ہے لیکن اگر دونوں جانب سے سیراث مشروط ہو (یعنی اعلیٰ مردی  
تو اسفل اسکی میراث لے اور اسفل مردے تو اعلیٰ اسکی میراث لے) تو بھی عقد موالات صحیح ہو۔

## مقرلہ بالنسب علی الغیر کا بیان

مقرلہ بالنسب علی الغیر کی تعریف مسئلہ ۹۹۹۔ مقرلہ بالنسب علی الغیر وہ ہے جو اپنا نسب کسی شخص سے  
بواسطہ کسی غیر شخص کے منسوب کرے اور وہ غیر اس سے منکر ہو۔ مثلاً زید  
خالد کو اپنا بھائی بیان کرے تو زید مقر ہے اور خالد مقرلہ اور زید کا باپ شخص غیر اور مقر علیہ ہے۔  
یعنی جب زید نے خالد کو بھائی کہا تو زید کا باپ خالد کا بھی باپ ٹھہرا پس اگر زید کا کوئی وارث نہ ہو  
تو خالد اسکا وارث ہوگا لیکن خالد کا نسب زید کے باپ سے ثابت نہ ہوگا وہ اسکی میراث یا بیگا کیونکہ  
اقرار اپنی ذات پر حجت ہوتا ہے نہ غیر پر لیکن اگر زید کا باپ اسکی تصدیق کرے یا اسی کی طرح وہ بھی  
اقرار کرے تو اس سے بھی خالد کا نسب ثابت ہوگا اور اسکی میراث کا حقیقتہ دیگر ورثاء کے ساتھ  
وارث ہوگا۔ گو بعد اقرار زید کا باپ منکر ہو جائے۔

## میراث خنثی کا بیان

خنثی کی تعریف مسئلہ ۱۰۰۰۔ خنثی اُسے کہتے ہیں جو صاحب نفع اور نوکر ہو۔ یا دونوں علامتوں

لے اگر غیر منکر نہ ہو تو پھر یہ وارث حقیقی ہو جائیگا اس درجہ میں نکلیا جائیگا۔

سہرا ہو۔ اگر وہ فرج سے پیشاب کرے تو عورت ذکر سے پیشاب کرے تو مرد قرار دیا جائیگا۔

**مسئلہ ۱۰۰۱۔** اگر غنشی ذکر فرج دونوں سے پیشاب کرے تو جس سے پہلے کرے غنشی مشکل اسکا اعتبار ہوگا اگر دونوں سے برابر پیشاب نکلتا ہو تو اسے غنشی مشکل کہتے ہیں۔

یہ حالت تو قبل از بلوغ کی ہے اب اگر بعد بلوغ اسکے دائرہ نکلے یا وہ کسی عورت سے جماع کرے یا اسکو مثل مردونکے احلام ہو تو وہ مرد ہے اور اگر اسکی پستان ظاہر ہوئیں یا مثل عورتوں کے اسکو حیض آیا یا اعلیٰ رہا یا اس سے مثل عورتوں کے جماع ممکن ہوا تو وہ عورت ہے۔ اگر بعد بلوغ کوئی علامت نہ ظاہر ہوئی ہو یا دونوں علامتیں ظاہر ہوئیں (مثلاً پستان بھی ابھریں اور دائرہ بھی نکلی یا ذکر سے منی نکلی اور فرج سے حیض جاری ہوا تو وہ غنشی مشکل ہے۔

**مسئلہ ۱۰۰۲۔** غنشی مشکل اکثر احکام مذہبی میں مثل عورتوں کے خیال کیا جاتا ہے غنشی مشکل کی میراث کا قاعدہ اگر میراث اہل التفسیین یعنی اسور الحالیین ہے پس اگر غنشی کو عورت فرض کر نیے اسکا حصہ زیادہ ہوتا ہو تو اسے مرد فرض کریں گے اور اگر مرد فرض کرنے سے زیادہ اور عورت فرض کر نیے حصہ کم ملتا ہو تو عورت فرض کریں گے۔ اگر عورت فرض کر نیے اسے حصہ ملتا ہو اور مرد فرض کرنے سے ملتا ہو یا عکس اسکے تو اسکو وہی فرض کریں گے جس میں وہ محروم ہوتا ہو۔

## مفقود و خب کے احکام \*

**مسئلہ ۱۰۰۳۔** لغت میں مفقود کے معنی معدوم کے ہیں اور شرع میں اس غائب کے مفقود کہتے ہیں جسکے مرنے جینے کی کچھ خبر نہ ہو۔

**مسئلہ ۱۰۰۴۔** مفقود الخبر کو متوفی قرار دینے جانیکی مدت دیے جانیکی مدت۔

بعضوں نے تاریخ گمشدگی سے ۳۰ سال اور بعضوں نے تاریخ ولادت سے ۴۰ سال اور ۸۰ سال بھی بیان کیے ہیں لیکن اکثر علماء مقبرین نے یہ قرار دیا ہے کہ چونکہ فوتے برس تک اس زمانہ میں آدمی بہت کم جیتا ہے اسلئے اسکی موت کا حکم اسوقت دیا جائے جبکہ اسکے ساتھی ہم عمر مر جائیں۔

چونکہ مفقود الخبر اکثر احکام میں مثل میت کے ہے اسلئے اسکے متعلق احکام کا بیان یہاں بے محل نہیں

مفقود اپنی ذات کیلئے مسئلہ ۱۰۰۵۔ مفقود اپنی ذات کے حق میں زندہ ہے رہیں اُسکی عورت زندہ ہے۔

دوسرے سے نکاح نہ کرے اور نہ اُسکا مال تقسیم کیا جائے الا جبکہ اُسکی مدت مفقود الخبر قرار دیے جانے کی پوری ہو جائے۔

مفقود غیر کے لیے مسئلہ ۱۰۰۶۔ مفقود غیر کی ذات کے لیے مثل مردہ کے ہے یعنی غیر اُسکے مثل مردہ کے ہے واسطے وارث نہ ہوگا جیسے کوئی شخص ایک پسر مفقود اور دو دختر

چھوڑ کے مرا پسر مفقود کی اولاد موجود ہے مگر وہ وارث نہ ہوگی۔

مفقود کا مال وراثت باہم مسئلہ ۱۰۰۷۔ مفقود کا مال بعد اُسکے مردہ قرار دیے جائیکے اُسکے وراثت تقسیم کر لیتے۔

چاہے نکاح کر سکتی ہے اور اگر بعد مدت معینہ وہ زندہ واپس آیا تو زوجہ کا وہی مستحق ہے اگر زوجہ نے کسی سے نکاح نہ کر لیا ہو اور اگر نکاح کر لیا ہو تو پھر اُسکو کچھ اختیار نہیں ہو۔

مال وصیتی کا مفقود مستحق مسئلہ ۱۰۰۸۔ مفقود مال وصیتی کا مستحق نہیں ہوتا جبکہ وصی نہیں ہوتا۔

مفقود الخبر کا حصہ محفوظ رکھا جائیگا۔ مسئلہ ۱۰۰۹۔ مفقود الخبر کا حصہ قبل مردہ قرار دیے جانے کے محفوظ رکھا جائیگا۔

اُسٹھا رکھا گیا ہو لے گا اور بعد مدت آئے تو جو مال کہ وراثت کے قبضہ میں ہو وہ اُسکو ملیگا اور جو مال کہ خرچ ہو چکا ہو اُسکا مطالبہ نہ کر سکیگا۔ اگر مدت گزر جائے اور مفقود نہ آئے تو اُسکا حصہ مورث کے وارثوں کو بھیر دیا جائیگا۔

مفقود غیر کا حاجب ہوگا مسئلہ ۱۰۱۰۔ اگر مفقود کے ساتھ کوئی ایسا وارث ہو جو مفقود کی وجہ سے بالکل محبوب ہوتا ہو تو ایسے وارث کو کچھ نہ دیا جائیگا اور اگر اُسکا حصہ مفقود کی وجہ سے کم ہوتا ہو تو اُسے کمتر حصہ دیا جائیگا۔ اور باقی امانت رکھا جائیگا۔

## مخارج کا بیان

مخارج کی تعریف مسئلہ ۱۰۱۱۔ مخارج جمع ہے مخرج کی اور مخرج ہر کسر منفرد کا وہ اقل عدد جس سے وہ کسر صحیح ہو یعنی بلا ٹوٹے ہوئے حصہ پورا نکل آئے جیسے ۴ سے ۳/۴ اور ۳/۴ کی ثلث بلا کسر نکل آتا ہے۔

ہر حصہ کا مخج - مسئلہ ۱۰۱۲ - مخج نصف کا ۲ - اور ریلج کا ۴ - اور ثمن کا ۸ - ٹلٹ و ٹلٹین کا ۳

اور سدس کا ۶ ہے - یعنی سوائے دو کے باقی سب کا مخج انکا ہمنام عدد ہے -

ہر حصہ کا ہمنام مخج ہوتا ہے | مسئلہ ۱۰۱۳ - اگر مسئلہ میں ایک ہی حصہ ہو تو اسے حصہ کا ہمنام عدد مخج

یا کمتر حصہ کا ہمنام مخج ہوتا ہے ہوگا پس اگر ایک شخص ایک دختر اور ایک عصبہ چھوڑے تو مسئلہ دو سے

ہوگا جیسے - مسئلہ ۲

بھائی	بیٹی
عصبہ	نصف
۱	۱

اور اگر زوجہ لا ولد اور عصبہ چھوڑے تو مسئلہ ۴ سے ہوگا اس طرح -

بھائی	زوجہ	مسئلہ ۴
عصبہ	ریلج	
۳	۱	

اور اگر زوجہ اولاد کے ساتھ ہو تو مسئلہ ۸ سے ہوگا جیسے -

بیٹا	زوجہ	مسئلہ ۸
عصبہ	ثمن	
۷	۱	

اگر ایک سے زیادہ حصے ایک مسئلہ میں ہوں مگر ایک ہی نوع کے تو ان میں سب سے چھوٹے

حصہ کا ہمنام عدد مخج ہوتا ہے مثلاً میت شوہر اور دختر اور ایک عصبہ چھوڑے تو مسئلہ ۴ سے

ہوگا - مسئلہ ۲

بھائی	دختر	زوجہ
عصبہ	نصف	ریلج
۱	۲	۱

اگر میت زوجہ و دختر اور ایک عصبہ چھوڑے تو مسئلہ ۸ سے ہوگا - مسئلہ ۸

بھائی	بیٹی	زوجہ	مسئلہ ۸
عصبہ	نصف	ثمن	
۳	۲	۱	

مسئلہ ۹۴۸ ملاحظہ طلب ہے نوع اول یعنی ثمن و ریلج و نصف با ہم ایک دوسرے سے دو چند ہیں یعنی ثمن کا

دو چند ریلج ہے اور ریلج کا دو چند نصف ہے اس طرح نوع ثانی یعنی سدس و ٹلٹ و ٹلٹین کی بھی یہی حالت ہے

پس ایک عدد کا مخج اسکے دو چند و سد چند کا مخج بھی ہوگا -



اسی طرح اگر میت دو بھائی اخیاں اور جہ اور عصبہ چھوڑے مسئلہ ۶  
تو مسئلہ ۶ سے ہوگا۔

چچا	جہ	میت
عصبہ	میت	ثلث
۳	۱	۲

نوع اول دنوع ثانی کی جماعت | مسئلہ ۱۰۱۴۔ اگر کچھ حصص نوع اول کے ہوں اور کچھ نوع ثانی کے تو  
کی صورت میں مسئلہ کنزی ہوگا | انکی میں صورتیں ہیں یا تو نصف بعض یا کل نوع ثانی کے ساتھ ہوگا یا ربع  
پاشن پس اگر نصف ساتھ کل یا بعض نوع ثانی کے جمع ہو تو مسئلہ ۶ سے ہوگا جیسے

مان	شوہر	بہن اخیاں
میت	نصف	ثلث
۱	۳	۲

اور اگر ربع ساتھ کل یا بعض نوع ثانی کے ہو تو مسئلہ ۱۲ سے ہوگا جیسے | مسئلہ ۱۲

شوہر	دو بیٹیاں	چچا
ربع	دو ثلث	عصبہ
۳	۱۶	۱

اگر ثمن کل یا بعض نوع ثانی کو ساتھ ہو تو مسئلہ ۲۴ سے ہوگا جیسے | مسئلہ ۲۴

زوجہ	دو بیٹیاں	بھائی
ثمن	دو ثلث	عصبہ
۳	۱۶	۵

## عول کا بیان

عول کی تعریف | مسئلہ ۱۰۱۵۔ لغت میں غلبہ و زیادت کو اور شمع میں سہام و رشک (جسکے چھو  
سہام مخفی سے زیادہ ہو) زیادہ کر دینے کو عول کہتے ہیں۔

عول کا طریقہ اور اسکے | مسئلہ ۱۰۱۶۔ مخفی کل سات ہیں۔ دو۔ تین۔ چار۔ آٹھ۔ چھ۔ بارہ  
انتہائی عدد۔ چوبیس۔ انہیں سے دو اور تین اور چار و آٹھ تو عول نہیں کرتا مگر چھ  
و بارہ و چوبیس کا عول ہوتا ہے۔ ۶ کا عول ۱۰ تک ہوا کرتا ہے طاق و جفت دونوں (یعنی ۷ و ۸  
و ۹ و ۱۰) تک عول ہوگا ۱۲ کا عول ۱۷ تک ہوتا ہے مگر صرف طاق عدد آتے ہیں جفت نہیں آتے

لے عول کی غرض یہ کہ بحساب ہدی کل دار و نوک حصہ میں کم ہو جائے نہ کسی خاص وارث کو نقصان پہنچے۔

یعنی ۱۳۱۵۱۷- آئیٹکے ۱۴۱۶۱۷ نہ آئیٹکے ۲۴ کا عول صرف ۲۷ ہی ہوتا ہے اور کوئی عدد نہیں ہوتا۔

اگر کسی مسئلہ میں ۶ کا عول ۱۰ تک طاق و جفت نہ آئے زیادہ آئے اور بارہ کا عول ۱۷ ہی زیادہ نہ آئے یا کم آئے مگر جفت عدد آئے اور ۲۴ کا عول سوائے ۲۷ کے کوئی اور عدد آئے تو سمجھ لو کہ مسئلہ ہی غلط ہے حصص دینے میں غلطی ہوئی ہوگی یا مسئلہ گانے یا عمل کرنے میں۔

مثال عول ۶ تا ۸ مسئلہ ۶ عول ۸			مثال عول ۶ تا ۹ مسئلہ ۶ عول ۹		
شہر	جدہ	دوہین	شہر	جدہ	دوہین
نصف	سدس	دوثلث	نصف	سدس	دوثلث
۳	۱	۲	۳	۱	۲

مثال عول ۶ تا ۱۰ مسئلہ ۶ عول ۱۰			مثال عول ۶ تا ۱۱ مسئلہ ۶ عول ۱۱		
شہر	جدہ	دوہین	شہر	جدہ	دوہین
نصف	سدس	دوثلث	نصف	سدس	دوثلث
۳	۱	۲	۳	۱	۲

مثال عول ۶ تا ۱۲ مسئلہ ۶ عول ۱۲			مثال عول ۶ تا ۱۳ مسئلہ ۶ عول ۱۳		
شہر	جدہ	دوہین	شہر	جدہ	دوہین
نصف	سدس	دوثلث	نصف	سدس	دوثلث
۳	۱	۲	۳	۱	۲

مثال عول ۶ تا ۱۴ مسئلہ ۶ عول ۱۴			مثال عول ۶ تا ۱۵ مسئلہ ۶ عول ۱۵		
شہر	جدہ	دوہین	شہر	جدہ	دوہین
نصف	سدس	دوثلث	نصف	سدس	دوثلث
۳	۱	۲	۳	۱	۲

## تصحیح کا بیان

تصحیح کی تعریف مسئلہ ۱۰۱- تصحیح فرائض میں اُسے کہتے ہیں کہ ایک کم کر کم ایسا عدد لیا جائے جس سے بلا کسر و رشاہ کو پورے پورے سهام مل جائیں۔

مسئلہ ۱۰۸- تصحیح مسائل کے لیے یہ سمجھ لینا ضرور ہے کہ نسبتیں کتنی ہیں اعداد و سهام و رتوس وغیرہ یا تو باہم مستد اخل ہونگے یا متمائل یا متوافق یا

لہ وارتون کے اعداد کو عدد رتوس اور آئیٹکے حصص کے اعداد کو عدد سهام کہتے ہیں۔

متبائن۔

نسبت متداخل کا بیان

مسئلہ ۱۰۱۹۔ اگر ایسے دو چھوٹے بڑے عدد ہوں کہ انہیں سے چھوٹے بڑے میں سے چند باز نکالیں تو وہ بڑا عدد فنا ہو جائے (جیسے ۲ و ۶ یا ۳ و ۶ یا ۲ و ۸ یا ۴ و ۸ وغیرہ) تو کہا جائیگا کہ اُن دونوں میں نسبت متداخل ہے۔

نسبت متماثل کا بیان

مسئلہ ۱۰۲۰۔ جب دو عدد باہم مساوی ہوں (جیسے ۳ و ۳ و ۴ و ۴) تو کہا جاتا ہے کہ انہیں نسبت متماثل ہے۔

نسبت توافق

مسئلہ ۱۰۲۱۔ ایسے دو عدد کہ جو نہ تو باہم متداخل ہوں نہ متماثل لیکن کوئی تیسرا عدد ایسا ہو کہ جس پر یہ دونوں پورے تقسیم ہو جائے ہوں (جیسے ۴ و ۹ کہ ۳ پر برابر تقسیم ہو جاتے ہیں) تو کہا جائیگا کہ اُن دونوں عدد میں نسبت توافق ہے اگر مقسوم علیہ دونوں عددوں کا ۲ ہو تو کہا جائے گا کہ اُن دونوں عددوں میں توافق بالانصاف اگر ۳ ہو تو توافق بالثلث اور اگر ۴ ہو تو توافق بالربیع کہلائے گا علیٰ ہذا۔ توافق بالدرہم و توافق بالثلث وغیرہ وغیرہ۔

وفق کی تعریف

مسئلہ ۱۰۲۲۔ اگر توافق بال نصف ہو تو ہر عدد کا نصف وفق ہو کر رہتا ہے (جیسے ۸ و ۶ میں بوجہ توافق بال نصف ۸ کا وفق ۴ اور ۶ کا ۳ ہے) اور اگر ثلث ہو تو اسی طرح ہر عدد کا ثلث اور اگر ربیع ہو تو ہر عدد کا ربیع اُس کا وفق کہلاتا ہے و علیٰ ہذا القیاس توافق بالثلث وغیرہ کی حالت ہے۔

نسبت تباہ

مسئلہ ۱۰۲۳۔ جب دو عدد اس طرح کے ہوں کہ نہ تو انہیں نسبت متداخل ہو نہ تماشل نہ توافق یعنی نہ وہ باہم برابر ہوں نہ ایک دوسرے میں متداخل نہ کسی تیسرے عدد سے انکی تقسیم ممکن ہو (جیسے ۴ و ۵ وغیرہ) تو کہا جائے گا کہ ان میں باہم نسبت تباہ ہے۔

تصحیح کا طریقہ

مسئلہ ۱۰۲۴۔ تصحیح کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی ایک ہی فرقہ در شمار کے وہ سہام جو کہ مخرج سے انہیں ملے ہوں اُنکے اعداد و س پر برابر تقسیم نہ ہو سکیں تو دیکھو کہ اُنکے عدد و س اور سہام میں کیا نسبت ہے اگر نسبت متداخل یا توافق ہو تو عدد و س کو

۱۔ یعنی جب یہ دونوں عدد تقسیم ہو جائیں گے جبکہ نسبت تماشل ہوگی تو زیادہ عمل کر کے ضرورت نہ ہوگی ہر وارث کو اُس کا حصہ پورا مل جائیگا۔ اسی طرح جبکہ عدد و س زیادہ ہوں اور عدد و س کم اور انہیں نسبت متداخل ہوگی تب بھی برابر تقسیم ہو جائیگا۔

وقف کو اور اگر نسبت بتاؤں ہو تو کل عدد روس کو اصل مسئلہ یا مسئلہ عالمہ میں (جیسی صورت ہو) ضرب کریں اور اس سے عدد سہام کو بھی ضرب کریں اصل مسئلہ (یا غول کا حاصل ضرب) مسئلہ قسار پائے گا اور اعداد سہام کا حاصل ضرب حصہ وراثہ ہوگا جس سے برابر برابر ہر شخص کے سہام معلوم ہو جائیگے اگر وقف سے ہر ایک کے سہام کو ضرب دینے میں تکلف معلوم ہو تو یوں بھی عمل معلوم ہو سکتا ہے۔ حاصل ضرب مسئلہ سے وہی ربح یا نصف یا ثلث وغیرہ وراثہ کے حصص نکال لو اگر تعین شک ہو کہ تم نے قاعدہ تصحیح میں غلطی تو نہیں کی تو آسان طریقہ تصحیح کے جانچنے کا یہ ہے کہ کل اعداد سہام کو جو بعد ضرب وغیرہ آئے ہیں جمع کرو اگر حاصل جمع تصحیح شدہ مسئلہ کے برابر ہو تو سمجھ لو کہ تم نے تصحیح کے عمل میں غلطی نہیں کی اگر برابر نہ ہو تو سمجھ لو کہ تمہارے عمل میں کہیں نہ کہیں غلطی واقع ہوئی ہے۔ دوسرا طریقہ جانچ کا یہ ہے کہ وقف سے ہر عدد سہام کو جو ضرب دیا ہے اصل مسئلہ مصححہ سے حصص ربح یا ثلث وغیرہ نکال کر دیکھو کہ وہ بھی ہر عدد سہام کے حاصل ضرب کے برابر ہے یا نہیں۔ اگر برابر ہو تو مسئلہ صحیح ہے ورنہ غلط مگر یہ طریقہ مسئلہ عالمہ میں نہیں چل سکتا کیونکہ وہاں اصل مسئلہ قائم نہیں رہا کرتا ہے اسکی تمثیلات کو غور سے دیکھو۔

ہدایت۔ نسبت تامل کے لیے اور تداخل کی ان شکلوں کے لیے ضمنی عدد سہام عدد روس زائد ہوں تمثیلات درج کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس میں سہام خود ہی وراثہ برابر تقسیم ہو جائیگے مثلاً ۳ وارث ہیں اور ۳ ہی عدد سہام ہیں تو ہر ایک کو ایک ایک مل جائے گا اسی طرح جبکہ ۳ وارث ہوں اور عدد سہام ۶ ہوں تب بھی ظاہر ہے کہ ہر ایک کو دو سہام ملینگے پس اسوجہ سے ان اشکال کی تمثیلات درج نہیں کی جاتی ہیں۔

نسبت تداخل کی مثال اصل مسئلہ کے ساتھ		
جبکہ ایک ہی خولوں کے عدد روس پر عدد سہام پورے پورے تقسیم ہو سکتے ہوں۔		
مسئلہ ۱۰۲۵۔	مسئلہ ۱۲ = ۲ + ۶	مسئلہ تصحیح ۱۲
مان	باپ	بیٹیاں
سدس	سدس	دو ثلث
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{2}{3}$

اصل مسئلہ ۶ ہے ایک ایک مان و باپ کو ملا ہے اور ۸ بیٹوں کو ۴ سہام ملتے ہیں مگر اس میں سے

ہر ایک کو برابر نہیں پہنچ سکتا لہذا آٹھ کے وقف کو اصل مسئلہ میں اور اعداد سہام میں ضرب دیا جس سے مسئلہ کی پوری تصحیح ہو گئی۔ اب ہم اپنے عمل کو جانچتے ہیں کہ ہمارا یہ عمل صحیح یا غلط۔ کل اعداد سہام حاصل شدہ ۲۰۲۰۸ میں ان سب کا مجموعہ ۱۲ ہوتا ہے جو عدد مسئلہ صحیح ہے جس سے معلوم ہوا کہ ہمارے عمل میں غلطی نہیں ہے تاہم دوسرے طریقہ سے جانچتے ہیں۔ اب مسئلہ ۱۲ قرار پایا ہے ۲ اکا سس ۲ ہوتا ہے جو والدین سے ہر ایک کو ملا ہے اور ۱۲ کا دو ٹلٹ ۸ ہے اور وہی دختر وں کے سہام ہیں۔ لہذا ہمارے عمل کی صحت کا یقین ہو گیا۔

نسبت تداخل کی مثال عمل کے ساتھ مسئلہ ۱۰۲۶

جبکہ ایک ہی فریق کے عدد روس بر عدد سہام پورے پورے تقسیم ہو سکتے ہوں۔

زوج	مان	باب	۴ بیٹیاں
ربیع	سس	سس	دو ٹلٹ
$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{16}$

اصل مسئلہ ۱۲ سے ہر ایک میں ۱۶ بیٹیوں کو ۸ سہام ملتے ہیں جو ان پر پورے پورے تقسیم نہیں ہو سکتے۔

۱۴ و ۸ میں نسبت تداخل ہے لہذا ۱۶ کے وقف کو مسئلہ عالمہ (یعنی ۱۵) میں ضرب کیا اور اُس سے ہر فریق کے سہام کو ضرب کیا حاصل ضرب مسئلہ کا ۳۰ ہوا وہی اصل مسئلہ ٹھہرے گا اور حاصل ضرب اعداد سہام کا ۱۶ و ۴ و ۶ ہے وہی ہر فریق کے سہام ہیں۔ اب ہم اپنے عمل کو جانچتے ہیں کہ صحیح ہے یا غلط تب ہم کل اعداد سہام حاصل شدہ یعنی ۱۶+۴+۶ کو جمع کرتے ہیں تو وہ ۳۰ ہو جاتے ہیں جس سے ہمیں معلوم ہوا کہ ہمارا عمل غلط نہیں ہے۔

نسبت توافق کی مثال اصل مسئلہ کی تھ مسئلہ ۱۰۲۶

جبکہ ایک ہی فریق کے سہام عدد وں برابر تقسیم نہ ہوں

جدہ	۱۸ بیٹیاں	چچا
سس	دو ٹلٹ	عبہ
$\frac{1}{3}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{3}$

اصل مسئلہ ۶ سے ہے ایک جدہ کا ایک اور ایک چچا کا ایک سہام تو ان پر برابر تقسیم ہے مگر دختر وں کو ۴ سہام ملے ہیں وہ ان پر تقسیم نہیں ہو سکتے غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ۶ و ۸ میں نسبت توافق ہے اور توافق بال نصف پس ہمنے عدد روس ۶ کے وقف کو اصل مسئلہ

اور اعداد سہام سے ضرب کیا اصل مسئلہ کا حاصل ضرب ۱۸ ہے وہی مسئلہ قرار پایا اور حاصل ضرب اعداد سہام ۳، ۱۲ و ۳۰ ہے وہی اعداد سہام ہیں جو ہر ایک پر برابر برابر تقسیم بھی ہیں یعنی ہر بیٹی کو ۲ سہام چچا کو ۳ جدہ کو ۳ سہام ملے ہیں اور ان سب کا مجموعہ ۱۸ ہوتا ہے جو مسئلہ کے عدد کے برابر ہے معلوم ہوا کہ سوال صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۰۲۸۔

نسبت توافیق کی مثال حول کے ساتھ  
جبکہ ایک ہی فریق کے سہام اُسکے  
روس پر غیر منقسم ہوں۔

مسئلہ ۱۲ حول  $۲۵ = ۳ \times ۱۵$  وفق ۳

روح	مان	باپ	۴ دختر
ربیع	سدس	سدس	دوثلث
$\frac{۳}{۴}$	$\frac{۲}{۶}$	$\frac{۲}{۶}$	$\frac{۱}{۱۵}$

اصل مسئلہ ۱۲ ہے امین دختر و نکو سہام ملے ہیں ۸ سہام میں سے ۴ کو برابر برابر سہام بلا کسر نہیں مل سکتے۔ باقی ورثہ کو چونکہ برابر سہام ملے ہیں ان سے بحث نہیں۔ ۸ و ۴ میں نسبت توافیق بالنصف ہے لہذا ۴ کا وفق جو ۳ ہے اُس سے اصل مسئلہ ۵ کو ضرب کیا ۲۵ ہو سکے ہی مسئلہ قرار پایا پھر اسی تین سے ہر ایک کے سہام کو ضرب دیا تو ۹ و ۶ و ۶ و ۲۴ ہو گئے جو ہر ایک کے اعداد روس پر برابر تقسیم ہو جاتے ہیں اور ہر دختر کو ۲ سہام والدین کو چھ سہام زوج کو ۹ سہام ملے ہیں۔

مسئلہ ۱۰۲۹۔ مسئلہ  $۳۰ = ۵ \times ۶$  تباہ ۵

نسبت تباہ کی مثال اصل مسئلہ کے ساتھ  
جبکہ ایک ہی فریق کے سہام اُسکے عدد  
روس پر غیر منقسم ہوں۔

مان	باپ	۵ دختر
سدس	سدس	دوثلث
$\frac{۱}{۵}$	$\frac{۱}{۵}$	$\frac{۲}{۱۵}$

اصل مسئلہ ۶ سے ہے والدین کو ایک ایک اور ۵ دختر و نکو ۲ سہام ملے ہیں جو ان پر غیر منقسم اور ۲ و ۵ میں نسبت تباہ ہے لہذا ۵ سے (جو کہ عدد روس ہے) اصل مسئلہ ۶ کو ضرب کیا حاصل ضرب ۳۰ مسئلہ قرار پایا اور اسی پانچ سے اعداد سہام کو علیحدہ علیحدہ ضرب دینے سے ۲۰ و ۵ و ۵ حاصل ہوئے جس سے ہر فرقہ کے ہر ایک وارث کو پورے پورے سہام مل سکتے ہیں۔ یعنی ۲۰ پانچ پر برابر تقسیم ہوں گے ہر ایک دختر کو ۲ سہام ملین گے۔

نسبت تباہن کی مثال عمل کے ساتھ  
جبکہ ایک ہی فریق کے سهام عدد  
رؤس پر غیر منقسم ہوں۔

مسئلہ ۱۰۳۔ مسئلہ ۶ عمل  $\times ۵ = ۳۵$

تباہن

حقیقی بہنیں

زوج

وثلث

نصف

$\frac{۴}{۳}$

$\frac{۳}{۲}$

اصل مسئلہ ۶ سے کیا گیا تھا اور تک عمل ہوا۔ ۵ بہنوں کو ۴ سهام ملے ہیں جو انہی کی طرح  
بے کسر تقسیم نہیں ہو سکتے غور کر نیے معلوم ہوا کہ ۵ ۴ میں نسبت تباہن ہے لہذا ۵ (عدد زوجہ)  
مسئلہ عالمہ کو ضرب دیا ۳۵ ہوئے اور اسی ۵ سے عدد سهام کو ضرب دیا بہنوں کو ۲۰ سهام ملے  
اور شوہر کو ۱۵ (جسکا مجموعہ ۳۵ ہے) اور یہ سهام اُنکے اعداد رؤس پر پورے پورے تقسیم  
ہو جاتے ہیں یعنی شوہر کو ۱۵ سهام اور ہر بہن کو ۴ سهام ملیں گے۔

ایک سے زیادہ فریق کے اعداد سهام  
اعداد رؤس پر تقسیم ہونے کی مثال

مسئلہ ۱۰۴۔ اگر ایسی صورت ہو کہ ایک فرقہ سے زیادہ

عدد سهام اُنکے اعداد رؤس پر برابر تقسیم نہ ہو سکتے ہوں تو اسکی  
تصحيح کا یہ قاعدہ ہے کہ ہر فرقہ کے عدد رؤس اور سهام کو دیکھو کہ آئین کیا نسبت ہے اور  
اس طرح کل اعداد رؤس و سهام کی نسبتوں کا علاحدہ علاحدہ لحاظ کر کے اگر آئین نسبت تباہن ہو تو  
کل عدد رؤس کو اور اگر توافق یا تداخل ہو تو اُسکے وفق کو اور اگر تامل ہو تو آئین سے آپکے  
لے لیں پھر ہر فریق کے عدد رؤس (یا اُسکے وفق) کا دوسرے فریق کے عدد رؤس یا  
اُسکے وفق سے مقابلہ کر کے دیکھیں کہ اُن میں باہم کیا نسبت ہے اگر اُن اعداد میں سے  
ایک یا بعض میں نسبت توافق ہو تو وفق کو اور تداخل ہو تو اُن میں سے جو بڑا ہو اُسے  
اور تباہن ہو تو اُن اعداد کو باہم ضرب کر کے حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب  
کرین جو حاصل ہوگا وہی مسئلہ قرار پائے گا اور اسی طرح اُن اعداد کے حاصل ضرب کو ہر فریق کے  
عدد سهام میں ضرب دینے سے اُس فریق کا حصہ معلوم ہوگا۔

اگر اعداد رؤس (یا اُنکے وفق میں) باہم نسبت تامل ہو تو انکو باہم ضرب کرنا ضروری نہیں ہے  
صرف ایک عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دینے سے مسئلہ حاصل ہوگا اور ہر فریق کے عدد سهام  
میں ضرب دینے سے اُس فریق کا حصہ معلوم ہوگا۔

مثال نسبت تداخل جبکہ کئی فریق کے سهام

مسئلہ ۱۰۴۲۔

اُن کے عدد رؤس پر غیر منقسم ہوں۔

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۰۸		
۳ جدہ	۹ بہنیں	۸ اچھا
سکس	دو ٹلٹ	عصہ
$\frac{1}{18}$	$\frac{2}{9}$	$\frac{1}{18}$

تداخل ۱۸

اصل مسئلہ ۶ سے ہوا ہے ۳ جدہ کو ایک سہام اور ۹ بہنوں کو ۴ سہام اور ۸ اچھا میں اُن کو بقیہ ایک سہام ملا ہے کسی فریق پر اس کے سہام بے کسر تقسیم نہیں ہو سکتے۔ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ہر فریق کے عدد رؤس اور سہام میں نسبت تباہ ہے لہذا اکل اعداد رؤس مقبّر ہی اب ان میں باہم مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ ۳ کا عدد ۹ میں داخل ہے اور ۴ میں داخل ہیں لہذا ۱۸ کو اصل مسئلہ کو ضرب دیا ۱۰۸ ہوئے وہی مسئلہ صحیح ہے اور اسی ۱۸ سے ہر فریق کے سہام کو ضرب دینے سے ۳ جدات کو ۸ سہام (یعنی ہر ایک کو ۶ سہام) ملے اور ۹ بہنوں کو ۲ سہام (یعنی ہر بہن کو ۸ سہام) ملے اور ۸ اچھا کو ۸ سہام (یعنی ہر ایک کو ایک سہام) ملے۔

مسئلہ ۱۰۳۳

مسئلہ ۱۲ عول ۱۵ × ۸ = ۱۲۰

تداخل ۸		
۲ زوجہ	۴ حقیقی بہنیں	۳۲ خیالی بہنیں
ربیع	دو ٹلٹ	ٹلٹ
$\frac{3}{12}$	$\frac{4}{12}$	$\frac{32}{12}$

نسبت تداخل کی مثال عمل کیاتہ  
جیکہ کئی فرقوں کے سہام اُن کے  
رؤس پر غیر منقسم ہوں۔

اصل مسئلہ ۱۲ سے ہے ۲ زوجات کو ۳ سہام اور ۲ بہنوں کو ۴ سہام اور ۳۲ خیالی بہنوں کو ۴ سہام ملے ہیں ۲۰ میں نسبت تباہ اور ۲ و ۵ میں اور ۳۲ اور ۴ میں نسبت تداخل ہے لہذا عدد رؤس زوجات (یعنی ۲) اور عدد رؤس حقیقی بہنوں (یعنی ۲) اور فوق عدد رؤس خیالی بہنوں (یعنی ۸) کا باہم مقابلہ کیا ۲ و ۲ باہم متماثل ہیں لہذا ایک ۲ کا عدد مقبّر یا ۲ و ۵ کا مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ ۲ - ۸ میں داخل ہے لہذا ۸ مقبّر یا اس سے عول میں ضرب دیا ۱۲۰ ہوئے وہی مسئلہ ہے اور اسی سے ہر ایک فریق کے سہام کو ضرب دیا تو زوجات کو ۴ سہام اور حقیقی بہنوں کو ۴ سہام اور خیالی بہنوں کو ۳۲ سہام پہنچے جو اُن کے عدد رؤس پر براہ تقسیم ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ ۱۰۳۴ - مسئلہ ۲۲ تصحیح ۳۳۲

حاصل ضرب ۱۸			
۴ زوجہ	۶ اچھا	۱۸ دختر	۵ جدات
نفس	عصہ	دو ٹلٹ	سکس
$\frac{4}{12}$	$\frac{6}{12}$	$\frac{18}{12}$	$\frac{5}{12}$

نسبت تداخل کی مثال عمل کیاتہ  
جیکہ کئی فرقوں کے سہام اُن کے عدد رؤس  
منقسم نہ ہوں۔



اصل مسئلہ ۲۴ ہے ۴ زوجات کو ۳ سہام اور ۱۸ دختر و نکو ۱۶ سہام اور ۵ اجدات کو ۴ سہام اور ۶ چچا کو ایک سہام ملا ۳۴ میں نسبت تباہ ہے لہذا ۴ معتبر رہا اور ۶ میں بھی نسبت تباہ ہے لہذا ۶ معتبر رہا اور ۱۸ میں نسبت توافق بال نصف ہے لہذا ۱۸ کا وقوع ۹ معتبر رہا اور ۱۵ اور ۴ میں تباہ ہے لہذا ۱۵ معتبر رہا اب ۲۴ و ۹ و ۵ کا باہم مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ ۲۴ و ۹ میں توافق بال نصف ہے ۹ کے وقوع ۳ کو ۴ میں ضرب دیا تو ۱۲ ہوئے ۱۲ و ۵ میں توافق بالثلث ہے لہذا ۹ کے وقوع ۳ کو ۱۲ میں ضرب دیا ۳۶ ہوئے ۳۶ و ۵ میں توافق بالثلث ہے ۵ کے وقوع ۵ کو ۳۶ میں ضرب کیا ۱۸۰ ہوئے اس سے اصل مسئلہ کو ضرب کیا تو ۴۳۲۰ ہوئے پس یہی مسئلہ قرار دیا گیا پھر اس ۱۸۰ سے ہر فریق کے سہام کو ضرب دیدیا تو زوجات کو ۵۴۰ سہام اور چچا و نکو ۱۸۰ سہام اور دختر و نکو ۲۸۸۰ سہام اور جدات کو ۷۲۰ سہام ملے جو ہر ایک کے اعداد ورس پر یکسر تقسیم ہو جاتے ہیں۔

توافق کی مثال غول کیسا تھ جبکہ کئی فریق کے سہام انکے اعداد ورس پر بے کسر تقسیم ہو سکتے ہوں۔			
مسئلہ ۱۰۳۵۔			
۴ زوجہ	۶ حقیقی بہنیں	۱۳ غول	۴۶ تصحیح
۳۸	۸۸	۲	۲۴
۱۳	۸	۲	۲۴

اصل مسئلہ ۱۲ سے ۴ زوجات کو ۳ سہام اور ۶ حقیقی بہنوں کو ۸ سہام اور ۹ جدات کو ۴ سہام ملے ۳۴ میں نسبت تباہ ہے لہذا ۴ معتبر رہا اور ۸ و ۶ میں توافق بال نصف ہے لہذا ۶ کا وقوع (یعنی ۳) معتبر رہا ۹ و ۲ میں تباہ ہے لہذا ۹ معتبر رہا جب ۴ و ۳ و ۶ کا باہم مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ ۴ و ۳ باہم متباہ ہیں پس ہتے آنکو باہم ضرب دے لیا تو ۱۲ ہوئے ۱۲ و ۹ میں توافق بالثلث ہے لہذا ۱۲ کو ۹ کے وقوع (یعنی ۳) میں ضرب کر نیسے ۳۶ حاصل ہوئے ۳۶ سے غول میں ضرب دیا ۴۴۸ ہوئے یہی مسئلہ قرار پایا اور ۳۶ سے ہر ایک فریق کے سہام کو ضرب کر دیا تو زوجات کو ۱۰۸ سہام اور بہنوں کو ۲۸۸ سہام اور جدات کو ۷۲ سہام پہنچے جو ان کے اعداد ورس پر بے کسر تقسیم ہو جاتے ہیں۔

نسبت تباہ کی مثال اصل مسئلہ کے ساتھ جبکہ کئی فریق کے سہام انکے اعداد ورس پر غیر منقسم ہوں۔			
مسئلہ ۱۰۳۶۔			
۲ زوجہ	۶ جدہ	۱۰ چچر	۵۰ تصحیح
۳۸	۸۸	۱۶	۲۱۰
۱۳	۸	۱۶	۲۱۰

اصل مسئلہ ۲۴ ہے ۲ زوجات کو تین سہام ۶ جدات کو ۴ سہام ۱۰ دختر وں کو ۱۶ سہام ۱۰ عام کو ایک سہام سے ہیں جو ان کے رُوس پر بے کسر تقسیم نہیں ہو سکتے ۳۰۳ میں تباہ ہے لہذا ۲۰ معتبر رہا اور ۶۰۴ میں توافق بالنصف ہے لہذا ۶۰ کا وفق ۳ معتبر رہا اور ۱۰۱۶ میں بھی توافق بالنصف ہے لہذا ۱۰۰ کا وفق ۵ معتبر رہا اور ۱۰۱۶ میں تباہ ہے لہذا ۵ معتبر رہا اب ۲۰۳ و ۵۰ کا باہم مقابلہ کرینے سے معلوم ہوا کہ سب اعداد باہم تباہ ہیں پس ان سب کو باہم ضرب دیا تو حاصل ضرب ۲۱۰ ہوا اُس سے اصل مسئلہ ۲۴ کو ضرب دیا تو حاصل ضرب ۵۰۴۰ ہوا وہی مسئلہ قرار پایا پھر اسی ۲۱۰ سے ہر ایک کے عدد ہم کو ضرب کیا تو زوجات کو ۴۳۰ سہام جدات کو ۸۴۰ سہام دختر وں کو ۳۳۶۰ سہام عام کو ۲۱۰ سہام سے جو ہر ایک کے عدد رُوس پر بلا کسر تقسیم ہو جاتے ہیں۔

نسبت تباہ کی مثال عمل کے ساتھ جبکہ کئی فرقوں کے اعداد سہام آئے رُوس پر غیر مقسم ہوں۔

مسئلہ ۱۰۳۷۔ مسئلہ ۶۷ عقلی ۳۵  
 ۱۰۵ حاصل ضرب اعداد رُوس  
 ۳ جدات ۵ حقیقی بہنیں ۵- اخیا فی بہنیں  
 سدس دوثلث ثلث  
 $\frac{1}{105}$   $\frac{2}{210}$   $\frac{3}{315}$

اصل مسئلہ ۶ ہے ۳ جدات کو ایک سہام اور ۵ حقیقی بہنوں کو ۴ سہام اور ۵- اخیا فی بہنوں کو ۲ سہام پہنچتے ہیں جو ہر ایک کے اعداد رُوس پر بلا کسر تقسیم نہیں ہو سکتے چونکہ ۳۰۵ میں نسبت تباہ ہے لہذا ۳۱۰ معتبر رہا اور ۴۰۵ میں تباہ ہے پس ۵ معتبر رہا اور ۲۰۵ میں بھی تباہ ہوئے کی وجہ سے ۵ معتبر رہا اب ۳۰۵ و ۵۰ کا مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی باہم تباہ ہیں اسلئے ان سب کو باہم ضرب کر لیا تو حاصل ضرب ۱۰۵ ہوا ۱۰۵ سے عقل کو ضرب کیا تو ۴۳۰ ہوئے یہی مسئلہ قرار پایا اور اسی ۱۰۵ سے ہر فرق کے سہام کو ضرب کرنے سے جدات کو ۱۰۵ سہام حقیقی بہنوں کو ۴۲۰ سہام اخیا فی بہنوں کو ۲۱۰ سہام پہنچے جو ان کے اعداد رُوس پر بے کسر تقسیم ہو جاتے ہیں۔

## رد کا بیان

رد کی تعریف مسئلہ ۱۰۳۸۔ رد اُس سے کہتے ہیں کہ در صورت نہ ہونے عصبات کے بعد دینے حصص ذوی الفروض کے جو کچھ بچے وہ پھر ذوی الفروض کو دیدیا جائے۔

مسائل رد کے اقسام مسئلہ ۱۰۳۹۔ مسائل رد کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اول یہ کہ ذوی الفروض نسبی اور سببی ساتھ ہوں یعنی احدا الزوجین دیگر ذوی الفروض کے ساتھ ہوں۔

۲۔ دوسرے یہ کہ صرف ذوی الفروض نسبی ہی ہوں۔ یعنی ورثہ میں زوجین میں کوئی نہ ہو۔ اور یہ دو ٹولن قسمیں دو حال کے خالی نہ ہوں گی۔

۱۔ یہ کہ مستحق رد صرف ایک ہی فریق ہوں گے۔ ۲۔ یہ کہ مستحق رد کئی فریق ہوں گے۔

مسئلہ ۱۰۴۰۔ جب ذوی الفروض نسبی اور سببی ساتھ ہوں اور مستحق رد کا طریقہ جبکہ مستحق رد ایک ہی فریق احدا الزوجین کیساتھ ہو

(یعنی ذوی الفروض نسبی کے) صرف ایک ہی فریق ہوں (مثلاً صرف بیٹیاں یا صرف بیٹیاں یا صرف جدات وغیرہ) تو زوجین کو ان کے اقل مخیر فرض سے حصہ دینے کے بعد جو کچھ بچے گا وہ ذوی الفروض کو دیدینگے جیسے

مسئلہ ۲  
زوج ۳  
ریع ۱  
دختر ۳  
دولت ۳

قاعدہ کے عمل کی ضرورت باقی نہیں رہی کہ جب ربع ساتھ بعض نوع ثانی کے ہو تو مسئلہ ۱۲ سے کیا جائے کیونکہ زوج مستحق رد نہیں تو جو باقی مال رہیگا اسکی مستحق تین بیٹیاں ہوں گی۔

شناخت مسئلہ ردیہ مسئلہ ۱۰۴۱۔ اگر یہ خیال ہو کہ یہ کیونکہ معلوم ہو گیا کہ اس مسئلہ میں رد وغیرہ کا طریقہ۔

کرنے کی ضرورت ہے اُسکے لیے یہ طریقہ ہے کہ حسب طریقہ معمولی مسئلہ کیا جائے (جیسے اس مثال میں ۱۲ سہام کیا جاتا اور اس سے ۳ سہام زوج کو اور ۸ سہام دختر و ن کو دیے جاتے) اور کل سہام کو جمع کر کے دیکھا جائے اگر سہام اصل مسئلہ کے برابر ہوں تو سمجھ لیا جائے کہ مسئلہ عادلہ ہے اور اگر زیادہ ہوں تو سمجھ لینا چاہیے کہ مسئلہ عائکہ ہے اور اگر کم ہو تو جان لینا چاہیے

مسئلہ رد ضد عمل ہے کیونکہ غول میں سہام اصل مسئلہ سے بڑھ جانے کی وجہ سے مسئلہ کو بڑھا لیتے ہیں اور رد میں سہام کم ہونے کی وجہ سے اصل مسئلہ کے عدد کو کم کر دیتے ہیں۔

۱۔ مسائل قرافض کی تین قسمیں ہیں قریفہ عادلہ۔ قریفہ عائکہ۔ قریفہ قاصرہ۔ عادلہ وہ ہے کہ کل سہام ذوی الفروض کا مجموعہ اصل مسئلہ کے برابر ہو اور عائکہ یہ ہے کہ سہام کا مجموعہ مسئلہ سے بڑھ جائے غول کرنے کی ضرورت ہو اور قاصرہ اسے کہتے ہیں کہ سہام کا مجموعہ مسئلہ سے کم ہو اور رد کرنیکی ضرورت ہو۔

کہ مسئلہ قاصرہ ہے اور دو کی ضرورت ہے۔

رد کا طریقہ جبکہ مستحق رد کوئی فریق احد الزوجین کے ساتھ ہوں تو بعد دینے حصہ فرض احد الزوجین کے یہ تصور کیا جائے گا کہ متوفی

صرف ہی لوگ وارث ہیں اور باقی مال کو کل ترکہ قرار دے کے حسب حصص اُن وارثوں پر تقسیم کی جائے اگر ترکہ کل ورثہ پر بلا کسر تقسیم ہو سکتا ہو تو حسب قواعد تصحیح صحت کی جائے گی

جیسے مسئلہ ۴  
زوجہ جدہ ۲ - اخیانی بہنیں ۲

پہلے ہم نے اصل مسئلہ ۱۲ سے کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مسئلہ میں رد کرنے کی ضرورت ہے ایسے کہ ۳ سهام بچتے ہیں تب ہم نے زوجہ کو اُس کے اقل مخیر فرض سے اُس کا حصہ دیدیا باقی جو رہا اُسکو بقیہ مستحقین رد کے سهام کے لحاظ سے تقسیم کر دیا یعنی جدہ کو ایک سهام اور بہنوں کو ۲ سهام دیدیے۔ اس وجہ سے کہ اگر ہم صرف جدہ اور اخیانی بہنوں کو وارث فرض کر کے مسئلہ کریں تو جدہ کو ۲ سهام اور بہنوں کو ایک سهام ملتا ہے یعنی جدہ سے بہنوں کو دو چند حصہ ملتا ہے لہذا ۳ سهام کو بھی اسی ایک ودو کی نسبت سے ہم نے تقسیم کر دیا۔

رد کا طریقہ جبکہ مستحق رد صرف ایک ہی فریق ذوی الفروض نہیں ہوں تو اگر وہ ایک ہی فریق ہوں تو مسئلہ اُس کے عدد روس سے ہوگا جیسے۔

مسئلہ ۳۲ رد  
۲ بیٹیاں  
دو ثلث

اصل مسئلہ تین سے ہی دو ثلث کے دو ثلث ہوتے ہیں مسئلہ تین سے کر کے دو اخیانین تو باقی ایک رہتا تھا لہذا اُن کے عدد روس سے مسئلہ کر دیا یعنی صرف ۲ سے مسئلہ کر کے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک سهام دیدیا۔

رد کا طریقہ جبکہ مستحق کئی فریق صرف ذوی الفروض نہیں ہوں کئی فریق ہوں تو مسئلہ اُن سب کے سهام کے مجموعہ سے مسئلہ ہوگا

یعنی جو ان کا حصہ فرض میں ہے اُس کے مخیر میں سے وہی حصہ معینہ دیدیا جائے۔ جیسے راج کا مخیر ۲ ہر ۲ راج دیدیا جائے یا شن کا مخیر ۸ ہے ۸ شمن دیدیا جائے۔

مسئلہ ۶ رد ۵

جیسے  
ماں ۱  
۲ دختر

اصل مسئلہ ۶ سو کر کے ایک سہام ماں کو اور ۴ سہام دختر کو دیے۔ باقی ایک بچتا ہے لہذا قاعدہ رو جاری کیا یعنی انکے سہام ۴ واکے مجموعہ ۵ کی مسئلہ کر دیا۔

بصورت کسر بڑھانے کے مسائل رد مسئلہ ۱۰۴۵۔ اگر مسائل رو میں کسر ہو یعنی بعد دینے حصہ احد الزوہد میں ایک فریق کے ساتھ کلوپر انکے اقل مخجہ فرض سے جبکہ سہام باقی ورثاء پر لحاظ انکے حصص کے بے کسر تقسیم ہو سکیں اور ورثاء کا صرف ایک ہی فریق ہو تو حسب قاعدہ تصحیح کی جائیگی۔

تصحیح مسئلہ کی تصحیح کی جاوے گی لیکن دیکھنا چاہیے کہ عدد روس ورثاء اور عدد سہام میں کیا نسبت ہے اگر تباہ ہو تو کل عدد روس کو اور در صورت توافق یا تداخل دفع عدد روس کو

اصل مسئلہ رد میں ضرب دین حاصل ضرب  
اصل مسئلہ قرار دیا جائیگا اور اسی عدد کے  
ہر ایک کے سہام کو ضرب کر نیسے ہر ایک کے  
سہام معلوم ہونگے۔

مسئلہ ۴ تصحیح ۱۶

زوج	۴ دختر
سبع	دوثلث
۱	۳
	۱۲

کئی فریقوں کے ساتھ مسائل رد میں تصحیح کا قاعدہ۔ مسئلہ ۱۰۴۶۔ اگر ایسی صورت ہو کہ بعد دینے حصہ احد الزوہد کے انکے اقل مخجہ فرض سے سہام باقی ورثاء پر بے کسر تقسیم نہ ہو سکتے ہوں

اور ورثاء کے کئی فریق ہوں تو وہی قواعد تصحیح کے لحاظ سے عمل کیا جائیگا یعنی اعداد روس کے نسبتوں کو باہم دیکھینگے اگر ان میں باہم نسبت تباہ ہو تو کل اعداد کے باہم ضرب سے جو حاصل ہو اسے اور اگر توافق ہو تو وفق اعداد کے حاصل ضرب کو اگر تباہ ہو تو ان میں سے ایک کے اگر تداخل ہو تو انہیں سے بڑے عدد کو مسئلہ میں ضرب کر نیسے مسئلہ کا عدد اور ہر ایک کے سہام میں ضرب کرنے سے ہر ایک کے سہام معلوم ہو جائینگے جیسے اس مثال میں عمل کیا گیا ہے۔

مسئلہ ۴ تصحیح ۴۸

زوج	۴ جدات	۶ اخیانی بہنیں	۱۲ حاصل ضرب فی ۱۲
سبع	سب	ثلث	
۱	۱	۲	۲۴
	۱۲		

جب سہام لحاظ حصص ورثاء انکو دیکھتے ہوں تو کیا کیا جائیگا۔ مسئلہ ۱۰۴۷۔ اگر ایسی صورت ہو کہ بعد دینے حصہ

احدا الزمین کے مابقی سهام درنار کے کئی فریقوں کے حصص کے لحاظ سے انہیں تقسیم نہیں ہو سکتی ایسی صورت کے لیے یہ قاعدہ ہے کہ مجموعہ سهام اہل رد کو مخیر فرض احدا الزمین میں یعنی جس سے مسئلہ ہوا جو ضرب وین حاصل ضرب سے تصحیح سب فرقوں کے سهام کی بخوبی ہو جائے گی۔ مثال۔ مسئلہ  $۸ \times ۵ = ۴۰$

زوج	ذختر	جدہ
۵	۲۸	۷
نہن	دوثلث	سدس

مخرج حصہ فرض زوجہ ہے اس سے آٹھواں حصہ زوجات کو دینے کے بعد، بچے وہ دختر و اور جدات پر بہ لحاظ اُنکے حصص وثلث و سدس یعنی ۴۰ کی نسبت سے تقسیم نہیں ہو سکتے یعنی جب ہم حسب قواعد مرقومہ بالا صرف دختر و اور جدات کو وارث فرض کر کے مسئلہ کرتے ہیں تو وہ سے مسئلہ ہوتا ہے اور ۴۰ سهام دختر و اور ایک جدات کو ملتا ہے پس ہم نے مجموعہ سهام مستحقین رد (یعنی ۵) کو ۸ میں ضرب دیا ۴۰ ہوئے آٹھواں حصہ زوجہ کا (یعنی ۵ سهام) دیدینے کے بعد ۳۵ سهام باقی رہتے ہیں انکو ہم عدد مسئلہ جدات و نبات (یعنی ۵) پر بہ لحاظ اُن کے سهام ۴۰ و اُن کے تقسیم کرتے ہیں تو دختر و کو ۲۸ سهام ملتے ہیں اور جدات کو ۷ سهام۔ اب یہ امر کہ یہ سهام ان کے عدد روس پر پورے پورے تقسیم نہیں ہوتے یا ہوتے ہیں اسکے لیے ہم اوپر جو قاعدہ تصحیح بیان کر چکے ہیں اگر ضرورت ہو تو اُسکے موافق باہم نسبتوں کا لحاظ کر کے عمل کر لو۔

$$\text{مسئلہ } ۸ \times ۳ = ۲۴$$

زوجہ	بیٹا	بیٹی
۳	۱۲	۷
نہن	عصبہ	عصبہ

اسی قسم کی دوسری مثال جو روزمرہ پیش آتی ہو۔

زوجہ کو اُسکے فرض سے حصہ دینے کے بعد، سهام

بچ رہے اور بیٹے اور بیٹی کا علقہ مسئلہ کیا تو ہم سے مسئلہ ہوا یعنی زوجہ بیٹے کے بیٹی بھی عصبہ ہو گئی اور بیٹے کو جو حصہ ملا اُسکا مجموعہ ۳ ہوتا ہے اُنکے سهام کے مجموعہ (۳ سے) مسئلہ کیا گیا۔ اب یہاں ۷ سهام ہیں، ۳ پر کسی طرح تقسیم نہیں ہو سکتے لہذا ۳ کو مخیر فرض زوجات یعنی ۸ میں

لے مجموعہ سهام کو مجموعہ سهام مراد ہو جو صورت نہ ہونے احدا الزمین کے مسئلہ کی صورت میں آٹھواں ملتے۔

۵۷ بہ تقسیم سطح ہوگی کہ اُنکے سهام کو اس ۳۵ میں ضرب کر کے ۵ پر تقسیم کریں گے اس طرح کہ  $۳۵ \times ۵ = ۱۷۵$  اور  $۱۷۵ \div ۳۵ = ۵$  یا ۲۸ حصہ دختر و کا نکلا اس طرح ۳۵ کو ایک میں ضرب دیا تو ۳۵ حاصل ہوئے اسے ۵ پر تقسیم کر دیا تو ۷ ملے یہ حصہ جدات کا ہے۔

نسرپ دیا ۲۴ ہوئے یہی مسئلہ قرار پایا ۲۴ کا اٹھوان حصہ ۳ زوجہ کو دیدیا باقی ۲۱ رہے وہ اسی قاعدہ مرقومہ بالا کے طریقہ سے بیٹی اور بیٹے پر تقسیم کر دیا یعنی ۱۴ بیٹے کو اور ۷ بیٹی کو دیے۔

## تخارج کا بیان

**تعریف** مسئلہ ۱۰۴۸۔ تخارج اُسے کہتے ہیں کہ کوئی وارث اپنے حصہ کے عوض بین کوئی خاص شریک کے اپنے حصہ سے دست بردار ہو جاتے۔

**تخارج کا قاعدہ** مسئلہ ۱۰۴۹۔ جب کوئی وارث اس طرح پر صلح کرے تو گو اُسے اُس کے میراث سے حصہ نہیں ملیگا مگر تصحیح مسئلہ کی بشمول اُس کے کچا بنگلی تاکہ کسی اور وارث کے حصہ میں نقصان واقع نہ ہو۔ لیکن بعد تصحیح اُس کے حصہ کو خارج کر کے ترکہ کو باقی بھاگ تقسیم کریں گے۔ مثلاً مسئلہ ۱۲

زوجہ	مان	چچا
سبع	ثلث	عصبہ
۳	۲	۵

زوجہ نے اپنے حصہ کی بابتہ اس طرح صلح کی کہ منجملہ ترکہ کے صرف ایک جوڑی کڑون کی لینے کے بعد اپنے حصہ سے دست برداری کر لی۔ پس مسئلہ کی تصحیح ۱۲ سے کر کے اسپن سے اُس کا حصہ یعنی ۳ سهام نکال ڈالے باقی ۹ سهام رہے تو اب کل مترکہ میں سے کڑون کی جوڑی نکالنے کے بعد جو مترکہ بچے گا اُس کے ۹ سهام کیے جائیں گے ۴ سهام مان کو اور ۵ سهام چچا کو ملیں گے۔

## مناسخہ کا بیان

**مناسخہ کی تعریف** مسئلہ ۱۰۴۹۔ مناسخہ اُسکو کہتے ہیں کہ کوئی وارث قبل تقسیم ترکہ کے مرجع اور اُس کا حصہ اُس کے وارثوں کی طرف منتقل ہو۔

**مناسخہ کی حکمتیں** مسئلہ ۱۰۵۰۔ اگر جب کئی پشت کے بعد تقسیم ترکہ ہو تو میت اول کے ورثہ کی تصحیح کے بعد دوسری میت کا وہ حصہ جو اُسکو میت اول سے ملا ہوا اُس کے ورثہ کی تقسیم کیا جائیگا۔ اگر ایسی صورت ہو کہ میت ثانی کے ورثہ پر بھی وہی لوگ ہوں جو میت اول کے بین تو میت اول کے مسئلہ کی تصحیح بغیر شمول میت ثانی کے کی جائیگی اور اس میت ثانی کے نام کی نیچے لفظ کان لکھیں کہ دیا جائے گا جیسے اس مثال میں زید دو بیٹے عمر و بکر اور دو بیٹیاں

ہندہ و حمیدہ چھوڑ کر ما قبل تقسیم ترکہ  
 عمر مر گیا اور اسکا سوائے ان بھائی اور  
 بہنوں کے اور کوئی وارث نہیں ہے تو  
 مسئلہ ۲ زید  
 عمر و بیٹا بکر بیٹا ہندہ بیٹی حمیدہ بیٹی  
 کان لکھن ۲ ۱ ۱

اس صورت میں اسکا وجود معدوم خیال کر کے بکر و ہندہ و حمیدہ پر لکڑ کر مثل خط الانشیمین (یعنی  
 ہر مرد کو ہر عورت سے دو چند) حسب معمول تقسیم کر دی جائیگی۔

اگر ایسی صورت ہو کہ تقسیم ترکہ میں تغیر ہو تو میت ثانی کے وراثہ کا مسئلہ علحدہ کر کے دیکھا جائے گا  
 کہ جو کچھ اُسے میت اول سے ملا ہے وہ اس مسئلہ پر برابر تقسیم ہو جاتا ہے یا نہیں اگر ہو جائے تو  
 خیر ورنہ اگر مافی الیہ میت ثانی کا اسکے وراثہ کے مسئلہ پر برابر تقسیم نہ ہو سکے تو دیکھنا چاہیے کہ  
 ان دونوں حدود میں (یعنی حدود مافی الیہ اور حدود مسئلہ وراثہ میت ثانی میں) کیا نسبت ہے  
 اگر نسبت توافق ہو تو دفع مسئلہ کو اور اگر تباہ ہو تو کل مسئلہ کو میت اعلیٰ کے مسئلہ وراثہ کے  
 سہام میں سوائے سہام وارث متوفی کے ضرب کرین اور میت ثانی کے کل سہام دیئے کل  
 مافی الیہ کو در صورت تباہ اور در صورت توافق دفع مافی الیہ کو اسکے وراثہ کے سہام میں  
 ضرب کرنے سے حاصل ضرب ہر وارث کا حصہ اُس تصحیح مسئلہ اعلیٰ میں سے ہوگا جو بعد ضرب  
 قرار پاتی ہے۔

مثال

مسئلہ ۴۲				
بیٹا ہندہ	بیٹا حمیدہ	بیٹا حمیدہ	بیٹا حمیدہ	بیٹا حمیدہ
بیٹا ہندہ	بیٹا حمیدہ	بیٹا حمیدہ	بیٹا حمیدہ	بیٹا حمیدہ
خالد	بکر	دلیہ	علی	علی
$\frac{1}{4}$	(۲)	(۱)	$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{4}$
۱۸	بکر		۹	۹

مسئلہ ۶				
بیٹا ہندہ	بیٹا حمیدہ	بیٹا حمیدہ	بیٹا حمیدہ	بیٹا حمیدہ
بیٹا ہندہ	بیٹا حمیدہ	بیٹا حمیدہ	بیٹا حمیدہ	بیٹا حمیدہ
خالد	بکر	دلیہ	علی	علی
$\frac{1}{4}$	(۲)	(۱)	$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{4}$
۱۸	بکر		۹	۹

۱۔ جو کچھ وارث کو اوپر کی میت سے ملا ہو اُسے مافی الیہ کہتے ہیں۔  
 ۲۔ اگر متداخل ہو اور تقسیم نہ ہو سکے تو اُس کا حکم بھی نسبت توافق کا سا ہے۔



## المبلغ

۷۲

الاحد بنده ۹ خالد ۱۸ سلمیٰ ۲۵ حمیدہ ۵ سعیدہ ۵ مجتہد ۵ صالحہ ۵

نید مورث اعلیٰ ہے جب وہ مر تو اس نے ایک زوجہ ہندہ اور ایک بیٹا خالد ہندہ کے لطن سے اور دو بیٹے بکر و ولید اور ایک بیٹی سلمیٰ دوسری زوجہ حبیبہ کے لطن سے چھوڑی۔ حسب قاعدہ زوجہ کو اس کے اقل مخج فرض سے حصہ دینے کے بعد بقیہ ۷۲ سہام بیٹوں اور بیٹی پر ایک ۲ کے حساب سے تقسیم کر دیے جس سے زوجہ کو ایک سہام ہر فرزند کو دو سہام اور بیٹی کو ایک سہام ملا چونکہ بکر قبل تقسیم ترکہ مورث مر گیا لہذا اس کے سہام اس کے ورثار ولید حقیقی بھائی اور سلمیٰ حقیقی بہن پر تقسیم کیے گئے (کیونکہ علاقائی بھائی محروم ہوگا بوجہ ہونے حقیقی بھائی کے) تو مسئلہ ۳ سے ہوا دو سہام بھائی کو اور ایک سہام بہن کو ملا حالانکہ بکر کو مورث اعلیٰ سے کل دو ہی سہام ملے ہیں پس مخج مسئلہ بکر (یعنی ۳) مین اور مافی الید (۲) مین دیکھا کہ کیا نسبت ہے تو معلوم ہوا کہ نسبت تباہن پس پہلے مسئلہ ثانی (یعنی ۴) کو مسئلہ اعلیٰ (یعنی ۸) مین ضرب کر دیا تو حاصل ۳۲ ہوئے اور ای ۳ سے میت اعلیٰ کے ورثار کے سہام مین ضرب دیا تو اب ہندہ کے ۳ سہام خالد و ولید کے چھ سہام سلمیٰ کے ۳ سہام ہو گئے۔ چونکہ مافی الید اور مسئلہ مین تباہن تھا لہذا مافی الید سے میت ثانی کے ورثار کے سہام مین ضرب دیدیا تو ولید کے ۴ سہام اور سلمیٰ کے ۲ سہام ہو گئے اب اس کے بعد ولید مر گیا ہے جس کے ورثار ۴ بیٹیاں اور ایک حقیقی بہن موجود ہے (بوجہ بیٹوں اور حقیقی بہن کے علاقائی بھائی کو کچھ نہ ملے گا) اسکا مسئلہ ۶ سے کیا گیا ایک ایک چار دن بیٹوں کو اور دو بہن کو (بوجہ مصوبت) ملے۔ اور مافی الید ولید کا ۱۰ ہے (اسطرح کہ ۶ سہام میت اعلیٰ سے اور ۴ سہام میت ثانی سے) محو کر کیا تو معلوم ہوا کہ ۶ و ۱۰ مین توافق ہے اسلئے مخج مسئلہ (یعنی ۶) کو دفع ۳ کو میت اولیٰ اور جمیع سہام ورثار ماقبل مین علحدہ علحدہ ضرب کیا۔ میت اعلیٰ کو مسئلہ ۲۴ مین ضرب دینے سے ۷۲ ہوئے یہی مسئلہ قرار پایا اور پھر اسی ۳ سے ورثار ماقبل مین ہر ایک کے سہام موجودہ کو ضرب کیا تو ہندہ کے ۹ سہام اور خالد کے ۸ سہام اور سلمیٰ کے ۶ سہام ہو گئے پھر مافی الید کے دفع سے اس میت حال کے ورثار کے سہام مین علحدہ علحدہ ضرب دیدیا تو سلمیٰ بہن کو ۱۰ سہام اور ہر بیٹے کو بانج سہام ملے۔ پس اسطرح مسئلہ ۷۲ کو کر کے موجودہ ورثار کو ملا حیار کے نیچے لکھ کر ہر ایک کا حصہ جو اسے کسی میت سے ملا ہر جمع

کر کے اُسکے نام کے نیچے درج کر دیا ہے۔

## تقسیم ترکہ بامین و شرار و قرضخواہان

ترکہ کو لحاظ سهام  
تقسیم کر نیکاً قاعدہ

مسئلہ ۱۰۵۔ بعد معلوم ہونے سهام و شرار کے یہ دیکھنا ضرور ہے کہ لحاظ  
اُس قدر سهام کے موجودہ ہر ترکہ میں سے اُنکو کس قدر قسم یا جائداد بجا لگی۔ اگر لگی

یہ لحاظ ضروری ہے کہ جب کوئی شخص روپیہ یا مال (جس کا حساب بہ اعتبار اُسکی قیمت کر روپیہ میں  
ہو سکے) چھوڑے تو غور کرنا چاہیے کہ اُس تعداد رقم اور تصحیح مسئلہ میں کیا نسبت ہے اگر مبالغہ  
ہو تو کل عدد روپیہ کو اور اگر موافقت ہو تو وہی مثال کو حصہ ہر فریق میں (اگر ہر فریق کا حصہ  
نکالنا منظور ہو ورنہ ہر فرد رُوس کے حصہ میں اگر ہر فرد کا حصہ نکالنا ہو) ضرب کریں اور  
حاصل ضرب کو عدد تصحیح یا اُسکے وفق پر (جیسی صورت ہو) تقسیم کریں خارج قیمت حصہ اُس

فریق یا فرد کا ہوگا مثال تباہ کی یہ ہے  
کہ ایک شخص مراد و دختر اور چچا زاد  
بھائی چھوڑے اور کل ترکہ ۱۰۰۰ ہے۔

مسئلہ ۳ تصحیح ۶  
دو دختر دو بیٹے  
دو بیٹے دو بیٹے  
۱۰۰۰ ۱۰۰۰

مسئلہ کی تصحیح ۴ ہوتی ہے ۲ دختر و ۲ بیٹے کو ۲ سهام اور بچائیوں کو ۲ سهام ملے ہیں۔ ۴ و ۲ میں  
تباہ ہے لہذا ۴ کو دختر کے ۲ سهام میں ضرب کر کے حاصل ضرب کو ۶ پر تقسیم کر لیں۔ ۱۰۰۰  
حاصل ہوے وہی انکا حصہ ہے (اگر ہر دختر کا حصہ معلوم کرنا ہوتا تو ہر دختر کے ۲ سهام (یعنی ۲)  
میں ۴ کو ضرب کر کے ۸ پر تقسیم کرتے) اس طرح چچا کے بیٹوں کے دو سهام کو ۴ سے ضرب کر کے  
۸ پر تقسیم کر دیا خارج قسمت ۲۰۰ رہے وہی انکا حصہ ہے۔

مثال توافق کی بھی دیسی ہی ہر صورت ترکہ کا فرق ہر  
صورت اول حصہ تھا پہان نمونہ رہے لہذا  
۴ کے وفق ۴ کو ۲ میں ضرب کر کے حاصل ضرب  
۸ کو وفق مسئلہ لینے ۳ پر تقسیم کر دیا تو

مسئلہ ۳ تصحیح ۶  
دو دختر دو بیٹے  
دو بیٹے دو بیٹے  
۱۰۰۰ ۱۰۰۰

حصہ دختر و بیٹوں کا نکلا اور اسی طرح ۴ کو ۲ میں ضرب کر کے حاصل ضرب ۸ کو ۳ پر تقسیم  
کر لیں۔ ۱۰۰۰ حصہ چچا کے بیٹوں کا حصہ نکلا

تقسیم ترکہ قرض خواہوں مسئلہ ۱۰۵۲۔ اگر ترکہ کو قرض خواہوں میں بہ حساب رسیدی تقسیم  
میں بحساب رسیدی۔ تو قرض خواہ کو وارث اور قرض کو سہم وارث اور مجموعہ قرضہ کو نقصان

قرار دیکر توافیق و تباہی وغیرہ پر (جیسی کہ صورت میں) حسب معاہدہ مرقومہ بالا عمل کرنے سے  
ہر قرض خواہ کا حصہ نکل آئیگا مثال یہ ہے کہ  
عبداللہ نے ۵۰ متر کو چھوڑا اسکے تین  
قرض خواہ زید و عمرو بکر اس تفصیل سے ہیں  
کہ زید ۲۵ اور عمرو ۲۵ اور بکر ۵۰

۵۰ میں تب پہنے کل قرضہ کے مجموع (یعنی ۵۰) کو مسئلہ قرار دیا اور دیکھا کہ مقدار مال متروکہ  
اور عدد قرضہ میں کیا نسبت ہے تو معلوم ہوا کہ توافیق ہے لہذا دفن متروکہ یعنی (۳) کو پھر  
قرضہ میں ضرب کر کے دفن مجموع قرض (یعنی ۵) پر تقسیم کیا اس طرح کہ ۲۵ کو ۳ میں ضرب کیا  
۷۵ ہوئے ۵ کو ۵ پر تقسیم کیا ۲۵ حاصل ہوئے وہی زید کا حصہ ہے اس طرح عمر کے قرضہ ۵ کو  
۳ سے ضرب کیا ۱۵ ہوئے ۲۵ کو ۵ پر تقسیم کیا ۱۵ حاصل ہوئے وہی عمرو کا حصہ ہے علی ہذا  
بکر کے قرضہ ۱۰ میں ۳ سے ضرب کر کے حاصل کو ۵ پر تقسیم کرنے سے ۶ حاصل ہوئے وہ اسکا  
حصہ ہوگا۔

## فرائض لکھنے کا قاعدہ

فرائض کے لکھنے کا طریقہ مسئلہ ۱۰۵۳۔ فرائض لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کی ہر ہیکل اسکو  
ادب پر بیچ میں نام میت کا لکھتے ہیں اور اُسکے نیچے وارثوں کو لکھ کر  
اُنکے تلے اُنکے نام (اگر ضرورت ہو) لکھ جاتے ہیں ہمیشہ پہلے ذوی الفروض کو لکھتے ہیں  
بعد عصبات کو اور ذوی الفروض میں بھی زوجین کو سب سے پہلے لکھتے ہیں۔ لفظ مسئلہ میں  
سرسے پر لکھ کے اُس پر عدد مسئلہ لکھتے ہیں اور ہر وارث کے نیچے اُن کے اعداد سہام کو  
لکھتے ہیں۔

متاخذ لکھنے کا قاعدہ مسئلہ ۱۰۵۴۔ اگر متاخذ ہو تو میت ثانی سے میت کے مد کے  
آخر میں لفظ فی یدہ لکھ کر اُسی کے عدد وافی الید کو لکھتے ہیں اور حسب  
اعلیٰ یا ثانی کے وراثہ کے سہام یا مسئلہ میں ضرب سے تغیر ہوتا ہے تو ایک لکیر کی ہیکل (مسئلہ کو

اوپر اور سہام کے نیچے) اس عدد حاصل شدہ کو لکھتے ہیں اور جو شخص اُن ورثاء میں سے  
 مر جائے اُسکے نام کے نیچے ایک کبیر قوس کی صورت کی کر دیتے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ  
 اُسکے بعد اُسکے عدد سہام پر ضرب وغیرہ کا عمل نہیں کرتے ہیں آخر میں مدالاحیاء کھینچ کر زندہ  
 ورثاء کے نام اُسکے نیچے لکھ کر جو کچھ ہر شخص کو مورثان بالاسے ملا ہو ہر ایک جگہ کے سہام کا مجموعہ  
 اُسکے نام کے نیچے لکھتے ہیں اور اُسکے بعد کل سہام زیر مدالاحیاء کے مجموعہ کو الاحیاء کے اوپر  
 المبلغ لکھ کے اُسکے نیچے لکھتے ہیں اگر عدد المبلغ اور عدد مسئلہ مورث اعلیٰ برابر ہو تو مسئلہ  
 صحیح ہوگا ورنہ غلط فقط

M. Tahir.



4

[illegible]



فہست کتب موجودہ مطبع آئین دکن حیدرآباد دکن

[illegible]